# اللہ کی نعمت ہے یہ دعوتِ اسلامی

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اللہ کی نعمت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
آقا کی عنایت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

رحمٰن کی رحمت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
شیطاں کی ہلاکت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی زینت[1] ہے، یہ دعوتِ اسلامی
اور دین کی عزّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی قوت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
اور دین کی شوکت[2] ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی دعوت ہے، یہ دعوتِ اسلامی
اور داعیِ[3] سنّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

سب نبیوں کی، ولیوں کی، اصحاب کی اہلِ بیت
کی خاص عنایت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

فیضانِ رضا ہے اور، یہ غوث کا فیضاں ہے
خواجہ کی حمایت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

عُشّاقِ محمد کی ٹھنڈک ہے یہ آنکھوں کی
ہر دل میں سَرایت[4] ہے، یہ دعوتِ اسلامی

موجودہ سیاست سے ہے اس کو علاقہ[5] کیا!
بس نیکی کی دعوت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اللہ کے ڈر میں اور، اُلفت میں محمد (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی
کرواتی زیادت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

دیدارِ محمد (صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم) کی، حسرت میں تمنّا میں
کرواتی زیادت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

سرکار کے روضے کے، دیدار کی حسرت میں
کرواتی زیادت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

آپس کی محبّت کے، یہ جام پلاتی ہے
اور دافِع[6] نفرت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

ملحوظ[7] شریعت ہے، تو پاسِ طریقت ہے
سر تا پا سعادت[8] ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اسلام کی تعلیمات اور دین کے احکامات
سکھلاتی شریعت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

آ جاؤ گنہگارو! بدکارو! سیہ کارو!
بے شک رہِ جنّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

سرکار کی دکھیاری، امّت کی ہے خیر اندیش[9]
اور خادمِ ملّت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

اللہ کی رحمت سے، دُنیا میں بھی عقبیٰ[10] میں
عطّار کی راحت ہے، یہ دعوتِ اسلامی

۱۴محرم الحرام ۱۴۴۲ھ
02-09-2020

(1) خوب صورتی (2) شان (3) جو دعوت دے (4) سماجانا (5) تعلق (6) دور کرنے والا (7) لحاظ کیا گیا (8) خوش نصیبی (9) بھلائی چاہنے والا (10) آخرت۔

## ایک منٹ کا عمل اور مال اتنا کہ دوسروں کو بھی بانٹیں

حضرت سیدُنا سَہْل بن سَعَد ساعِدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ اَقْدَس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہو کر اپنی غُربت اور تنگ دستی کی شکایت کی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو اگرچہ کوئی بھی نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیجو اور ایک بار سورۂ اخلاص پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اتنا مال دار کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رشتے داروں میں بھی تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ (القول البدیع، ص273، غریب فائدے میں ہے، ص20)

ہر ماہ تین زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

بفیضانِ نظر سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، فقیہِ اَفْخَم حضرت سیّدُنا **امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ


# ماھنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)


ربیعُ الاوّل ۱۴۴۲ھ | جلد: 4

نومبر 2020ء | شمارہ: 12




مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)


ہدیہ فی شمارہ: سادہ:40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ:800 رنگین:1100

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین:785 12 شمارے سادہ:480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے

Call: +922111252692 Ext:9229-9231

Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com



ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

فون: 2660 :Ext 92 26 25 111 21 92+

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

Whatsapp:+923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ


شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطّاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

**فرمانِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

**مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نور ہوگا۔**

(فردوس الاخبار، 1/ 422، حدیث:3149)

## حمد

سب کا پیدا کرنے والا، میرا مولیٰ میرا مولیٰ
سب سے افضل سب سے اعلیٰ، میرا مولیٰ میرا مولیٰ

جگ کا خالق سب کا مالک، وہ ہی باقی، باقی ھالِك
سچا مالک سچا آقا، میرا مولیٰ میرا مولیٰ

سب کو وہ ہی دے ہے روزی، نعمت اس کی دولت اس کی
رازِق داتا پالَن ہارا، میرا مولیٰ میرا مولیٰ

ہم سب اس کے عاجز بندے، وہ ہی پالے وہ ہی مارے
خوبی والا سب سے نِیارا، میرا مولیٰ میرا مولیٰ

اوّل آخر غائب حاضر، اس کو روشن اس پہ ظاہر
عالِم دانا واقِف کُل کا، میرا مولیٰ میرا مولیٰ

عزت والا، حکمت والا، نعمت والا، رحمت والا
میرا پیارا میرا آقا، میرا مولیٰ میرا مولیٰ

طاعتِ سجدہ اس کا حق ہے، اس کو پوجو وہ ہی رب ہے
اللہ اللہ اللہ میرا مولیٰ میرا مولیٰ

کتاب العقائد، ص13

از صدرُ الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

## نعت

کس شہنشاہ کی آمد ہے صَبا آج کی رات
کیوں براہیم میں کعبہ ہے جھکا آج کی رات

ایک عَلَم شَرق دُوُم غَرب سِوُم کعبہ پر
نَصْب جبریلِ امیں نے ہے کیا آج کی رات

قصرِ کِسْریٰ کے گِرے بُرج یکایک کیسے
کیوں ہے شیطان پہاڑوں میں چُھپا آج کی رات

ظُلمتِ کفر مِٹی تختِ شیاطیں اُلٹے
سارے اَصنام میں لرزہ ہے پڑا آج کی رات

بَحر و بَر سنگ و شجر حُور و مَلَک جن و بشر
سب کے سب کس کے ہیں یہ مَحوِلِقا آج کی رات

غیرتِ شمس و قمر کون ہے آنے والا
جگمگا جس نے خُدائی کو دیا آج کی رات

پڑھ لے ایوّب کھڑے ہو کے صلاۃ اور سلام
تُو اگر چاہتا ہے رب کی رِضا آج کی رات

شمائمِ بخشش، ص28

از مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

**مشکل الفاظ کے معانی:** ھالِك: ہلاک ہونے والا۔ پالَن ہارا: پالنے والا۔ نِیارا: نرالا۔ براہیم: مراد مقامِ ابراہیم۔ عَلَم: جھنڈا۔ قصرِ کِسْریٰ: ایران کے بادشاہ کِسْریٰ کا محل۔ بُرج: گنبد۔ اَصنام: بتوں۔ مَحوِلِقا: دیدار میں گم۔ غیرتِ شمس و قمر: سورج اور چاند کو (اپنی روشنی سے) شرما دینے والا۔ خُدائی: کائنات (Universe)۔

مفتی محمد قاسم عطاری*

# نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوبصورت شانیں

﴿اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ٘-یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْؕ-فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤۙ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠(۱۵۷)﴾

ترجمہ: وہ جو اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے منع کرتے ہیں اور ان کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (پ9، الاعراف:157)

**تفسیر:** اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے نثر کے اُسلوب میں روانی کے ساتھ نعتِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھی جارہی ہے۔ ایک ایک لفظ سرورِ کائنات، افضل المخلوقات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت اور شانِ رفیع بیان کرتا ہے۔ مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت میں "رسول" سے محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مراد ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مقامِ رسالت پر فائز اور خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ و وسیلہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی، شرائع و احکام اس کے بندوں کو پہنچانے والے، منصبِ نبوت سے مشرف ہونے والے اور غیبی امور کو ظاہر فرمانے والے، مخلوق سے بے نیاز ہو کر خالق سے سیکھنے والے ہیں اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تذکرے تورات و انجیل میں ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نیکیوں کو فروغ دینے والے، برائیوں سے روک کر جہنم سے بچانے والے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک، مطہر، طیب، طاہر ہستی پاکیزہ چیزوں کو حلال کرنے اور نجاستوں، غلاظتوں، ناپاکیوں کو حرام کرنے والی ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صدیوں سے رائج جاہلانہ رسوم ورواج، باطل قوانین اور سخت احکام کا بوجھ لوگوں سے اتار کر انہیں راحت و سکون بخشنے والے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان فرض، آپ کی تعظیم فرض، آپ کی تائید فرض، آپ کی اتباع فرض، آپ کے لائے ہوئے نور یعنی قرآن کو ماننا اور اس کی پیروی فرض ہے اور ان فرائض کا ادا کرنے والا بارگاہِ الٰہی میں مقبول، دنیا و آخرت میں فوز و فلاح اور نجات و انعامات کا حق دار ہے۔

**لفظ "اُمّی" کا معنیٰ:** اس لفظ کا ترجمہ "بے پڑھے" کیا گیا ہے کیونکہ اس سے مراد یہ نہیں کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اصلاً پڑھنا نہیں آتا تھا۔ آپ کا پڑھنا لکھنا کتب احادیث و سیرت سے ثابت ہے۔ "اُمّی" سے مراد یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی مخلوق سے پڑھنا لکھنا نہیں سیکھا بلکہ خالق نے تعلیم فرمائی۔ "اُمّی" ہونا ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔

ایسا اُمّی کس لئے منت کشِ استاد ہو
کیا کفایت اس کو اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ نہیں

علماء و مفسرین نے "اُمّی" کے دیگر معانی بھی بیان فرمائے ہیں: ❶ "اُمّی" یعنی ام القری (مکہ) سے تعلق رکھنے والے۔ ❷ "اُمّی" یعنی اُمِّیّیْن (ان پڑھوں) کی قوم سے تعلق رکھنے والے (لیکن خود پڑھنا جاننے والے) جیسے قرآن میں اہلِ مکہ کو اُمِّیّٖن کہا گیا حالانکہ ان میں یقینی طور پر بہت سے لوگ پڑھنا جانتے تھے لیکن انہیں صرف

* دار الافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

اس قوم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے "اُمِّیِیْن" سے یاد کیا گیا۔
3 "اُمِّی" یعنی صاحبِ امت، امت والے۔

**تورات و انجیل میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ مبارک:**
آیت میں فرمایا کہ اہلِ کتاب تورات اور انجیل میں اس نبی کا ذکر لکھا ہوا پاتے ہیں۔ یہ برحق ہے۔ حضرت علامہ مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہلِ کتاب ہر زمانے میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور اُن کی بڑی کوشش اس پر مسلّط رہی کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں۔ توریت انجیل وغیرہ اُن کے ہاتھ میں تھیں اس لئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیاں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانے کی بائیبل میں حضور سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا۔ چنانچہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائیبل میں یوحنا کی انجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے۔ "اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دُوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔" (یوحنا کی انجیل، باب: ۱۴ آیت: ۱۶، برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء) لفظ مددگار پر حاشیہ ہے، اس میں اس کے معنیٰ "وکیل یا شفیع" لکھے ہیں تو اب حضرت عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی منسوخ نہ ہو، بجز سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کون ہے؟ پھر اُنتیسویں تیسویں آیت میں ہے۔ "اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔" (یوحنا کی انجیل، باب: ۱۴ آیت: ۲۹، برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء) کیسی صاف بشارت ہے اور حضرتِ عیسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی اُمت کو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کا کیسا منتظر بنایا اور شوق دلایا ہے اور دُنیا کا سردار خاص سیّدِ عالَم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ "مجھ میں اس کا کچھ نہیں" حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت کا اظہار، اُس کے حضور اپنا کمالِ ادب وانکسار ہے۔

**پاکیزہ کو حلال اور ناپاک کو حرام کرنے والے:** آیت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مزید وصف یہ بیان ہوا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں۔ ان میں وہ حلال و طیب چیزیں بھی داخل ہیں جو بنی اسرائیل پر ان کی نافرمانی کی وجہ سے حرام ہوگئی تھیں اور اس کے علاوہ بھی۔ یونہی نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت سی خبیث وگندی چیزوں کو حرام فرماتے ہیں۔ احادیث میں ایسی چیزوں کی کافی تفصیل ہے۔ یہاں علماء کرام نے ایک موضوع پر بڑا تفصیلی کلام کیا ہے کہ کیا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تشریعی احکام میں اپنی طرف سے کچھ اختیار تھا یا نہیں کہ کسی کے لئے کسی چیز کو فرض کردیں اور کوئی شے کسی مخصوص آدمی پر حرام کردیں۔ اس معاملے میں تحقیقی قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ اختیار دیا ہے اور خود آیت کے الفاظ میں تحلیل و تحریم یعنی حلال کرنے اور حرام کرنے کے الفاظ ہیں۔ احادیث میں یہ بھی مضمون بکثرت بیان ہوا ہے۔ اس موضوع پر تفصیلی تحقیق دیکھنی ہو تو امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کا رسالہ "منیة اللبیب ان التشریع بید الحبیب" کا مطالعہ فرمائیں۔ یہ رسالہ "فتاویٰ رضویہ" کی تیسویں جلد میں موجود ہے۔

**لوگوں سے بوجھ اتارنے والے:** آیت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ وصف بھی بیان ہوا کہ آپ لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں۔ بوجھوں اور قیدوں سے مراد سخت تکلیفوں اور مشقت والے احکام ہیں جو بنی اسرائیل پر نافذ کئے گئے اور ان قیدوں میں وہ جاہلانہ طریقے، رسوم ورواج اور بنی اسرائیل کے پادریوں، رِبّیوں کے وہ مسائل بھی شامل ہیں جو انہوں نے اپنی طرف سے گھڑ کر لوگوں پر مسلط کئے تھے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی شریعت کے آسان احکام کے ذریعے یہ سارے بوجھ لوگوں سے اتار دیئے۔ شریعتِ نبوی کا بنیادی قاعدہ یہ عطا فرمایا گیا کہ دین آسان ہے چنانچہ رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام سے فرمایا: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا آسانی پیدا کرو، تنگی میں مت ڈالو۔ (بخاری، حدیث:6125) اور فرمایا: اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللهِ الْحَنِيْفِيَّةُ السَّمْحَةُ اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب دین، آسان حَنیفی (ابراہیمی) دین ہے۔ (بخاری، 16/1) اور فرمایا: اِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ دین آسان ہے۔ (بخاری، حدیث:39)

فلاح پانے والوں کے اوصاف: آیت کے آخر میں فلاح و کامرانی سے ہم کنار ہونے والے لوگوں کے اوصاف بیان فرمائے:

**پہلا وصف: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان:** کامیابی کی پہلی شرط اور کامیاب لوگوں کی پہلی صفت نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانا ہے کیونکہ سید المرسلین، خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جلوہ گری کے بعد آپ پر ایمان لائے بغیر کسی کی نجات نہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام انسانوں بلکہ جملہ مخلوقات کے لئے اللہ کے رسول بن کر تشریف لائے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا﴾ ترجمہ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (پ9، الاعراف:158) حتی کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السَّلام کو بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا حکم دیا: ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ﴾ ترجمہ: تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پ3، اٰل عمران:81)

**دوسرا وصف: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم:** حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم اعتقادی، عملی، قولی، فعلی، ظاہری، باطنی ہر طرح لازم اور اصلِ ایمان ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی کتابِ حیات کا ہر باب اس تعظیم کے روشن واقعات سے مزین ہے۔

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

یعنی آسمان کے نیچے مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دربار ایک ایسی ادب گاہ ہے جہاں حضرت جنید بغدادی اور بایزید بسطامی علیہما الرَّحمہ جیسے عظیم اولیاء بھی سانس روک کر آتے ہیں یعنی ادب سے اونچا سانس نہیں لیتے۔

**تیسرا وصف: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تائید:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تائید و نصرت فرض اور حکم خداوندی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَلنَّبِیُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ﴾ ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں (دوسرا ترجمہ ہے کہ یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ مقدم ہیں)۔ (پ21، الاحزاب:6) اور فرمایا: ﴿مَا كَانَ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَ مَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ﴾ ترجمہ: اہلِ مدینہ اور ان کے ارد گرد رہنے والے دیہاتیوں کے لئے مناسب نہیں تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے بیٹھے رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے زیادہ اپنی جانوں کو عزیز سمجھیں۔ (پ11، التوبۃ:120)

سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا غارِ ثور میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام کی خاطر سانپ سے ڈسوالینا اور مولیٰ علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم کا ہجرت کی رات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بستر اطہر پر لیٹ کر خود کو کفار کے جان لیوا حملے کے لئے پیش کر دینا اسی تائید و نصرت و خدمت کی عظیم مثال تھی۔ یونہی صحابۂ کرام کا میدانِ جنگ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے کھڑے ہو جانا کہ اگر کوئی تیر آئے تو ان کے بدن کو چھلنی کر دے لیکن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بدن اطہر کو تکلیف نہ پہنچائے، یہ سب اِسی حکم قرآنی پر عمل کی صورتیں تھیں۔

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دوجہاں فدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

**چوتھا وصف: نور کی پیروی کرنا:** اس نور سے قرآن پاک مراد ہے جس سے مومن کا دِل روشن ہوتا، شک و جہالت کی تاریکیاں دور ہوتیں اور علم و یقین کی ضیاء پھیلتی ہے۔ اللہ نور السموات والارض یعنی آسمانوں، زمینوں کو نور بخشنے والے رب کریم نے نوری مخلوق جبرئیل امین علیہ السَّلام کے ذریعے ذاتِ مصطفےٰ، سراجا منیرا، نور والے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر یہ نوری کلام نازل فرمایا۔ اس نور کی پیروی کرنے والے کے لئے دنیا میں ہدایت کا نور، برزخ میں قبر روشن کرنے والا نور اور قیامت میں پل صراط کی تاریکیوں میں جنت کا راستہ دکھانے والا نور ہے۔

ان سب اوصاف کے حاملین کو بشارت سنائی کہ جو لوگ اِس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

# اچھی بات سکھاتے یہ ہیں

محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً یعنی مجھے مُعلّم بناکر بھیجا گیا۔ (1)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ (1) حضور کی تشریف آوری کا ایک مقصد تعلیم ہے، اللہ پاک کا ارشاد ہے: ﴿وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۚ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور انھیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں) (2) یاد رہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو "تعلیمِ الٰہی" نے معلم بنایا ہے، آپ مخلوق کی تعلیم سے معلم ہرگز نہیں بنے (3) حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اگرچہ اوّل درجہ کے عابد بھی ہیں لیکن حُضور کی عبادت عملی تعلیم ہے۔ لہٰذا آپ نماز پڑھتے ہوئے بھی معلم ہیں۔ (2)

**اے عاشقانِ رسول!** "جاننا" انسان کا بنیادی حق ہے کیوں کہ اِس کی بدولت وہ جینے کا سلیقہ سیکھتا ہے اور ترقی و کامیابی کا زینہ چڑھتا ہے اور جب انسان سے جاننے کا حق چھین لیا جائے تو وہ جہالت کے اندھیروں میں بھٹک کر ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔ بعثتِ نبوی سے قبل دنیا کی تاریخ کا گہرائی سے جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بنیادی طور پر جس معاشرے سے جاننے کا حق چھینا گیا وہاں کردار سازی کا عمل رُک گیا اور اِنسانی ہلاکتوں کے ایسے وحشت ناک مناظر صفحاتِ تاریخ پر نمودار ہوئے کہ آج بھی اُن پر نظر دوڑانے والے کی روح کانپ اُٹھتی ہے۔ اللہ پاک نے اِن حالات میں انسانیت پر کرم نوازی فرمائی اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کتاب و حکمت سکھانے کے لئے اِس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسی مقصدِ بعثت کو بیان فرمایا ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِس مقصدِ بعثت کو اِس قدر خوبصورتی سے نبھایا کہ درسگاہِ نبوت سے تعلیم پانے والے صحابۂ کرام نے امت کے بہترین افراد ہونے کا شرف حاصل کیا اور اللہ پاک کی رضامندی کا مژدہ پایا بلکہ بقول امام قَرافی "رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابۂ کرام کے سوا کوئی معجزہ نہ ہوتا تو "اثباتِ نبوت" کے لئے صحابۂ کرام ہی کافی ہوتے۔" (3)

**"معیارِ علم" کیا ہو؟:** "علم" کی اہمیت کا ہر کوئی قائل ہے مگر کون سا علم معیاری ہے اور کون سا غیر معیاری؟ اس کی تعیین ہر ایک اپنے ذوق، ضرورت اور سمجھ کے مطابق کرتا ہے اور کبھی تو اس کے نتائج بھیانک بھی نکل آتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے "نفع بخش" ہونے کو علم کا معیار مقرر فرمایا ہے چنانچہ آپ نے یوں دعا فرمائی: ہم ایسے علم سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں جو نفع نہ دے۔ (4)

نفع بخش ہونے کے معیار پر جس علم کو پرکھا جائے گا وہ ہلاکت خیزی سے یقیناً محفوظ رہے گا۔

موجودہ دور میں قابلیت (Skills) بڑھانے کی دوڑ جاری ہے، اگر ہر شخص نیت کی درستی کے ساتھ بارگاہِ رسالت سے عطا کردہ اِس معیارِ علم کو اپنالے تو معاشرے سے مفاد پرستی کا خاتمہ ہوگا اور معاشرہ نیک سیرت اور ہمدرد افراد سے بھر جائے گا۔

**سکھانے کا انداز کیسا ہو؟** رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے معیارِ علم کے ساتھ علم سکھانے کے لئے ایک ایسا عملی انداز عطا

* ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ کراچی

فرمایا ہے کہ جس میں نہ ڈانٹ ڈپٹ ہے اور نہ ہی جھڑکیاں، چنانچہ حضرت مُعاویہ بن حکم سُلمی رضی اللہ عنہ نماز ادا فرمارہے تھے، دورانِ نماز کسی کو چھینک آگئی، حضرت معاویہ بن حکم نے ”یَرْحَمُكَ الله“ کہا تو اِرد گرد موجود نمازیوں کو تشویش ہوئی اور اپنے انداز سے آپ کو اس چیز کا احساس دِلا دیا، نماز سے فراغت کے بعد معلمِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو اپنے پاس بلایا اور اِس موقع پر آپ فرماتے ہیں: میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے بڑھ کر سکھانے والا نہیں دیکھا، اللہ کی قسم! نہ تو آپ نے مجھے جِھڑکا، نہ مارا اور نہ ڈانٹا، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بے شک اِس نماز میں لوگوں کی بات قبول کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، نماز تو تسبیح و تکبیر اور قراءتِ قراٰن کا نام ہے۔[5]

تدریسِ نبوی کا ایک انداز مثال دے کر سمجھانا بھی ہے جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قراٰن پڑھنے والے اور نہ پڑھنے والے کا فرق ایک مثال کے ذریعے یوں ارشاد فرمایا: قراٰن پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس سنگترے کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قراٰن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے جسکی خوشبو تو نہیں ہوتی مگر ذائقہ اچھا ہوتا ہے اور قراٰن پڑھنے والے منافق کی مثال اس پھول کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور قراٰن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال اس اندرائن کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔[6]

اسی طرح قراٰن سیکھنے اور پڑھنے کی اہمیت یوں مثال دے کر واضح فرمائی: قراٰن سیکھو اور اسے پڑھا کرو کیونکہ قراٰن سیکھ کر پڑھنے والے کی مثال مشک سے بھرے ہوئے چمڑے کے تھیلے کی طرح ہے جس کی خوشبو سارے گھر میں پھیل جاتی ہے، اور جس نے قراٰن سیکھا پھر غافل ہوگیا اور اس کے سینے میں قراٰن ہے تو اس کی مثال چمڑے کے اس تھیلے کی طرح ہے جس کے ذریعے مشک کو ڈھانپ دیا گیا ہو۔[7]

اچھّے اور بُرے ہم نشین کو مثال کے ذریعے یوں واضح فرمایا: نیک اور بُرے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کے پاس مشک ہے اور دوسرا دھونکنی دھونک رہا ہے مشک والا یا تو تمہیں مشک ویسے ہی دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا تمہارا بدن یا کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔[8]

سیرتِ طیبہ میں کئی ایسے واقعات ملیں گے جن میں تمام معلمین کے لئے لطف و کرم کے ذریعے سکھانے کی بھرپور ترغیب موجود ہے نیز اس میں کریمانہ اندازِ تدریس کے ساتھ مشفقانہ طرزِ تربیت بھی شامل ہے اور یہ دونوں وہ عناصر ہیں جن کے ذریعے انسان کے ظاہر و باطن پر ”علم“ براہِ راست اثر انداز ہوتا ہے اور اُسے معاشرے کے لئے نفع مند بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

---

(1)ابنِ ماجہ، 1/150، حدیث:229 (2)مراٰۃ المناجیح، 1/220، مرقاۃ المفاتیح، 1/516 (3)الفروق، 4/303 (4)مسلم، ص1118، حدیث:2722 (5)مسلم، ص215، حدیث:537 ملخصاً (6)مسلم، ص311، حدیث:797 (7)ترمذی، 4/401، حدیث:2885 (8)بخاری، 2/20، حدیث:2101۔

## جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرم الحرام 1442ھ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”بنتِ عبد الرحمٰن (سرگودھا)، بنتِ خادم حسین (نارووال)، بنتِ خالد اقبال (میرپور خاص)“ انہیں ”مدنی چیک“ روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) جنّتی جوانوں کے سردار: صفحہ 49، (2) دانتوں سے ناخن کاٹنا: صفحہ 49، (3) ایک دن کا وعدہ: صفحہ 54، (4) آئس کریم اور انگلش کی کاپی: صفحہ 50، (5) آئس کریم اور انگلش کی کاپی: صفحہ 50۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام** (1) بنتِ ظہور (خانیوال) (2) محمد حماد رضا (کراچی)، (3) قاسم (کراچی)، (4) بنتِ سلیم (قصور)، (5) محمد عثمان (بہاولنگر) (6) شہزاد حنیف (شیخوپورہ)، (7) غلام مصطفٰی (گجرات)، (8) بنتِ وسیم (کراچی)، (9) بنتِ طیب (پشاور)، (10) بنتِ محمد ارشد (وہاڑی) (11) بنتِ محمد اسلم (کاموکی)، (12) محمد طیب عطّاری (راجن پور)۔

# شِرک کی اقسام اور اس کی صورتیں (قسط:2)

محمد عدنان چشتی عطاری مَدَنی*

**شِرک کی دو اَقسام:** شرک کے ظاہر اور چھپے ہونے کے اعتبار سے دو اقسام ہیں: 1 شرکِ جَلی 2 شرکِ خَفی۔

شرکِ جَلی خواہ ایک لمحے کے لئے ہی کیوں نہ ہو بندہ فوراً دائرۂ اسلام سے نکل جاتا ہے۔ رہا شرکِ خفی تو یہ گناہ ضرور ہے مگر اس کا مُرتکِب مسلمان ہی رہتا ہے شرکِ خفی کے سبب کافر نہیں ہوتا۔ شرکِ خفی اور شرکِ جَلی میں زمین و آسمان کا فرق ہے دونوں کی تعریف اور احکام جُدا جُدا ہیں۔ شرکِ خفی کو جَلی سمجھنا سراسر جہالت و ظلم اور فتنہ وفساد کو ہوا دینا ہے۔

حضرت شیخ عبدُ الحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خلاصہ یہ کہ شرک کی دو قسمیں ہیں جلی اور خفی۔ بُت پرستی کرنا کھلم کھلا شرک ہے۔ ریاکار جو غَیْرُ اللہ کے لئے عمل کرتا ہے وہ بھی پوشیدہ طور پر بُت پرستی کرتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے: كُلُّ مَا صَدَّكَ عَنِ اللهِ فَهُوَ صَنَمُكَ ہر وہ چیز جو تجھے اللہ پاک سے روکے وہ تیرا بُت ہے۔[1]

شرکِ جلی اور خفی کو بالتّرتیب شرکِ اکبر اور شرکِ اصغر بھی کہتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس چیز کا مجھے تم پر زیادہ خوف ہے، وہ شرکِ اصغر ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے عرض کی: وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ يَا رَسُولَ الله؟ یعنی یا رسولَ اللہ! شرکِ اصغر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اَلرِّيَاءُ یعنی دِکھاوا کرنا۔[2]

**رِیا شرکِ اصغر کیوں؟** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے دِکھاوے کے لئے روزہ رکھا اُس نے شرک کیا، جس نے دِکھاوے کے لئے نماز پڑھی تو اُس نے شرک کیا اور جس نے رِیاکاری کرتے ہوئے صدقہ دیا تو اُس نے شرک کیا۔[3]

دراصل مشرک اپنی عبادات کے ذریعے اپنے جھوٹے معبودوں کو راضی کرنا چاہتا ہے اور رِیاکار اپنی عبادات سے اپنے جھوٹے مقصودوں یعنی لوگوں کو راضی کرنے کی نیت کرتا ہے اس لئے ریاکار چھوٹے درجہ کا مشرک ہے اور اس کا یہ عمل چھوٹے درجہ کا شرک ہے۔ چونکہ ریاکار کا عقیدہ خراب نہیں ہوتا عمل و ارادہ خراب ہوتا ہے اور کھلے مشرک کا عقیدہ بھی خراب ہوتا ہے، اس لئے ریا کو چھوٹا شرک فرمایا۔[4] یوں کہئے شرکِ اِعْتِقادی تو کھلا ہوا شرک ہے اور شرکِ عملی ریاکاری ہے۔

**شرک کی مختلف صورتیں:** شرک کی حقیقت پر غور کرنے سے ایک بات بالکل واضح ہے کہ اس کی بنیاد اللہ پاک سے مُساوات اور برابری پر ہے یعنی جب تک کسی کو رب کے برابر یا اُس جیسا نہ مانا جائے تب تک شرک نہ ہو گا۔ قیامت میں کُفّار اپنے بتوں کے متعلق اسی برابری کا یوں کہیں گے: ﴿تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍۙ(۹۷) اِذْ نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۹۸)﴾ ترجمۂ

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

کنزُالایمان: خدا کی قسم بے شک ہم کھلی گمراہی میں تھے، جب کہ تمہیں رَبُّ الْعٰلمین کے برابر ٹھہراتے تھے۔ (5)

اس برابری کی چند صورتیں ہیں: 1 ذات میں برابری 2 اَسماء 3 اَفعال 4 اَحکام 5 عبادات اور 6 صفات میں برابری۔

**ذات میں برابری:** اللہ پاک کی ذات میں برابری سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کے سِوا کسی اور کو خُدا یا خُدا جیسا ماننا اسے شِرك فِی الذَّات بھی کہتے ہیں۔ حالانکہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں خود ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّ فِی الْاَرْضِ اِلٰهٌؕ-وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْعَلِیْمُ(۸۴)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور وہی آسمان والوں کا خدا اور زمین والوں کا خدا اور وہی حکمت و علم والا ہے۔ (6) سورۂ اخلاص میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿لَمْ یَلِدْ ﳔ وَ لَمْ یُوْلَدْ(۳) وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ(۴)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (7)

**اَسْماء میں برابری:** اللہ پاک کے خاص اسماء میں اُس کا کوئی شریک نہیں اپنی ذات و صفات کی طرح وہ اپنے اسماء میں بھی اکیلا ہے۔ اللہ پاک کے خاص اَسماء یعنی ناموں میں کسی مخلوق کو شریک کرنا شِرك فِی الْاَسْماء کہلاتا ہے جیسے کسی اور کو اللہ کہنا۔ چنانچہ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا۠(۶۵)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو۔ (8) حضرت امام عمر بن علی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں: لیس له شریك فی اسمه وذلك لانهم وان كانوا یطلقون لفظ الاله علی الوثن فما اطلقوا لفظ الله تعالی علی شیء یعنی اللہ کے نام میں بھی کوئی شریک نہیں ہے اور یہ اس لئے ہے کہ اگرچہ کفار و مشرکین اپنے بتوں کو اِلٰہ (معبود) کہتے تھے لیکن وہ بھی کسی شے پر لفظ اللہ کا اطلاق نہیں کیا کرتے تھے۔ (9) خزائن العرفان میں ہے: یعنی کسی کو اس کے ساتھ اِسمی شرکت بھی نہیں اور اُس کی وحدانیت اتنی ظاہر ہے کہ مشرکین نے بھی اپنے کسی معبودِ باطل کا نام "اللہ" نہیں رکھا۔ (10)

**اَفعال میں برابری:** جو اَفعال (یعنی کام) اللہ پاک کے ساتھ خاص ہیں ان میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانا شِرك فِی الْاَفْعال کہلاتا ہے جیسے نبوّت و رسالت عطا فرمانا اللہ پاک کا مبارک فعل ہے جیسا کہ خود ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِؕ-اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌۚ(۷۵)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اللہ چُن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ (11) اس لئے اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کو نبوت عطا کرنے والا ماننا افعال میں شرک ہے۔

**اَحکام میں برابری:** اللہ پاک کے احکام میں کسی دوسرے کو شریک جاننا یا غَیْرُ اللہ کے حکم کو اللہ پاک کے حکم کے برابر قرار دینا شِرك فِی الْاَحکام کہلاتا ہے۔ قراٰن مجید میں ہے: ﴿وَّ لَا یُشْرِكُ فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا(۲۶)﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔ (12) شرک کی بقیہ اقسام اور مفید معلومات جاننے کے لئے آئندہ شمارے میں قسط: 3 بعنوان "یہ شرک نہیں" کا مطالعہ فرمائیے۔

(1) اشعۃ اللمعات، 4/272 (2) مسند احمد، 9/160، حدیث: 23692 مختصراً (3) شعب الایمان، 5/337، حدیث: 6844 (4) مراٰۃ المناجیح، 7/144 ملخصاً (5) پ19، الشعرآء: 97، 98 (6) پ25، الزخرف: 84 (7) پ30، الاخلاص: 3-4 (8) پ16، مریم: 65 (9) اللباب فی علوم الکتاب، 13/102 (10) خزائن العرفان، ص579 (11) پ17، الحج: 75 (12) پ15، الکھف: 26۔

تَلَفُّظ درست کیجئے

Correct Your Pronunciation

| غلط تَلَفُّظ | صحیح تَلَفُّظ |
|---|---|
| اَمَنْ | اَمْنْ |
| اِقسام | اَقْسام |
| متاثَّر | متاثِّر |
| مُبَارِك | مبارَك |
| مبالِغه | مبالَغه |

(اردو لغت، جلد 1، 17)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 11 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

### 1 بارھویں کا دِن مکّے میں گُزاریں یا مدینے میں؟

سُوال: 12 ربیع الاوّل کا دِن مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں گزارنا چاہئے یا مدینۂ منوّرہ میں؟

جواب: مَکَّۂ مُکَرَّمَہ بڑا افضیلت والا شہر ہے، اِس میں کوئی شک نہیں، کیونکہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وہاں جائے وِلادت ہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 1/187) لیکن مُبارَک باد دینے کے لئے گھر جانا ہوتا ہے اور اِس وقت سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منوّرہ میں تشریف فرما ہیں، اِس لئے ہو سکے تو 12 ربیع الاوّل شریف کا دِن مدینۂ منوّرہ میں گُزارنا چاہئے۔

دونوں بنیں سجیلی انیلی بنی مگر
جو پی کے پاس ہے وہ سُہاگن کنور کی ہے

(مدنی مذاکرہ، 2ربیع الاوّل 1441ھ)

### 2 رَبیعُ الاوّل کی خوشی میں گھر کی صفائی کرنا باعثِ سعادت ہے

سُوال: اگر کوئی اِسلامی بہن رَبیع الاوّل کی خوشی میں گھر کی صفائی کرے تو کیا اس کا اَجر پائے گی؟

جواب: صفائی کرنا یا صفائی رکھنا سنَّت ہے لہٰذا جب کبھی اپنے گھر کی صفائی کریں یا کپڑے صاف کریں تو یہ نیت کر لیں کہ صفائی کی سنَّت ادا کر رہا ہوں۔ اِسی طرح جب نہاتے ہوئے بدن صاف کریں تو غسل کے وقت بھی یہ نیت کر لیں کیونکہ مَل مَل کر نہانے سے بھی جسم کی صفائی ہوتی ہے۔ بہر حال جشنِ وِلادت کی تعظیم کی نیت سے حَسبِ ضَرورت صفائی کرنا یقیناً اس کی تعظیم کرنا ہے اور یہ بہت ہی اچھا اور ثواب کا کام ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 3ربیع الاوّل 1441ھ)

### 3 دُرُود شریف میں وَاٰلِہٖ کا اِضافہ کرنا زیادہ بہتر ہے

سُوال: کچھ لوگ حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام مُبارَک لیتے ہیں تو وہ دُرُود شریف یوں پڑھتے ہیں: صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور بعض یوں پڑھتے ہیں: صلَّی اللہ علیہ وسلَّم، آپ یہ اِرشاد فرمائیے اِس میں کون سا طریقہ زیادہ صحیح ہے؟

جواب: دونوں صحیح ہیں، صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کا مطلب ہے کہ ان پر دُرُود و سلام ہوں اور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطلب ہے ان پر بھی اور ان کی آل پر بھی دُرُود و سلام ہوں۔ ظاہر ہے اس میں وَاٰلِہٖ بڑھانا زیادہ بہتر ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 3ربیع الاوّل 1441ھ)

### 4 کیا مُردہ بچے کو قبرستان میں دَفن کر سکتے ہیں؟

سُوال: مُردہ بچہ پیدا ہوا تھا معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ اس کو قبرستان میں دَفن نہ کریں بلکہ قبرستان سے باہر دَفن کریں کیونکہ یہ ناپاک ہے، آپ بتائیے کیا شریعت میں ایسا ہے؟

جواب: علم کی کمی کی وجہ سے لوگ ایسا کہہ دیتے ہیں شریعت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، اس بچے کو قبرستان میں دَفن کر سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 3ربیع الاوّل 1441ھ)

### 5 کون کون سے دِن سُرمہ لگانا سنَّت ہے؟

سُوال: کون کون سے دِن میں سُرمہ لگانا سنَّت ہے؟

جواب: جمعہ، بَقَر عید اور میٹھی عید کے دِن سُرمہ لگانا سنَّت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6 / 180 - مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاوّل 1441ھ)

## 6 جُمعہ پڑھنے کے لئے جاتے ہوئے ATM سے پیسے نکالنا

سُوال: کیا جُمعہ کی نَماز کے لئے جاتے ہوئے راستے میں رُک کر ATM سے پیسے نکال سکتے ہیں؟

جواب: پہلی اَذان کے ہوتے ہی (نَمازِ جُمعہ کے لئے جانے کی) کوشش (شُروع کر دینا) واجِب ہے اور بَیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ اُن چیزوں کا جو سعی (یعنی کوشِش) کے مُنافی (یعنی خلاف) ہوں، چھوڑ دینا واجِب (ہے)۔ (درمختار، 3 / 42 - بہار شریعت، 1 / 775) اِس لئے جب اَذان ہو جائے تو نَمازِ جُمعہ کے لئے جاتے ہوئے ATM سے پیسے بھی نہیں نِکال سکتے۔

(مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاوّل 1441ھ)

## 7 جُلوس میں بھی مسجد کی جماعت سے نَماز پڑھی جائے

سُوال: جُلوسِ میلاد میں اپنی جماعت کروائی جائے یا مسجد جاکر مسجد کی جَماعَت کے ساتھ نَماز پڑھی جائے؟

جواب: اگر کوئی شرعی رُکاوٹ نہ ہو تو مسجد کی جماعت کے ساتھ ہی نَماز پڑھیں۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاوّل 1441ھ)

## 8 کیا اَولاد کو گھر دینا باپ کی ذِمّہ داری ہے؟

سُوال: کیا اَولاد کو گھر دینا باپ کی ذِمّہ داری ہے؟

جواب: جب تک اَولاد باپ کی کَفالَت (یعنی ذِمّے داری) میں ہے تب تک باپ پر لازِم ہے کہ اُسے رہائش (یعنی رہنے کی جگہ) فراہم کرے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، الجزء:2، ص115) البتہ اَولاد زیرِ کَفالَت نہ رہے، مثلاً جب اَولاد کی شادی ہو تو اُسے گھر دِلانا باپ کے ذِمّے نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاوّل 1441ھ)

## 9 پریشانی کے عالَم میں اِنسان کیا کرے؟

سُوال: اگر اِنسان پریشانی کے عالَم میں ہو اور پریشانی حل ہوتی بھی دِکھائی نہ دیتی ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا کیجئے۔ اِس حوالے سے اَوراد و وَظائف آپ کو مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "مَدَنی پنج سُورہ" میں مِل جائیں گے، وہ پڑھئے، نماز کی پابندی کیجئے اور نَماز کے بعد خصوصاً دُعا کیجئے، "نَماز کے بعد خاص طور پر دُعا قَبول ہوتی ہے۔" (فضائلِ دُعا، ص120 تا 121 ماخوذاً - مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاوّل 1441ھ بتغیر)

## 10 وِلادت گاہِ مصطفےٰ پر دُعا قُبول ہوتی ہے

سُوال: وِلادت گاہِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر آپ کی حاضری کا کیا اَنداز رہا تھا؟

جواب: پاؤں سے چَل کر گیا تھا، سَر کے بل جانا میرے بَس میں ہوتا تو یہ بھی کر گُزرتا۔ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وِلادت گاہ اَدَب کا مقام اور زِیارت گاہ ہے، اُس کا دِیدار کرنا سعادت کی بات ہے۔ اُس کے قریب دُعا بھی قَبول ہوتی ہے، کیونکہ جس جگہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تشریف لانا ثابت ہو "مَشْہَد" کہلاتی ہے اور مَشْہَد (یعنی تشریف لانے کی جگہ) کے پاس دُعا قَبول ہوتی ہے۔ (فضائلِ دُعا، ص136 ماخوذاً) وِلادت گاہ تو وہ مقام ہے جہاں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دُنیا میں سب سے پہلے تشریف لائے، یُوں وہ قَبولیتِ دُعا کا مقام ہے۔ اللہ پاک ہمیں بار بار اُس مقدَّس مقام کی زِیارت نصیب فرمائے۔

(مدنی مذاکرہ، 4 ربیع الاوّل 1441ھ بتغیر)

## 11 کھانے کی چیزیں لنگر میں لٹانے کا حکم

سُوال: جَشنِ وِلادت کے جُلوسوں میں چھتوں سے لنگر شاپر میں باندھ کر پھینکا جا رہا ہوتا ہے یا جوس لٹائے جاتے ہیں حتّٰی کہ نوٹ بھی لٹائے جاتے ہیں، آپ اِس بارے میں کچھ راہ نمائی فرما دیجئے۔

جواب: لنگر میں جو کھانا، پھل اور ٹافیاں وغیرہ لٹائی جاتی ہیں اس میں سے کچھ چیزیں گر کر پاؤں تلے آکر روندی جا رہی ہوتی ہیں اور اگر چاول ہوں تو وہ بکھر جاتے ہیں، یوں یہ مال ضائع ہو رہا ہوتا ہے اور مال ضائع کرنا حرام ہے۔ اِس طرح لٹانے کے بجائے ہاتھوں میں دینا چاہئے۔ نوٹ اگر لٹانے کی وجہ سے پھٹ کر ضائع نہیں ہوتے اور کسی کے ہاتھوں میں آجاتے ہیں تو لٹا سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاوّل 1441ھ بتغیر)

# دارالافتاء اہلسنت

مفتی محمد قاسم عطاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

## 1 روضۂ رسول یا نعل پاک کی تصویر اور نقش بنانا اور ان کی تعظیم کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے روضۂ اقدس یا نعل پاک کی تصویر اور نقش بنانا اور ان کی تعظیم و تکریم کرنا کیسا ہے؟ اس بارے میں راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حضور سیدِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے روضہ اقدس یا نعل پاک کی تصویر اور نقش بنانا جائز ہے اور ان کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے۔ روضہ اقدس اور نعلین شریفین کے نقش اور ان سے برکتوں کا حصول چودھویں صدی کی ایجاد نہیں، بلکہ نقشِ روضہ اقدس کا ثبوت تابعین اور نقش نعل پاک کا ثبوت تبع تابعین سے ہے جب سے آج تک ہر دور اور طبقہ کے علماء و صلحا میں معمول اور رائج رہا ہے، اور شرقاً غرباً ہر دور کے علمائے دین و ائمہ معتمدین، اکابر دین انہیں بوسہ دینے، آنکھوں سے لگانے، سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے اور ان سے تبرک حاصل کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم کرتے آئے ہیں۔ اور اس کا انکار کرنا اور اس کے خلاف زبان درازی کرنا اس صدی کی بدعت ہے۔

چنانچہ حضرت علامہ شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرَّحمہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "مدارج النبوۃ" میں نقش نعلین شریفین کے متعلق فرماتے ہیں: "بعض علماء نے نعلین شریفین کی تمثال و نقشے میں علیحدہ رسالے لکھے ہیں اور اس سے برکت و نفع اور فضل حاصل ہونا بیان کیا ہے اور مواہب میں اس کا تجربہ لکھا کہ مقام درد پر نعلین شریفین کا نقشہ رکھنے سے درد سے نجات ملتی ہے اور پاس رکھنے سے راہ میں لوٹ مار سے محافظت ہو جاتی ہے اور شیطان کے مکر و فریب سے امان میں رہتا ہے اور حاسد کے شر و فساد سے محفوظ رہتا ہے مسافت طے کرنے میں آسانی ہوتی ہے اس کی تعریف و مدح اور اس کے فضائل میں قصیدے لکھے گئے ہیں۔" (مدارج النبوۃ مترجم، 1/577)

سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ "شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ" میں اس مسئلے پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "بالجملہ مزار اقدس کا نقشہ تابعین کرام اور نعل مبارک کی تصویر تبع تابعین اعلام سے ثابت اور جب سے آج تک ہر قرن و طبقہ کے علماء و صلحا میں معمول اور رائج ہمیشہ اکابر دین ان سے تبرک کرتے اور ان کی تکریم و تعظیم رکھتے آئے ہیں تو اب انھیں بدعت شنیعہ اور شرک و حرام نہ کہے گا مگر جاہل بیباک یا گمراہ بددین، مریض القلب ناپاک والعیاذ باللہ من مهاوی الهلاك (اللہ تعالیٰ کی پناہ ہلاکت و بربادی کے ٹھکانوں سے۔) آج کل کے کسی نو آموز قاصر ناقص فاتر کی بات ان اکابر ائمہ دین و اعاظم علماء معتمدین کے ارشادات عالیہ کے حضور کسی ذی عقل دیندار کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے، عاقل منصف کے لئے اسی

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

قدر کافی ہے۔"(فتاویٰ رضویہ، 21/456)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "طبقۃ فطبقۃ شرقاً غرباً عجماً عرباً علمائے دین و ائمہ معتمدین نعل مطہر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوۃ واکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں میں تحریر فرماتے آئے اور انہیں بوسہ دینے آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے اور دفع امراض و حصول اغراض میں اس سے توسل فرمایا کئے، اور بفضلِ الٰہی عظیم و جلیل برکات و آثار اس سے پایا کئے۔ علامہ ابوالیمن ابن عساکر و شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علماء نے اس باب میں مستقل کتابیں تصنیف کیں۔"(فتاویٰ رضویہ، 21/413)

مزید ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "روضۂ منورہ حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نقل صحیح بلاشبہ معظماتِ دینیہ سے ہے اس کی تعظیم و تکریم بروجہ شرعی ہر مسلمان صحیح الایمان کا مقتضاءِ ایمان ہے۔"(فتاویٰ رضویہ، 21/420)

مزید تفصیل جاننے کے لئے فتاویٰ رضویہ جلد 21، صفحہ نمبر 425 پر موجود امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ" کا مطالعہ کریں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## ② مسلمان مرد کتابیہ عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں خود مسلمان ہوں۔ نکاح کے حوالے سے میری راہنمائی فرمائیں کہ میرا دین مجھے اہلِ کتاب عورت کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ سائل: محمد احسن خان (شاہ فیصل کالونی، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فی زمانہ کسی مسلمان مرد کا کتابیہ (یعنی عیسائیہ یا یہودیہ) عورت سے نکاح کرنا، مکروہ تحریمی اور ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ کتابیہ سے نکاح کی اجازت صرف اس صورت میں تھی کہ جب وہ ذمیہ ہو اور وہ بھی کراہت تنزیہی کے ساتھ تھی، اب فی زمانہ دنیا میں ذمی کفار نہیں ہیں، بلکہ عمومی طور پر حربی کفار ہیں اور حربیہ کتابیہ سے نکاح مکروہ تحریمی ہے۔ واضح رہے کہ یہ احکام اُس وقت ہیں کہ جب وہ عورت واقعی کتابیہ ہو اور اگر صرف نام کی کتابیہ (یہودیہ، نصرانیہ) ہو اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہو، جیسے آجکل کے بہت سے عیسائی کہلانے والوں کا حقیقت میں کوئی مذہب ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ دہریے ہوتے ہیں، تو ان سے بالکل نکاح ہو ہی نہیں سکتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## ③ دانتوں میں کلپ لگوانا یا دانتوں کو گھسوانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ① دانت سیدھے کرنے کے لیے کلپ لگوانا کیسا ہے؟ ② اگر کسی شخص کا کوئی دانت بڑھ کر گال کے اندر جا رہا ہو اور تکلیف دہ ہو، تو کیا اس کو گھسوا کر برابر کروا سکتا ہے؟ سائلہ: اسلامی بہن (ریگل چوک، صدر، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

① دانت سیدھے کرنے کے لیے کلپ لگوانا، جائز ہے، البتہ اس میں یہ خیال رکھنا ہو گا کہ اگر وہ کلپ منہ میں فکس نہیں ہے کہ بآسانی اتر جاتا ہے، تو اس کو اتار کر وضو و غسل کرنا ہو گا اور اگر ایسا فکس ہے کہ بآسانی اتر نہیں سکتا، بلکہ اتارنا تکلیف دہ ہے، تو وضو و غسل کرتے ہوئے اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ بھی جائے، اس کو اتارنا ضروری نہیں ہے۔ اس کے بغیر ہی وضو و غسل ہو جائے گا۔

② پوچھی گئی صورت میں اس شخص کا دانتوں کو گھسوا کر، برابر کروانا، جائز ہے، کیونکہ یہ ایک قسم کا علاج ہے، جس کی شرعاً اجازت ہے، صرف خوبصورتی کے لیے دانت گھسوانا، ناجائز ہے، علاج یا کسی عذر کی وجہ سے دانت گھسوانا، ناجائز نہیں ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
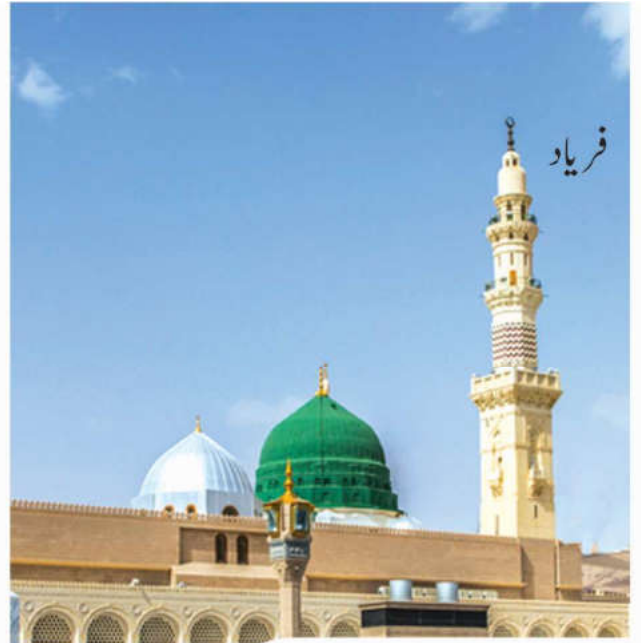
# سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسولَ اللہ

اے عاشقانِ رسول! یہ شعر کئی مرتبہ آپ نے نعت خوان حضرات سے سنا ہو گا، ہو سکتا ہے کہ محبتِ رسول اور یادِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ڈوب کر خود آپ نے بھی اسے کئی بار پڑھا ہو، اس شعر کو پڑھنے والا اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں اس بات کی التجا کر رہا ہوتا ہے کہ کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے گھر تشریف لے آئیں۔

اللہ پاک کی عطا سے آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کسی کے گھر تشریف لانا کوئی ناممکن بات نہیں ہے، گزشتہ 14 صدیوں میں ایسے کئی سعادت مند افراد گزرے ہیں جن کو آقائے دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس عظیم دولت سے حصہ عطا فرمایا ہے، اور یقیناً آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس انسان کو اپنی میزبانی کا شرف عطا فرمائیں اور جسے اپنے چہرۂ انور کے دیدار سے مشرف فرمائیں تو اس خوش نصیب کا نصیب بھی اپنی بلندی پر ناز کرتا ہو گا۔

اے عاشقانِ رسول! وہ کریم آقا جسے جب چاہیں، جیسے چاہیں نواز دیں، یہ ان کے کرم کی بات ہے لیکن ہمیں یہ سوچنا ہے کیا ہم نے اس کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے استقبال کی تیاری کرلی ہے؟ کیا ہم انہیں اپنے غریب خانوں پر مرحبا کہنے کے لئے تیار ہیں؟ ہم میں سے ہر کوئی اس پہلو پر غور کرے کہ جس مکی مدنی محبوب کا میں استقبال کرنا چاہتا ہوں کیا ان کے فرمان "جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے"(1) کی لاج رکھتے ہوئے ان کی مبارک آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کرتا ہوں؟

کیا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جو اپنے رب کی بارگاہ سے روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر فرائض کے احکامات لا کر ہمیں دیئے کیا میں نے ان پر عمل کیا؟

کیا میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے استقبال کے لئے چہرے پر ان کی محبت کی نشانی داڑھی شریف کو سجالیا ہے؟ کہیں میرے چہرے سے ان کی محبت کی عظیم علامت داڑھی غائب یا ایک مٹھی سے کم تو نہیں یا غیر مسلموں کی نقّالی میں اس کے اندر عجیب و غریب تراش و خراش تو نہیں کی ہوئی یا میری مونچھیں اس قدر بڑھی ہوئی تو نہیں کہ لَب ڈھکے ہوئے ہیں اور بالکل وہی صورت لگ رہی ہے جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف فارس کے غیر مسلم اور گستاخِ رسول بادشاہ کی جانب سے بھیجے ہوئے آگ کی پوجا کرنے والے افسروں کی تھی کہ ان کے چہروں سے داڑھیاں غائب تھیں جبکہ ان کی مونچھوں سے ان کے لَب ڈھکے ہوئے تھے، جنہیں دیکھ کر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تکلیف پہنچی تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ذرا غور کیجئے! کیا میں نے اپنے بچوں کو اس کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے استقبال کے لئے تیار کرلیا ہے؟ کیا میرے بچے اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں پر عمل پیرا ہیں یا نہیں؟ ہمیں صرف خود کو اور بچوں ہی کو نہیں بلکہ گھر کی خواتین کو بھی دیکھنا ہے کہ کہیں ان کا لباس شرم و حیا کی نبوی تعلیمات کے خلاف تو نہیں؟

یہ حقیقت ہے کہ ہمارے گھر دنیاوی لحاظ سے خواہ کتنے مرضی بڑے بڑے بنگلے بن جائیں، ہر طرف خوبصورتی و سجاوٹ کی ریل پیل ہو لیکن یہ سب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک قدموں میں رہنے والے پیارے نعلین کے ہرگز ہرگز قابل نہیں ہوسکتے۔ یہ صرف ان کی رحمت اور ان کا کرم اور ہم گناہ گاروں پر شفقت ہے کہ وہ کرم فرمائیں اور ہمارے گھروں میں قدم رنجہ فرمائیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا گھر خواہ کیسا بھی ہے، بڑا ہے یا چھوٹا، کچا ہے یا پکا، ذاتی ہے یا کرائے کا، غرض کہ جیسا بھی ہے لیکن کہیں اس میں وہی موسیقی کے آلات تو نہیں بج رہے جن کے بارے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ”مجھے آلاتِ موسیقی توڑنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔“(2)

کہیں ہمارے گھر کی دیواروں اور پردوں وغیرہ پر جانداروں کی تصویریں تو نہیں بنی ہوئیں جن کے بارے میں آقائے دو جہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ”جس گھر میں تصویریں ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔“(3)

اے عاشقانِ رسول! پیارے مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد پر انہیں مرحبا کہنے اور استقبال کرنے کی تیاری تو ہمیں کرنی ہی ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سوچئے کہ ہر روز صبح و شام نیز پیر اور جمعرات کے دن الگ جبکہ جمعۃُ المبارک کے دن ہمارے ہفتہ بھر کے اعمال ان کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں۔ وہ کریم آقا جو دنیا میں تشریف لاتے ہی ہماری مغفرت کی دعائیں مانگنے لگے، جو ساری عمر راتوں کو اٹھ اٹھ کر ہماری بخشش کے لئے اپنے رب کی بارگاہ میں آنسو بہاتے رہے، جب وہ دیکھتے ہوں گے کہ ان کا ایک امتی ان کے دوسرے امتی کو دھوکا دے رہا ہے، اس کے ساتھ جھوٹ بول رہا ہے، اس پر ظلم کر رہا ہے، اسے گالی دے رہا ہے، اس کی عزت پر ڈاکہ ڈال رہا ہے، اسے رُسوا کرنے پر تُلا ہوا ہے، اس کی غیبت کر رہا ہے یا خود ہی اپنے طور پر وہ بے حیائی و بے شرمی والے مختلف کاموں میں مصروف ہے، تو ذرا سوچئے کہ ان اعمال کو دیکھ کر اُمت کے غم خوار نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کیا گزرتی ہوگی؟

افسوس ہے ایسے امتی پر جو اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راحت و سکون پہنچانے کے بجائے انہیں تکلیف و غم پہنچائے، وہ کریم اور مہربان نبی تو پیدا ہوتے وقت، اپنی پوری ظاہری حیاتِ طیبہ میں، اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت، اپنی قبرِ اطہر میں اور قیامت کے ہولناکیوں سے بھرے ہوئے دن میں بھی اپنے امتیوں کو نہ بھولیں مگر ان کا کلمہ پڑھنے والے، اپنے آپ کو ان کا عاشق کہنے والے اپنی عادات و اَطوار کے ذریعے انہیں تکلیف ہی پہنچاتے رہیں۔

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! حُضور جانِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں ڈوب کر نعتیں سنتے اور پڑھتے رہئے، ان کے ذِکْر کی محفلوں کو سجاتے رہئے، مسلمان کو تکلیف دینا یقیناً اپنے نبی کو ایذا دینا ہے اس سے خود کو بچاتے رہئے، ہر طرح کے غیر شرعی اور بے حیائی والے کاموں سے بچتے رہئے، اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو سنّتوں کی خوشبوؤں سے مہکاتے رہئے، اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت کی ہر جگہ اور ہر حال میں پاسداری کرتے رہئے، نیز ہوسکے تو اپنی اور اہلِ خانہ کی اصلاح کے لئے اپنے گھر میں صرف مدنی چینل ہی چلاتے رہئے۔ اللہ کریم اپنے محبوبِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں حقیقی عاشقِ رسول بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) نسائی، ص644، حدیث:3946 (2) کنز العمال، جز15، 8/99، حدیث:40682
(3) بخاری، 2/21، حدیث:2105۔

# نفرت کیوں؟

محمد آصف عطاری مدنی*

7 اگست 2019 کو سرگودھا کے قریب ایک دل خراش واقعہ پیش آیا جس میں گھریلو جھگڑے پر بی ایس سی کے طالب علم نے فائرنگ کرکے اپنے ہی خاندان کے 6 افراد کو قتل کر دیا، مقتولین میں اس کے بھائی بھابھیاں اور بھتیجے شامل تھے، قتل کے بعد نوجوان نے خود کو بھی گولی مار کر خودکشی کرلی۔ ملزم کی قتل کرنے سے پہلے کی ویڈیو بھی منظرِ عام پر آگئی جس میں اس نے پیغام جاری کرتے ہوئے کہا تھا: مجھ سے نفرت کی جاتی تھی، کسی کو اتنی نفرت نہ دو کہ وہ دوسروں سے نفرت کرنے لگے۔(جیو نیوز ویب سائٹ)

**ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین!** خودکشی یا کسی کو ناحق قتل کرنا دونوں ہی ناجائز و حرام ہیں۔ یہ افسوس ناک واقعہ دل میں پیدا ہونے والی نفرت و عداوت کا نتیجہ ہے، دل کو عربی زبان میں قلب کہتے ہیں اور قلب کا معنی ہے بدلنے والا۔ احادیثِ کریمہ میں دل کی مثال اس پَر کی طرح دی گئی ہے جسے ہوائیں جنگل میں پلٹا دے رہی ہوں۔(ابن ماجہ، 1/67، 68، حدیث: 88) بچّہ ہو، جوان ہو یا پھر بوڑھا! زندگی کے شب و روز میں دِل مختلف جذباتی کیفیات سے گزرتا ہے، کبھی کسی کو دُکھی دیکھ کر ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے! کبھی کسی بات پر خوش ہو جاتا ہے اور کبھی غمگین! انسان کبھی ایسا رحم دِل ثابت ہوتا ہے کہ کبوتروں، چڑیوں اور دیگر پرندوں تک کو روزانہ دانہ ڈالتا ہے، پیاسے پرندوں کے لئے پانی رکھتا ہے اور کبھی ایسا سخت دل کہ کسی بے زبان جانور پر بھی ظلم کرنے سے باز نہیں آتا!

**اے عاشقانِ رسول!** بہت سے دوسرے جذبات کی طرح محبت (Love) اور نفرت (Hate) بھی اسی دل کا حصہ ہے، جس کے لئے دل میں محبت ہوتی ہے اس سے انسان کے تعلقات بھی اچھے رہتے ہیں اور معاشرتی زندگی (Social Life) میں امن اور سکون ہوتا ہے جبکہ نفرت آپسی تعلقات کو بگاڑ دیتی ہے، بھائی کو بھائی سے، دوست کو دوست سے، شوہر کو بیوی سے دُور کروادیتی ہے۔ نفرت کے سبب خاندان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، نفرت کی وجہ سے انسان اپنے اسلامی بھائی کی خیر خواہی کرنے کے بجائے اسے نقصان پہنچا کر خوش ہوتا ہے، نفرت کے سبب انسان بد اخلاق ہو جاتا ہے، یہی نفرت لڑائی جھگڑا کرواتی ہے، قتل و غارت اور دشمنیاں کروادیتی ہے جو کئی نسلوں تک چلتی ہیں۔ آج کل حالات ایسے زوال پذیر ہیں کہ محبتوں کی خوشبو کم پھیلتی ہے جبکہ نفرتوں کی آگ ہمارے معاشرے کو تیزی سے اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔

**نفرت کیوں ہوتی ہے؟** ہر مرض کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے، کسی کی نفرت میں مبتلا ہونے کے کم از کم 9 ممکنہ اسباب (Possible Reasons) ہوسکتے ہیں:

(1) جب ہمارا کوئی دوست یا عزیز اُمیدوں کے برعکس ہماری توقعات (Expectations) پر پورا نہیں اُترتا مثلاً ہمیں کوئی ایمرجنسی پیش آئی لیکن ہمارے دوست یا عزیز نے ہمارے مدد مانگنے پر بے رُخی اختیار کی تو ہمارے دل میں اس

* چیف ایڈیٹر
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کے لئے نفرت کا بیج لگ سکتا ہے جو بڑھتے بڑھتے درخت کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔

2 جب ہمارا ماتحت مسلسل ہمارے مزاج کے خلاف کام کرتا رہتا ہے تو ایک دن آتا ہے کہ وہ ہمارے دل سے اُتر جاتا ہے اور ایسی کیفیت ہو جاتی ہے کہ اس کے عطر (پرفیوم) میں سے بھی ہمیں پسینے کی بُو آنے لگتی ہے وہ کیسا ہی شاندار کام کرے ہم خواہ مخواہ اس میں سے کیڑے نکالنے لگتے ہیں۔

3 کسی نے لوگوں کے سامنے ہمیں ڈی گریڈ کر دیا، یا ڈانٹ دیا یا بے جا تنقید کر دی تو ہمیں وہ شخص بُرا لگنے لگتا ہے۔ اس کیفیت پر قابو نہ پایا جائے تو ایک دن ایسا بھی آسکتا ہے کہ ہم اس کی نفرت میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

4 اصلاح کا غلط انداز بھی نفرت پیدا ہونے کا سبب بن سکتا ہے، ہمارا تو اکثر یہ حال ہوتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھانا بھی ہو تو بِلا ضرورتِ شرعی سب کے سامنے نام لے کر یا اُسی کی طرف دیکھ کر اِس طرح سمجھائیں گے کہ بے چارے کی پولیں بھی کھول کر رکھ دیں گے۔ اپنے ضمیر سے پوچھ لیجئے کہ یہ سمجھانا ہوا یا اگلے کو ذلیل (DEGRADE) کرنا ہوا؟ اِس طرح سُدھار پیدا ہو گا یا مزید بگاڑ بڑھے گا؟ یاد رکھئے! اگر ہمارے رُعب سے سامنے والا چُپ ہو گیا یا مان گیا تب بھی اُس کے دل میں ناگواری سی رہ جائے گی جو کہ بُغض وعداوت اور نفرت وغیرہ کے دروازے کھول سکتی ہے۔ کاش! ہمیں اِصلاح کا ڈھنگ آجائے۔

5 کامیابی اور ناکامی زندگی کا حصہ ہیں لیکن کچھ لوگ ناکام ہونے والوں کی حوصلہ شکنی کو اپنی ڈیوٹی سمجھتے ہیں، ایسے حوصلہ شکن شخص سے محبت کرنے والے کم اور نفرت کرنے والے زیادہ ہوتے ہیں۔

6 بولنا (Speaking) ایک فن ہے تو سننا (Listening) اس سے بڑا فن ہے، بولنے کا شوق بہت ساروں کو ہوتا ہے مگر سننے کا حوصلہ کم افراد میں پایا جاتا ہے، ایسے لوگ اپنی کہنے کے لئے بِلاوجہ دوسروں کی بات کاٹنے میں ذرا جھجک محسوس نہیں کرتے، ان کا یہ انداز بھی نفرتیں کمانے والا ہے۔

7 بات بات پر غصّہ کرنا، چیخنا چِلّانا، معمولی بات پر مشتعل ہو جانا بداخلاق ہونے کی نشانی ہے، بداخلاقی محبتیں نہیں کماتی بلکہ اس سے نفرتیں جنم لیتی ہیں۔

8 کسی کے رشتے پر رشتہ بھیجنا یا سودے پر سودا کرنا بھی نفرتیں پھیلاتا ہے، بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دو گھرانوں کے درمیان رشتے کی بات چل رہی ہوتی ہے کہ کوئی تیسرا بھی بیچ میں پہنچ جاتا ہے، یا دو افراد کے درمیان خرید و فروخت کی بات ہو رہی ہوتی ہے تو کوئی تیسرا اس میں کُود پڑتا ہے ایسی صورت میں فائدے سے محروم ہونے والا فریق بنا بنایا کام بگاڑ دینے والے کے بُغض اور نفرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس لئے کسی کے رشتے یا سودے کی بات چیت کے دوران ٹانگ نہ اَڑائی جائے بلکہ ان کا معاملہ فائنل ہونے کا انتظار کیا جائے اگر انہوں نے آپس میں سودا یا رشتہ نہ کیا تو اپنی بات آگے بڑھائیے ورنہ رُک جائیے۔

9 کسی کے بارے میں شک و بدگمانی یا جیلسی میں مبتلا ہونا بھی محبتوں کی قینچی ثابت ہوتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں محبتیں پھیلانے والے کام کرنے اور نفرتوں کو عام کرنے والے ذرائع سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیسا ہونا چاہئے؟

# مؤذن کے اوصاف

ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

(دوسری اور آخری قسط)

گزشتہ سے پیوستہ:

اگر علاقے میں لائٹ آف ہوتی ہو اور واقعی اندیشہ ہو کہ نماز کے دوران لائٹ آف ہو جائے گی تو مؤذن صاحب کو چاہئے کہ اقامت سے پہلے چارجنگ لائٹ وغیرہ آن کر دیں تاکہ اگر لائٹ آف ہو جائے تو یک لخت اندھیرا نہ چھا جائے۔ بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ مسجد میں چند ایسی چارجنگ لائٹس لگائی جائیں جو بجلی آف ہونے پر خود ہی روشن ہو جاتی ہیں۔

اگر مسجد میں جنریٹر کا انتظام ہو اور لائٹ آف ہونے کا وقت مقرر ہو یا کسی فنی خرابی کے باعث بار بار لائٹ آن آف ہو رہی ہو تو بالعموم جماعت اور بالخصوص جمعہ کے وقت جنریٹر آن کر لینا چاہئے تاکہ جمعہ کے بیان اور نماز کا لطف برقرار رہے

اسی طرح اس بات پر بھی خاص توجہ رکھیں کہ نماز کے بعد جیسے ہی لائٹ آن ہو جائے یا جنریٹر کی ضرورت پوری ہو جائے تو فوراً جنریٹر آف کر دیں۔

مسجد کھولنے اور بند کرنے کے حوالے سے بھی مؤذن صاحب کو بہت پابندی اور توجہ کی ضرورت ہے، اس حوالے سے اہلِ محلہ اور انتظامیہ کی مشاورت سے کوئی وقت طے کر لینا چاہئے اور مقررہ وقت پر مسجد کو بند کر دینا چاہئے۔ اگر کوئی نمازی چند منٹ زیادہ بھی مسجد میں عبادت میں مصروف ہو تو ناراضی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے نیز اگر اس ٹائم سے ہٹ کر بھی کوئی نماز، نوافل یا تلاوتِ قراٰن وغیرہ کیلئے مسجد میں آجائے تو ممکنہ صورت میں اسے عبادت کا موقع دینا چاہئے، ہاں البتہ اگر کسی نقصان کا اندیشہ ہو تو طے شدہ اصول پر عمل کرنا چاہئے۔

مؤذن صاحب کو چاہئے کہ گرمی کے موسم میں اذان سے پہلے یا فوری بعد مسجد کی کھڑکیاں وغیرہ کھول دیں تاکہ حبس وغیرہ کم ہو جائے اور نمازیوں کے جانے کے بعد پھر سے بند کر دیں تاکہ باہر سے دُھول مٹی نہ آئے اور اگلے وقت صفائی میں دِقّت نہ ہو۔

بعض مؤذن صاحبان کی عادت ہوتی ہے کہ اذان دیتے ہی فوراً ساری لائٹیں اور پنکھے چلا دیتے ہیں چاہے ایک بھی نمازی موجود نہ ہو، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے، آخر مسجد کا بھی بِل آتا ہے جو کہ بڑی محنت سے جمع کئے گئے چندے میں سے ادا کیا جاتا ہے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ جیسے جیسے نمازی آتے جائیں اسی حساب سے پنکھے چلائے جائیں۔

بعض نمازیوں کی عادت ہوتی ہے کہ ایک پنکھے کے نیچے ایک بندہ نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے پاس نماز پڑھنے کے بجائے اپنے لئے الگ پنکھا چلائیں گے، ایسی صورت میں مؤذن صاحب کو چاہئے کہ پیار محبت سے سمجھا دیں، ایک آدھ بار کہنے سے نہ مانیں تو اُلجھنے اور تکرار کرنے سے بالکل پرہیز رکھیں اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں یا ضرورتاً مسجد انتظامیہ سے بات کرلیں، اِنْ شَآءَ اللہ آج نہیں تو کل وہ خود ہی نادِم ہو گا جبکہ تکرار کے باعث ممکن ہے کہ وہ بدتمیزی کرے یا مسجد میں آنا ہی چھوڑ دے۔

مؤذن صاحب کو چاہئے کہ بزرگ نمازیوں کے حوالے سے زیادہ احتیاط برتیں، کبھی صفائی کرتے ہوئے یا کسی بھی معاملے میں وہ کچھ کہہ دیں تو ناراض ہونے یا اُلٹا جواب دینے

*ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کے بجائے مسکرا کر موقع گزار دیں۔
❁ اہلِ محلہ اگر کبھی کھانا وغیرہ مسجد میں بھیجیں تو بھی نفاست کا مظاہرہ کریں، ہر چیز مسجد میں رکھ لینا اور پھر خراب ہونے اور سڑنے کے بعد برتنوں کی صفائی کرنا یا کسی کے آئے ہوئے برتن وغیرہ واپس دینے کی زحمت نہ کرنا انتہائی غیر مناسب ہے بلکہ تقاضے کے بعد بھی نہ دینا ناجائز و حرام ہے
❁ رمضانُ المبارک میں اکثر لوگ افطاری کیلئے شربت اور فروٹ وغیرہ مساجد میں بھیجتے ہیں، مؤذن صاحب کو چاہئے کہ جس قدر مسجد میں استعمال ہو سکتا ہو اتنا ہی رکھیں اور بقیہ کے بارے میں لوگوں کو پیار محبت سے سمجھا دیں کہ یہاں ضائع ہو گا کسی غریب مسلمان کے گھر دے دیں۔
❁ محلے میں کسی مسلمان کی میّت ہو جائے تو اس موقع پر بھی مؤذن صاحب کو توجہ رکھنی چاہئے یعنی جنازہ والی چارپائی وغیرہ وقت پر مہیا کرنا، میّت اور جنازہ کا اچھے انداز میں اعلان کرنا اور سوئم وغیرہ کے دن وقت پر ہی اہتمام رکھنا جہاں اخلاقی اعتبار سے اہم ہے وہیں مؤذن صاحب کی کارکردگی کو بھی اجاگر کرتا ہے۔
❁ مسجد کے دیگر امور کے ساتھ ساتھ مؤذن صاحب کو چاہئے کہ امام صاحب کے معاملات کا بھی خیال رکھیں مثلاً جائے نماز وغیرہ جھاڑ کر بچھائیں، خطبہ و بیان وغیرہ میں پانی اور کتابیں وغیرہ جو ان کی ضرورت کی ہوں ان کے پاس رکھ دیں، اور کسی بھی معاملے میں امام صاحب کے ساتھ نہ اُلجھیں۔
❁ مسجد انتظامیہ یا امام صاحب مسجد کے حوالے سے کوئی کام بولیں تو تکرار یا انکار ہرگز نہ کریں، اگر کرنا ممکن ہو تو کر دیں نہ ہو سکتا ہو تو پیار محبت سے بتا دیں کہ اس میں یہ پرابلم ہے۔
❁ بعض مساجد میں مسجد انتظامیہ کے افراد خوب ایکٹو ہوتے ہیں اور بخوبی خدمت انجام دیتے ہیں، جبکہ بعض جگہ انتظامیہ کی سُستی یا ذاتی مصروفیات کے باعث مسجد کے چھوٹے موٹے کام مؤذن صاحب ہی کے ذمہ ہوتے ہیں اور اگر مؤذن صاحب بھی توجہ نہ دیں تو یہ کام اکثر اِلتِوا کا شکار رہتے ہیں، مثلاً کوئی لائٹ یا پنکھا وغیرہ خراب ہو جائے یا خادمِ مسجد کو صفائی کے لئے کوئی سامان درکار ہو تو مؤذن صاحب کو چاہئے کہ انتظامیہ سے بات کر کے ضروریات کو پورا کریں۔
❁ مسجد کی دریوں اور دیگر سامان کا استعمال شریعت کے مطابق کرنا چاہئے، بعض مؤذن صاحبان پُرانی دری صفائی کے لئے خادم صاحب کو دے دیتے ہیں جو اسے کاٹ کر وائپر پر لگا لیتے ہیں، اسی طرح بعض تو مسجد کی دریاں کھانا وغیرہ کھانے کے لئے بچھا لیتے ہیں، یاد رکھئے کبھی بھی مسجد کی چیز کسی دوسرے کام میں استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر وہ استعمال کے بالکل بھی قابل نہ رہی ہو تو بھی مفتیانِ کرام سے راہنمائی لینے کے بعد ہی اسے دیگر استعمال میں لایا جائے۔
❁ بارش، آندھی طوفان، مسجد کی تعمیرات اور دیگر مواقع پر دریوں وغیرہ کو توجہ کی بہت حاجت ہوتی ہے، بعض جگہوں پر دیکھا گیا ہے کہ جب بارش دریاں وغیرہ بھگو دیتی ہے اور آندھی وغیرہ دھول مٹی سے بھر دیتی ہے تو ان کی طرف توجہ کی جاتی ہے، یہ انداز سراسر مسجد کے لئے نقصان دہ ہے۔
❁ اسی طرح مسجد میں رکھا دیگر سامان جیسے لائٹس، پنکھے، کتابیں وغیرہ سب چیزوں کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ مؤذن صاحب کو چاہئے کہ بَروقت اقدام سے ان چیزوں کی حفاظت کریں، اگر یہ کام بَروقت کئے جائیں تو مشقت کم ہوتی ہے لیکن اگر بے توجہی اور سُستی کا مظاہرہ ہو تو کام اکٹھا ہوتا رہتا اور مشقت کا باعث بنتا ہے جس کے نتیجہ میں اکثر مسجد کی چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں۔
❁ بارش وغیرہ کے موسم میں یا ویسے ہی کسی سبب سے اگر چھت پر پانی جمع ہو جائے تو اسے نکالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بالخصوص کہ جب چھت ٹپکنے کا اندیشہ ہو تو ضرور توجہ دینی چاہئے لہٰذا اس موقع پر مسجد انتظامیہ سے کہہ کر یا خادمِ مسجد کو بول کر پانی لازمی نکالنا چاہئے۔

۞ پیارے مؤذن صاحبان! اگر مسجد کی انتظامیہ ایکٹو نہ ہو، مسجد کی چھوٹی موٹی ضروریات بلاوجہ اِلتوا کا شکار ہوں تو ہمیں چاہئے کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے، ثواب کی نیّت سے مسجد کی خدمت کرتے ہوئے ان کاموں کو انجام دے دیں، ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمیں کبھی بھی یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ "یہ میرا کام نہیں"، مسجد انتظامیہ مساجد سے کوئی تنخواہ نہیں لیتی، بلکہ وہ فِی سَبِیْلِ اللہ کام کرتے ہیں اور ثواب کماتے ہیں، اگر ہم بھی فِی سَبِیْلِ اللہ اپنی ذمہ داریوں کے علاوہ مسجد کی خدمت کرلیں گے تو ہماری ہی آخرت سنورے گی اور نمازی حضرات مسجد سے دور نہیں ہوں گے۔

۞ مسجد انتظامیہ یا دیگر کسی بھی حوالے سے کوئی شکایت یا پریشانی ہو تو عام لوگوں کے سامنے ہرگز تذکرہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اولاً امام صاحب سے مشورہ کریں پھر اگر مناسب ہو تو مسجد انتظامیہ سے بات کریں، بِلاوجہ عوامُ النّاس کے سامنے اپنے مسائل بیان کرنا عزّت و وقار کو ٹھیس پہنچانے کے ساتھ ساتھ مسجد انتظامیہ کو بھی تشویش میں مبتلا کرے گا

۞ لَین دَین کے معاملات، اُدھار، لوگوں سے فضول تعلقات، بلاضرورت مسجد سے باہر گھومنے پھرنے، مسجد میں ہونے والی محافل و اجتماعات وغیرہ میں مصروفیات نبھانے اور لوگوں کے گھروں میں جاکر بچّوں کو پڑھانے وغیرہ کے معاملات میں مؤذن صاحب اور امام صاحب دونوں کو ہی بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے اس کی تفصیل کے لئے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" (شوال المکرم 1441ھ) کا مضمون "امام کو کیسا ہونا چاہئے؟" لازمی پڑھئے۔

# مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ذُوالقعدۃِ الحرام اور ذُوالحجۃِ الحرام 1441ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: 1 یاربِّ کریم! جو کوئی رِسالہ **"حاجیوں کے واقعات"** کے 17 صَفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو بار بار حج و زیارتِ مدینہ سے مُشَرَّف فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9لاکھ 39ہزار 11 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا(اسلامی بھائی: 4لاکھ 37ہزار 302 / اسلامی بہنیں: 5لاکھ 17ہزار 9) 2 یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ **"شُہرت کی خواہش"** کے 29 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے شُہرت اور اپنی واہ واہ کی تباہ کُن خواہش سے بچا اور اپنی بارگاہ کا مقبول بندہ بنا، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9لاکھ 25ہزار 375 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا(اسلامی بھائی: 4لاکھ 23ہزار 576 / اسلامی بہنیں: 5لاکھ 1ہزار 799) 3 یاربَّ المصطفٰے! جو کوئی رِسالہ **"جنّت کی نعمتیں"** کے 16 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے بے حساب بخش کر جنَّتُ الفردوس میں اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں جنّت کی لذیذ نعمتیں کھانے کی سعادت عنایت فرما، غمِ رَمَضان نصیب فرما اور اُس کو عاشِقِ رمضان بنا، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 7لاکھ 90ہزار 724 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا(اسلامی بھائی: 3لاکھ 1ہزار 657 / اسلامی بہنیں: 4لاکھ 89ہزار 67) 4 یااللہ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"خوفناک جانور"** پڑھ یا سُن لے اُس کے دل کو دنیا کے خوف سے خالی کرکے اپنے خوف سے بھر دے اور اُس کو بے حِساب بخش، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 8لاکھ 40ہزار 123 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا(اسلامی بھائی: 3لاکھ 94ہزار 453 / اسلامی بہنیں: 4لاکھ 45ہزار 670)۔
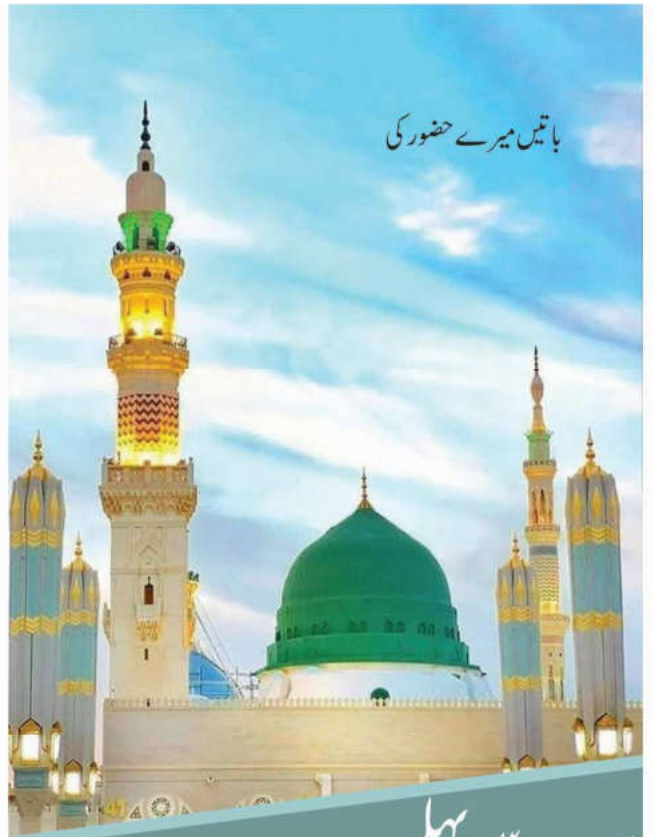
# سب سے پہلے نبوت عطا کی گئی

کاشف شہزاد عطاری مَدَنی*

اللہ کریم نے اپنے پیارے نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شمار خَصائص یعنی خصوصی فضائل سے نوازا ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ان خصوصی کمالات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کو تمام انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سے پہلے پیدا کرکے مرتبۂ نبوت عطا کیا گیا۔[1]

سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس عظیمُ الشّان فضیلت سے متعلق قراٰنِ کریم، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے فرامین سے چند دلائل ملاحظہ فرمائیے:

**قراٰنِ کریم سے 2 دلائل:** 1 اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے اُن کا عہد لیا اور تم سے اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے (عہد لیا)۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مقدسہ میں بالخصوص پانچ انبیائے کرام علیہمُ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام کا ذکر کیا گیا۔ ان پانچ میں سے چار نبیوں کا ذکر اسی ترتیب سے ہوا جس ترتیب سے وہ دنیا میں تشریف لائے تھے لیکن حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تشریف آوری اگرچہ تمام نبیوں کے بعد ہوئی لیکن آپ کا ذکر سب سے پہلے کیا گیا۔ علمائے کرام نے اس کی ایک حکمت یہ بیان فرمائی ہے کہ اس میں سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے پہلے نبوت عطا ہونے کی طرف اشارہ ہے۔[3]

2 حضرت سیّدُنا عیسیٰ اور حضرت سیّدُنا یحییٰ علیہما الصَّلوٰۃ وَالسَّلام کو بچپن میں ہی نبوت عطا کر دی گئی تھی۔

قراٰنِ کریم میں حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے: ﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ﳴ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بچہ نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا۔[4]

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام سے متعلق فرماتے ہیں: انہیں ماں کے پیٹ یا گود میں کتاب عطا ہوئی، نبوت دی گئی۔[5]

اللہ کریم نے حضرت سیّدُنا یحییٰ علیہ السَّلام سے متعلق ارشاد فرمایا: ﴿وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِیًّا﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے اسے بچپن ہی میں نبوت دی۔[6]

صَدْرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد نعیم الدّین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ ”خزائنُ العرفان“ میں فرماتے ہیں: اس آیت میں حُکْم سے نبوّت مراد ہے، یہی قول صحیح ہے۔

اے عاشقانِ رسول! رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے پہلے مرتبۂ نبوت عطا کیا گیا اور مرتبۂ نبوت زائل نہیں ہوسکتا۔[7] لہٰذا نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عالَمِ ارواح میں عطا کردہ نبوت کے ہمراہ دنیا میں تشریف لائے۔ ان دونوں آیاتِ مقدسہ سے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک بچپن میں بھی مَنصبِ نبوت پر فائز ہونا اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ دیگر انبیائے کرام علیہمُ الصَّلوٰۃ وَالسَّلام کو جو فضائل الگ الگ عطا ہوئے وہ سب ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کے لئے نہ صرف جمع کر دیئے گئے بلکہ آپ کو ان حضرات سے زیادہ عطا کیا گیا۔ اس بات کی مزید وضاحت کے لئے 3 اقوال ملاحظہ فرمائیے:

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: كُلُّ فَضِيْلَةٍ وَمُعْجِزَةٍ وَكَرَامَةٍ لِنَبِيٍّ فَهُوَ ثَابِتَةٌ لِنَبِيِّنَا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فَاِذَا رَاَيْنَا ثُبُوْتَهَا لِاَحَدٍ حَكَمْنَا بِثُبُوْتِهَا لَهٗ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم وَلَا نَحْتَاجُ اِلٰی دَلِيْلٍ آخَرٍ یعنی ہر وہ فضیلت، معجزہ اور بزرگی جو کسی بھی نبی کو حاصل ہوئی وہ ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے لئے بھی ثابت ہے۔ جب ہم کسی نبی کے لئے ان کا ثبوت دیکھیں گے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے لئے بھی انہیں ثابت مانیں گے اور اس کے لئے ہمیں کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں۔[8]

ایک مقام پر فرماتے ہیں: کسی نبی نے کوئی آیت و کرامت ایسی نہ پائی کہ ہمارے نبیِّ اکرم نَبِیُّ الْاَنبیاء صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وسلَّم کو اس کی مثل اور اس سے اَمْثَل (یعنی بڑھ کر) عطا نہ ہوئی۔[9]

غزالیِ زماں حضرت علّامہ مولانا سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اظہارِ کمالاتِ محمدی صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے بارے میں علمائے اُمّت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا ہے کہ جب انہوں نے کسی فردِ مخلوق میں کوئی ایسا کمال پایا جو ازروئے دلیل بہ ہیئتِ مخصوصہ اس کے ساتھ مُخْتَص نہیں تو اس کمال کو حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے لیے اس بناء پر تسلیم کرلیا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم تمام عالَم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں۔ جو کمال اصل میں نہ ہو فرع میں نہیں ہو سکتا، لہٰذا فرع میں ایک کمال پایا جانا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے۔[10]

2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: 1 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یا رسولَ اللہ! آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی؟ سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ (یعنی میرے لئے نبوت اس وقت ثابت ہوئی) جب کہ آدم (علیہ السّلام) رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔[11]

2 ایک اور موقع پر رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا گیا: مَتٰى اُسْتُنْبِئْتَ یعنی آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ ارشاد فرمایا: وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ حِيْنَ اُخِذَ مِنِّي الْمِيْثَاقَ (یعنی مجھے اس وقت نبی بنایا گیا) جب آدم (علیہ السّلام) ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے، جب مجھ سے عہد لیا گیا۔[12]

مفتیِ اعظم ہند مصطفےٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ذات کا اپنی آئینہ بے مثل و نظیر و بے ہمتا
خَلق کیا قبل اَز اَشیا اور نبوت کر دی عطا
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللهِ[13]

بزرگانِ دین کے ارشادات: اے عاشقانِ رسول! سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس خُصوصی شان یعنی سب سے پہلے نبوت عطا کئے جانے کو کثیر بزرگانِ دین نے بیان فرمایا ہے۔ 9 فرامین ملاحظہ فرمائیے:

1 امام ابو بکر احمد بن حسین آجُرّی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 360ھ): اِنَّ نَبِيَّنَا مُحَمَّدًا صلَّی اللہ علیہ وسلَّم لَمْ يَزَلْ نَبِيًّا مِّنْ قَبْلِ خَلْقِ آدَم یعنی بے شک ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت آدم علیہ السّلام کی تخلیق سے بھی پہلے سے نبی ہیں۔[14]

2 امام تَقِیُّ الدّین علی بن عبد الکافی سُبکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 756ھ): ہمیں صحیح حدیث کے ذریعے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اللہ پاک نے حضرت سیّدُنا آدم علیہ السّلام کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مقامِ نبوت پر فائز کیا۔[15]

3 حضرت علّامہ علی بن سلطان قاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 1014ھ): حدیثِ پاک: كُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عالَمِ اَرْوَاح میں مخلوق کی پیدائش سے پہلے بھی نبی تھے۔[16]

4 شِهَابُ المِلّة وَالدِّین حضرت علّامہ احمد بن محمد خَفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ (وفات: 1069ھ): حق یہ ہے کہ ہم یوں کہیں: بے شک اللہ پاک نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک روح کو تمام روحوں سے پہلے پیدا فرمایا اور اس مقدس روح کو

نبوت عطا فرمائی۔[17]

5 امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ: ہمارے حضور صَلَوَاتُ اللہِ تَعَالٰی وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء و مُرسلین اور ان کی اُمّتیں سب حضور کے امتی۔ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نبوت و رِسالت زمانۂ سیّدُنا اَبُوالْبَشَر (آدم) علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام سے روزِ قیامت تک جمیع خَلْقِ اللہ (یعنی اللہ پاک کی ساری مخلوق) کو شامل ہے، اور حضور کا ارشاد کُنْتُ نَبِیًّاوَّ آدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَد اپنے معنیٔ حقیقی پر ہے۔[18]

مزید فرماتے ہیں: حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی رسالت زمانۂ بِعثَت (یعنی جس دور میں آپ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا اُس) سے مخصوص نہیں بلکہ سب کو حاوی۔[19]

6 صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ: سب سے پہلے مرتبۂ نبوّت حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو ملا۔[20]

7 خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی برہانُ الحق جبل پوری رحمۃ اللہ علیہ: حضور اَوَّلُ الْخَلْق مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کی نبوت ابتداءِ آفرینش (یعنی مخلوق کی پیدائش کے آغاز) سے ہے اور تا قیامت رہے گی۔ (مزید فرماتے ہیں:) حضورِ اکرم مُحَمَّدٌ رَّسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اولِ خلقت (یعنی تخلیق کی ابتدا) سے نبی ہیں۔[21]

8 صدرُ الْعُلَماء، امامُ النَّحْو حضرت علّامہ سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ: غارِ حرا کی اس وحی سے نبوت کا ظُہور شروع ہوا ہے ورنہ نبوت تو اس واقعہ سے ہزارہا سال پیشتر عالَمِ اَرْواح میں عطا ہو چکی تھی۔ اس وقت تک حضرت آدم علیٰ نَبِیِّنَا وعلیہ الصَّلٰوۃ وَالسَّلام پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور عالَمِ اَرْواح میں تخلیقِ آدم سے پیشتر نبوت کا ملنا آپ کی خصوصیات سے ہے۔[22]

9 شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ: حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم نُزولِ وحی کی ابتدا سے پہلے ہی بلکہ روزِ اَزَل (یعنی مخلوق کی پیدائش کے آغاز کے دن) سے مَنصبِ نبوت پر فائز تھے۔[23]

**پیدائش میں اوّل، بِعْثَت میں آخر:** پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تمام انبیائے کرام علیہمُ السَّلام سے پہلے پیدا فرما کر مرتبۂ نبوت عنایت فرمایا لیکن آپ کی دنیا میں تشریف آوری اور نبوت کا اعلان سارے نبیوں کے بعد ہوا۔ 2 روایات ملاحظہ فرمائیے:

1 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کُنْتُ اَوَّلَ النَّبِیِّیْنَ فِی الْخَلْقِ وَ آخِرَہُمْ فِی الْبَعْث یعنی میں پیدائش کے اعتبار سے سب نبیوں سے پہلے اور بِعْثَت[24] کے لحاظ سے سب کے آخر میں ہوں۔[25]

2 اللہ پاک نے شبِ معراج اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ارشاد فرمایا: جَعَلْتُكَ فَاتِحاً وَّ خَاتِماً یعنی میں نے آپ کو فاتح اور خاتم بنایا ہے۔[26] حضرت علّامہ احمد بن محمد خَفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: اَیْ اَوَّلَ الْاَنْبِیَاء وَ آخِرَہُمْ یعنی سب سے پہلا اور سب سے آخری نبی بنایا ہے۔[27] امام خفاجی مِصری رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تخلیق اور نبوت کے اعتبار سے انبیائے کرام علیہمُ السَّلام میں سب سے پہلے ہیں جبکہ بِعْثَت اور تشریف آوری کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہیں۔[28]

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام[29]

---

(1) کشف الغمہ، 2/53، خصائص کبریٰ، 1/7 (2) پ21، الاحزاب: 7 (3) شرح الشفا، 1/116، روح المعانی، 21/206 (4) پ16، مریم: 30 (5) فتاویٰ رضویہ، 15/616 (6) پ16، مریم: 12 (7) بہارِ شریعت، 1/37 ملخصاً (8) انباء الحی، ص311 (9) فتاویٰ رضویہ، 30/295 (10) مقالاتِ کاظمی، 2/262 (11) ترمذی، 5/351، حدیث: 3629 (12) طبقات ابن سعد، 1/118 (13) سامانِ بخشش، ص42 (14) کتاب الشریعۃ، ص1433 (15) خصائص کبریٰ، 1/10 ملخصاً (16) شرح فقہِ اکبر، ص106 (17) نسیم الریاض، 3/130 (18) فتاویٰ رضویہ، 30/138 (19) فتاویٰ رضویہ، 30/149 (20) بہارِ شریعت، 1/85 (21) اجلال الیقین، ص27، امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اس رسالے کا مطالعہ فرما کر اس پر تقریظ بھی لکھی ہے (22) بشیر القاری، ص126 (23) فتاویٰ شارح بخاری، 1/369 (24) ظُہور نبوت کو بِعْثَت کہا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/91) (25) کنز العمال، جزء: 11، 6/205، حدیث: 32123 (26) مجمع الزوائد، 1/241، حدیث: 235 (27) نسیم الریاض، 3/300 (28) نسیم الریاض، 3/86 (29) حدائقِ بخشش، ص296۔

العلم نور

# آیئے سیرتِ رسول پڑھئے

ابوالحسن عطاری مدنی*

کسی بھی فرد یا قوم کو جب اُصولوں اور قوانین کے مطابق ڈھالنا مقصود ہو اور ان کی اخلاقی تربیت کسی خاص نظامِ فکر کے مطابق کرنا مطلوب ہو تو ان کے سامنے ایک ایسے کامل و اَکمل انسان کے عملی نمونے کو رکھنے کی ضرورت پڑتی ہے کہ جس کے شب و روز ان تمام اصول و قوانین کی زندہ تصویر ہوں۔ محض اصول و ضوابط اور اَفکار و تعلیمات کو خواہ کتنی ہی تفصیل کے ساتھ پیش کر دیا جائے کافی نہیں ہوتا۔ جب ایک شخصیت ان اصول و تعلیمات کا عملی پیکر بن کر سامنے آتی ہے تو انسانی ذہن خود بخود ان کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور ان کے قابلِ عمل ہونے کے بارے میں کسی شک و شبہ یا اعتراض و تنقیص کا شکار نہیں ہوتا۔

قراٰنِ کریم مکمل ضابطۂ حیات ہے، رہتی دنیا تک کے لئے ہدایت و راہنمائی کا سَرچشمہ ہے، انسانی حیات کے روز و شب کے ہر لمحہ کے لئے ایک قانونی دستاویز ہے، انسان کے اخلاقی، علمی، عملی، انفرادی، اجتماعی، اقتصادی اور معاشرتی غرض کہ ہر ہر پہلوئے حیات کا کامل راہنما ہے۔

اس کامل رہنمائے حیات نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کو ہمارے لئے کامل عملی نمونہ قرار دیا ہے اور جب ہم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک اخلاق و کردار کے بارے میں جاننے کی طرف بڑھتے ہیں تو اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کا مبارک فرمان: کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ یعنی قراٰن ان کے خُلق ہی کا تو بیان ہے۔(مسند احمد، 9/380، حدیث:24655)سامنے آتا ہے۔

خلاصہ یہ نکلا کہ اگر رسولِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک اَخلاق و سیرت کو جاننا اور سمجھنا ہے تو قراٰنِ کریم کا پڑھنا ضروری ہے اور اگر قراٰنِ کریم پر عمل کرنا ہے تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت و زندگانی جو کہ کامل نمونہ ہے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ ویسے تو ہر اس شخص کے لئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ اَز حد ضروری ہے جو دینِ اسلام کو جاننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا خواہش مند ہے۔ مگر مسلمانوں کے لئے تو سیرت کا مطالعہ ایک اہم دینی ضرورت ہے۔

سیرتِ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اِفادیت و اہمیت اس سے سمجھئے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک حیات میں اس قدر اعجاز ہے کہ اعلانِ نبوت سے وصالِ ظاہری تک 23 سال کے مختصر عرصہ میں حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات ان کثیر حالات و کیفیات سے گزر چکی جن سے عمومی طور پر لوگوں کا واسطہ پڑ سکتا ہے۔

آج ہماری زندگی اخلاقی زبوں حالی کا شکار ہے، ہمارے معاشرے سے اچھے خصائل ختم ہوتے جا رہے ہیں، کون سا ایسا عیب ہے جو ہمارے اندر نہ ہو، کوئی ایسی بُرائی نہیں جس میں معاشرے کا ایک بہت بڑا طبقہ مبتلا نہ ہو۔ غور کیا جائے تو اس گمراہی اور پستی کا شکار ہونے کی ایک بہت بڑی وجہ ہم مسلمانوں کی اپنے دین اور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت سے لاعلمی اور غیروں کے طریقوں کو اپناتے چلے جانا ہے۔ ہم سولہ سولہ بیس بیس سال تک دنیوی نصابی کتابیں تو پڑھتے رہے، غیر نصابی مطالعہ بھی اتنا کیا کہ سینکڑوں رسالے، ناول چاٹے لیکن کبھی اپنے پیارے و محسن نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی کو مکمل نہیں پڑھا۔ یاد رکھئے! سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطالعہ جہاں ہمیں اخلاقی پستیوں سے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

نکالے گا وہیں اس کے دیگر بھی بہت سے انفرادی و اجتماعی اور اقتصادی و معاشرتی فوائد ہیں چنانچہ

## مطالعۂ سیرتِ مصطفٰے کے عمومی فوائد

سب سے عظیم تَر فائدہ یہ کہ سیرت کا مطالعہ دل میں عشقِ رسول کی شمع جلاتا ہے اور یہی وہ شمع ہے جو تاریک قبر و پلِ صراط پر کام آئے گی۔

معاشرے کی ہدایت و راہنمائی، اصلاحِ احوال اور تربیت کے لئے ایک مبلغ، مصلح اور راہنما کو تربیت کے میدان میں جس جس چیز کی ضرورت ہوسکتی ہے اس کا ایک پورا نصاب سیرت میں موجود ہے۔ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی کوشش کرنے والا سیرتِ محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطالعہ کرتا ہے تو ایک ایسے مبلغ کا نمونہ سامنے آتا ہے جو لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت سے اللہ پاک کی طرف بلاتا ہے، نیز لوگوں تک پیغامِ الٰہی پہنچانے میں اپنی پوری جدّ وجہد صرف کردیتا ہے۔

مطالعۂ سیرت سے پتا چلتا ہے کہ وہ کیسی تربیت تھی جس کی بدولت مختصر ترین عرصے میں عرب کے ناخواندہ لوگ عظیم اسکالر اور آسمانِ ہدایت کے تارے بن گئے اور راستوں اور بازاروں میں سامان رکھ کر بیچنے والے چھوٹے تاجر ساری دنیا کے اقتصادی نظام میں انقلاب لے آئے۔

اگر ایک باپ سیرتِ طیبہ کا مطالعہ کرتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ بیٹیوں کی تربیت کیسے کرنی ہے؟ شادی شدہ بیٹی کے گھر جانے کا انداز کیا رکھنا ہے؟ بیٹی کے شوہر کے ساتھ کیا انداز رکھنا ہے؟ اولاد کو دشمن ستائیں تو صبر کیسے کرنا ہے؟

اگر ایک بیٹا سیرتِ مصطفٰے کو پڑھتا ہے تو اسے درس ملتا ہے کہ سگی ماں تو سگی ماں، صرف دودھ پلانے والی ماں کی تعظیم کیسے کرنی ہے؟ ماں باپ کے وِصال کے بعد بھی ان کے حقوق کا خیال رکھنے کا فرمایا گیا ہے۔

اگر ایک شوہر سیرتِ رسول سے راہنمائی طلب کرتا ہے تو اسے پتا چلتا ہے کہ سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیسے ایک ہی وقت میں کئی ازواجِ مطہرات کے حقوق کی ادائیگی کا کامل خیال رکھا، یہی وہ انداز تھا کہ جس کے بارے میں خود فرما دیا: خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ، وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِی یعنی تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے لئے بہترین ہو اور میں اپنے اہلِ خانہ کے لئے تم سب سے بہترین ہوں۔ (ترمذی، 5/475، حدیث:3921)

نوجوان نسل حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک جوانی کے حالات کو پڑھتی ہے تو ایک ایسے نوجوان کی زندگی کا بلند پایہ نمونہ سامنے آتا ہے جو اپنے کردار میں پاکیزہ اور صاف، اپنوں اور غیروں سبھی کے ساتھ امانت داری کا معاملہ برتنے والا بلکہ دشمنوں کی زبان سے بھی صادق وامین کہلانے والا ہوتا ہے۔

اگر آپ ایک خاندان، ادارے، قبیلے یا علاقے کی قیادت کر رہے ہیں تو مطالعۂ سیرتِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے آپ کو ایک مضبوط نظام اور مستحکم اسلوب ملے گا۔

مطالعۂ سیرت سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ”اَوامر و نَواہی“ پر پابندی کے ساتھ ساتھ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تعلق مَعَ اللہ و ذِکْرُ اللہ، توکل و یقین، عاجزی و انکساری، مخلوق پہ شفقت، زہد و استغنا، عزم و استقلال، جد وجہد و شوقِ شہادت کا بھی پتا چلتا ہے۔

لہٰذا حقیقی عاشقِ رسول ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے اور اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا مطالعہ کرے اور اس پر دل وجان سے عمل کرے۔

سیرتِ طیبہ کے حوالے سے معلومات کے لئے مستند علمائے اہلِ سنّت کی دیگر کتب پڑھنے کے ساتھ ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والی کتب اور رسائل سیرتِ مصطفٰی، فیضانِ معراج، مدنی آقا کے روشن فیصلے، نور کا کھلونا، صبح بہاراں، بھیانک اونٹ، بُڑھاپُجاری، ابوجہل کی موت، سیاہ فام غلام، دودھ پیتا مدنی منا، نور والا چہرہ اور ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ربیع الاوّل کے شماروں کا بھی مطالعہ کیجئے۔

اللہ کریم ہمیں اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ پاک کو پڑھ کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہمارے ملک میں جرائم کی صورتِ حال جس قدر بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی نہیں۔ صرف ایک دن کے اخبارات کا جرائم والا صفحہ پڑھ لیں تو یوں لگتا ہے کہ شاید ہماری قوم تباہی کے گڑھے میں گِرنے کی پوری کوشش کررہی ہے اور یہ وہ جرائم ہیں جو میڈیا میں رپورٹ ہوگئے ورنہ جو اخبارات تک پہنچے ہی نہیں ان کی تعداد تو کئی گُنا زیادہ ہوتی ہے۔ البتہ کبھی کبھار اگر کوئی بہت سنگین جرم ہوجائے تو اس پر اخبارات و میڈیا و عوام میں بہت شور برپا ہوجاتا ہے لیکن چند دن بعد سب کچھ ٹھنڈا پڑجاتا ہے۔ ہر بڑے اور مشہور جرم پر ہونے والی جذباتی بحثوں سے یوں لگتا ہے جیسے اب دوبارہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوگا لیکن کچھ ہی دنوں بعد پہلے سے بھی بڑا واقعہ پیش آجاتا ہے اور پھر وہی پرانی مشق و تکرار شروع ہوجاتی ہے۔

ایسے مواقع پر حقیقی اسباب پر نظر کرکے صحیح حل نکالنے کی بجائے جس قسم کی گفتگو اور تحریرات دیکھنے سننے کو ملتی ہیں وہ کچھ یوں ہیں کہ اولاً تو سیکولر، لبرل سوچ کے لوگ علماء اور دینی تعلیم کے خلاف اپنی منفی سوچ کا پرچار کرنے کے لئے دین اور دینی اداروں کو طعن و تشنیع کا ذریعہ بنالیتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اتنی مساجد، مدارس، خانقاہیں، حج و عمرہ کے معمولات، پیری مریدی کے سلسلے اور مذہبی جلسے ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ملک میں جرائم کی حالت بہت گھمبیر ہے۔ پھر سیکولر لوگ اس خود ساختہ تقریر کا یہ مطلب نکالتے ہیں کہ دین اور دینی چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں اور اس سے معاشرے میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، لہٰذا انہیں ختم کردینا چاہئے۔

اس طرح کا کلام خلطِ مبحث، غیر منطقی استدلال، غیر معقول سوچ اور دین داروں سے تعصب و نفرت کے سوا کچھ نہیں۔ ہم یہی سوال دوسرے انداز میں پوچھ لیتے ہیں کہ جناب، ہمارے ملک میں مساجد، مدارس، خانقاہوں سے زیادہ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیاں ہیں اور مدارس کے طلبہ سے کئی سوگنا زیادہ طلبہ اسکولوں کالجوں میں پڑھتے ہیں، یونہی ملک میں محض وعظ و نصیحت کا اختیار رکھنے والے علماء و مشائخ سے زیادہ تعداد میں بااختیار، طاقت ور، قانون نافذ کرنے کی اتھارٹی رکھنے والی پولیس ہے۔ ان سب کے باوجود ملک میں اتنے جرائم کیوں ہیں؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکول، کالج، یونیورسٹیاں، پولیس اور ادارے سب بے کار ہیں لہٰذا انہیں ختم کردینا چاہئے۔ اگر اِس کا جواب ”نہ“ میں ہے تو پھر اوپر کا جواب بھی ”نہ“ میں ہے۔

ملک میں جو بھلائی، خیر خواہی، دیانت داری، حلال و حرام کی تمیز، اچھے برے کا لحاظ، خوفِ خدا اور شرم و حیا ہے اس کا زیادہ تر حصہ مساجد و مدارس کی تعلیم ہی کے سبب ہے۔ اسی لئے مساجد و مدارس سے تعلق رکھنے والے معاشرے میں کرپشن اور جرائم میں بہت کم ملوث ہوتے ہیں جبکہ بقیہ جگہوں کے تعلیم یافتہ کرپشن اور جرائم کے جو ریکارڈ قائم کرتے رہتے ہیں وہ آئے دن ٹی وی اسکرین اور اخباری صفحات کی زینت یا کالک بنتے رہتے ہیں۔

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

سنگین اخلاقی اور جنسی جرائم کے وقوع پر دوسرا طرزِ عمل دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ اِن جرائم کے اصل محرک اور سبب کو ہر کوئی اچھی طرح سمجھتا ہے کہ نفسانی خواہشات ابھارنے، سوچوں میں غلاظت بھرنے اور جنسی خیالات بھڑکانے والی چیزیں ہی جنسی جرائم کی سب سے بڑی وجہ ہیں جنہیں پھیلانے کا سب سے بڑا سبب بے شرمی، بے حیائی، عریانی، فحاشی سے لتھڑے اخبارات، تصاویر، اشتہارات، سائن بورڈز، پروگرامز، میگزین اور فلمیں، ڈرامے ہیں لیکن چونکہ اخبارات میں لکھنے والوں اور ٹی وی پر بولنے اور میڈیا چلانے والوں کی روزی روٹی اِنہی جگہوں پر یا اِنہی کاموں سے ہے اور اس کے علاوہ اِن پر سیکولرازم، لبرل ازم اور آزادی و روشن خیالی کا بھوت سوار ہے اس لئے کبھی بھی ان لوگوں کی زبان پر اصل اسباب کا بیان نہیں آئے گا بلکہ یہ لوگ اُلٹا اِدھر اُدھر کے الفاظ کی جُگالی، بے ربط باتوں اور غیر متعلقہ دلائل سے حقیقی وجوہات پر پردہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔ مثال کے لئے ایسے چند افلاطونوں کے الفاظ و دلائل آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک صاحب جنسی جرائم پر لکھتے ہوئے کہتے ہیں: "زمین کا درجۂ حرارت بتدریج بڑھ رہا ہے، قطبین کی برف تیزی سے پگھل رہی ہے، سمندر میں تلاطم آرہا ہے اور ہم ان مسائل کی بجائے عورت کا جسم یا چہرہ ڈھکنے کے احکام میں پڑے ہوئے ہیں۔" گویا جناب کے نزدیک بے حیائی پھیلتی رہے، بدکاریاں ہوتی رہیں اور شاہراہ عام پر جبری و اجتماعی زیادتیاں ہوتی رہیں لیکن پھر بھی پردے اور شرم و حیا کی بات نہ کی جائے بلکہ وہی طوفانِ بادوباراں اور قطبی جنوبی و شمالی کی سیر پر غور کرتے رہیں۔

ایک دوسرے صاحب لکھتے ہیں "ہمارے جیسے ملک میں جہاں صبح شام نفس کو قابو میں رکھنے اور بے حیائی و عریانی کے خلاف اور گناہوں سے تائب رہنے کی دُعائیں ہر وقت مانگی جاتی ہوں وہاں یہ جنسی وحشت، مذہبی انتہاپسندی کے ساتھ ساتھ کیوں پھیل رہی ہے۔ اس کا جواب شاید دقیانوسی ٹوٹکوں اور جھوٹے مذہبی عطائیوں کے پاس نہ ہو۔" یعنی موصوف، خیالات میں گندگی، نگاہوں میں ناپاکی پیدا کرنے اور ناجائز تعلقات قائم کرنے کے طریقے سکھانے والے ڈراموں کی بجائے الٹا بے حیائی روکنے کی خاطر جہاد کرنے والے کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ پھر قربان جاؤں کہ حل کیا پیش کیا ہے، لکھا ہے کہ "ہم ماہرینِ نفسیات و سماجیات و بشریات سے اس کے عوامل اور وجوہات کا ضرور پتا لگا سکتے ہیں اور ہماری ایسی خاندانی، ریاستی، انسانی، جبلی، معاشرتی اور علمی وجوہات اور کجرویوں اور گمراہیوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جن سے افاقہ پاکر ہم ایک صحت مند انسان بن سکتے ہیں۔" گویا کامل دین اسلام، خدا کے قرآن، نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان، خالقِ کائنات کی دی ہوئی آخری شریعت اور ان کے جاننے والوں سے کوئی رہنمائی نہیں ملے گی بلکہ اُن ماہرینِ نفسیات وغیرہا سے حل ملے گا جن کی زبانوں پر بھول کر بھی کوئی آیت، حدیث اور دین کی بات نہ آتی ہو۔

ایک اور صاحب بے ربط دلائل کے دریا یوں بہاتے ہیں: "ہمیں جبری زیادتی ختم کرنے کے لئے وہ مائنڈ سیٹ ختم کرنا ہوگا جو کہتا ہے کہ عورت رات کو گھر سے باہر کیوں نکلی، اُس کے کپڑے ٹھیک نہیں تھے، وہ کسی دوست کے ساتھ فلم دیکھنے کیوں گئی، یہ عورتیں گھر کیوں نہیں بیٹھتیں، مردوں کی طرح بے شرمی کی باتیں کیوں کرتی ہیں، وغیرہ۔" یعنی جناب یہ کہہ رہے ہیں کہ "جبری زیادتیاں تب ختم ہوں گی جب عورت کو رات میں گھر سے باہر نکلنے، عریانی والے لباس پہننے، رات کو فلمیں دیکھنے، دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنے، گھر سے اپنی مرضی سے جہاں چاہے جانے اور بے شرمی کی باتیں کرنے کی کھلی اجازت ہوگی۔" کیا کمال کے دلائل ہیں! الامان والحفیظ، اسے کہتے ہیں کہ "ماروں گھٹنا، پھوٹے آنکھ" یا "سوال گندم، جواب چنا"۔ یہ علاج اُس قسم کے جاہل، اَن پڑھ اور عطائی ڈاکٹر کا ہے جس نے بیماریوں کا علاج یوں بتایا کہ شوگر، بلڈ پریشر، امراضِ قلب اور پتھری کی بیماریاں تب ختم ہوں گی جب شوگر والے کو روزانہ مٹھائی کھانے، بلڈ پریشر والے کو روزانہ بیف کڑاہی کھانے، دل کے مریض کو دیسی گھی کے پراٹھے اور سری پائے کھانے، پتھری کے مریض کو دو وقت چاول کھانے کی اجازت دی جائے گی اور اِس سے منع کرنے والے مائنڈ سیٹ کو ختم کرنا ہوگا۔

(جاری ہے)

کچھ نیکیاں کمالے

(قسط:01)

# جنّت میں گھر بنوایئے

عبد الماجد نقشبندی عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف نیکیوں پر جُدا جُدا اجر و ثواب کی بشارات عطا فرمائی ہیں اور بعض نیکیاں وہ ہیں جن پر جنّت میں گھر بنائے جانے کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔ یہاں ایسی 10 نیکیاں ذکر کی گئی ہیں جن کے کرنے سے جنّت میں گھر بنائے جانے کی بشارت ہے:

**1 جنّت میں گھر دِلانے والی چار چیزیں:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ پاک اُس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا: ⟨1⟩ وہ جس کا محافظ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله ہو ⟨2⟩ وہ جسے کچھ حاصل ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے ⟨3⟩ کوئی گناہ سر زد ہو جائے تو اَسْتَغْفِرُ اللہ کہے اور ⟨4⟩ جب اسے کوئی مصیبت پہنچے تو اِنَّا لِلّٰهِ پڑھے۔[1]

**2 سنّتِ مؤکّدہ پڑھنے کی فضیلت:** نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو دن رات میں 12 رکعتیں پڑھا کرے اس کے لئے جنّت میں گھر بنایا جائے گا، چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عِشا کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث میں جن بارہ رکعتوں کی ادائیگی پر جنّت میں گھر بنائے جانے کی بشارت عطا فرمائی گئی یہ بارہ رکعتیں سنّتِ مؤکّدہ ہیں، ہمیں بھی چاہئے کہ فرض نماز کی ادائیگی کے ساتھ ان بارہ رکعتوں کو بھی پابندی سے ادا کیا کریں۔

**3 چاشت کی بارہ رکعتیں:** سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو چاشت کی بارہ رکعتیں ادا کرے گا اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں سونے کا ایک محل بنائے گا۔[3]

**4 10 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے دس مرتبہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھا (یعنی پوری سورت پڑھی) تو اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔[4]

**5 مسجد تعمیر کروانا:** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا، اللہ پاک اُس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔[5]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسجد چھوٹی بنائے یا بڑی، اکیلا بنائے یا دوسروں کے ساتھ مل کر اگر نیت میں اِخلاص ہے تو اِنْ شَآءَ اللہ یہ ہی ثواب ہے۔[6]

**6 مسجِد کی صفائی کرنا:** سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جو مسجد سے تکلیف دِہ چیز نکالے گا اللہ پاک اُس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔[7]

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) مسند الفردوس، 1 / 218، حدیث: 1526 (2) ترمذی، 1 / 423، حدیث: 414 (3) ترمذی، 2 / 17، حدیث: 472 (4) جامع صغیر، ص539، حدیث: 8947 (5) مسلم، ص214، حدیث: 1189 (6) مراٰۃ المناجیح، 5 / 183 (7) ابن ماجہ، 1 / 419، حدیث: 757۔

* شعبہ تخریج، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

# بوریت
# Boredom

ابو رجب عطاری مدنی*
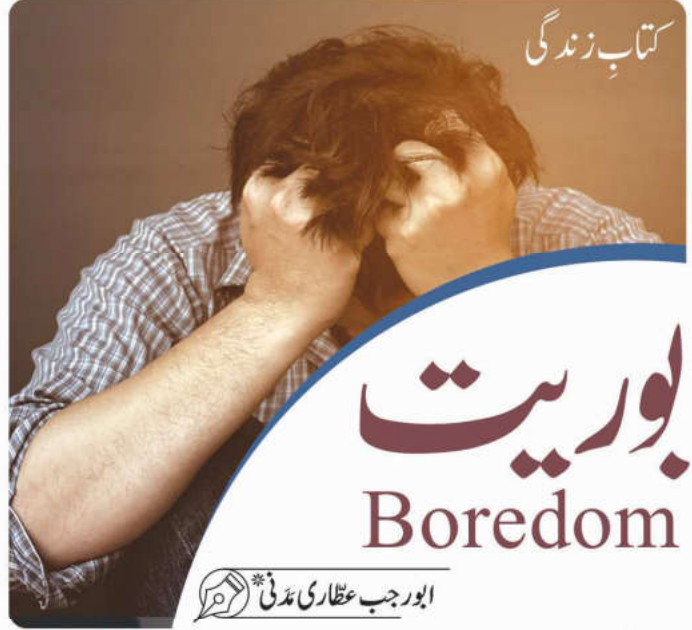
امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگرد امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس رات کے وقت مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فن (کو مسلسل پڑھنے) سے اُکتا جاتے تو دوسرے فن کے مطالعے میں لگ جاتے تھے۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص101)

**ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین!** بہت مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ہمارا کسی کام میں جی نہیں لگتا لیکن پھر بھی کرنا پڑتا ہے، کسی کا طویل انتظار کرنا پڑے، رات کو نیند نہ آئے، بجلی چلی جائے اور کچھ کرنے کو نہ ہو، سبق میں دل چسپی نہ ہو پھر بھی پڑھنا پڑے یا کسی کی خشک باتیں توجہ سے سننی پڑیں تو ہمارے دل پر بیزاریت اور اُکتاہٹ کی کیفیت طاری ہوتی ہے جسے بوریت (Boredom) کا نام دیا جاتا ہے۔

بوریت کا سب سے آسان حل (Solution) یہ سمجھا جاتا ہے کہ انسان کسی دل چسپ کام میں مصروف ہو جائے، چنانچہ بچے جب بور ہوتے ہیں تو اپنے کھلونوں سے کھیلنے لگتے ہیں، نوجوان یار دوستوں کے ساتھ گھومنے نکل جاتے ہیں، بڑی عمر کے لوگ گلی محلے میں اپنی چوپال جمالیتے ہیں، کوئی کتابیں پڑھ کر بوریت مٹاتا ہے تو کوئی ناول یا ڈائجسٹ اٹھالیتا ہے، فلمیں ڈرامے دیکھنے والے، گانے باجے سننے والے، چغلیوں اور غیبتوں سے محفل کو گرمانے والے، پتنگ بازی کرنے والے اور سوشل میڈیا پر بے مقصد مصروف ہونے والے ایک اعتبار سے اپنی بوریت سے نجات پانے کی کوشش کررہے ہوتے ہیں کیونکہ اگر ان کی یہ مصروفیات (Activities) ان سے چھین لی جائیں تو یہ بور ہونا شروع ہو جائیں گے۔

**قابلِ غور پہلو:** بوریت مٹانے کے لئے اپنی دل چسپی کی مصروفیت اپنانے میں کوئی حرج نہیں لیکن چند باتیں پیشِ نظر رکھنا بہت ضروری ہیں: (1) وہ مصروفیت فرائض وواجبات کی ادائیگی میں رُکاوٹ نہ بنے، سیر و تفریح ہو یا کچھ اور! اس کی وجہ سے فرض نماز چھوڑنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے، اسی طرح ہر مسلمان پر اپنی ضرورت کے مسائل سیکھنا فرض ہے جیسے عقائد، نماز، روزہ وغیرہ کے شرعی مسائل، تو اگر وہ محض دنیاوی معلومات یا حکایات پر مشتمل کتابیں ہی پڑھتا رہے گا تو فرض علم سیکھنے سے محروم رہ جائے گا (2) وقت جیسی انمول نعمت ضائع نہ ہو کیونکہ یہ دولت ہمیں بے کار کاموں میں لُٹانے کے لئے نہیں ملی بلکہ ہمیں اس کا استعمال اپنی دنیا و آخرت بہتر بنانے کے لئے کرنا چاہئے۔ کوئی طالبِ علم دین اپنا وقت پڑھائی کرنے کے بجائے گھومنے پھرنے میں ضائع کرے تو اس کا اچھا اور ماہر عالِم بننا بہت دُشوار ہوتا ہے (3) وہ مصروفیت کسی گناہ پر مشتمل نہ ہو جس سے ہماری آخرت کو نقصان پہنچتا ہو مثلاً اگر کوئی فلم یا ڈرامہ دیکھتا ہے تو یہ گناہ اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں، اسی طرح کوئی ایسی محفل میں بیٹھتا ہے جہاں کسی کی غیبتیں، چغلیاں کی جارہی ہوں، اس پر تہمتیں باندھی جارہی ہوں یا اس کے پوشیدہ عیب کھولے جارہے ہوں تو بولنے والوں کے ساتھ ساتھ شوق سے سننے والا بھی گناہ گار ہوگا (4) کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو مثلاً طلبہ کو پڑھانے والا اگر موبائل وغیرہ پر مصروف رہے گا تو طلبہ کی تعلیم کا حرج ہوگا اور (عرف سے ہٹ کر اس طرح کرنے والے) استاذ کے لئے اتنے وقت کی اُجرت (Salary) لینا بھی جائز نہیں ہوگا، اسی طرح کسی دفتر میں کام کرنے والا بوریت کی وجہ سے آفس ورک چھوڑ کر کسی ذاتی کام (مثلاً گھر پر لمبی لمبی کالیں کرنے، سوشل میڈیا یا اخبار پڑھنے) میں مصروف ہو جائے گا تو اتنے وقت کی اُجرت کا حقدار نہیں ہوگا۔ (اس حوالے سے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کا رسالہ "حلال روزی کمانے کے 50 طریقے" پڑھنا بہت مفید ہے)

اللہ پاک ہمیں کرنے کے کاموں میں مصروف رہنے اور نہ کرنے کے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

## باتوں سے خوشبو آئے

(تمام لوگوں کو راضی نہیں کیا جاسکتا)

اگر تم اس بات کی بھرپور کوشش کرو کہ سب لوگ تم سے راضی ہو جائیں تو پھر بھی ایسا نہیں ہو سکتا، لہٰذا اپنے عمل اور نیت کو اللہ پاک کے لئے خالص کر لو۔

(ارشادِ حضرت سیّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) (تہذیب الاسماء واللغات، 1/75)

(مؤمن کا خوف اور اُمید)

اگر مؤمن کے خوف اور امید کا وزن کیا جائے تو دونوں برابر نکلیں گے۔ (ارشادِ حضرت سیّدُنا ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ)

(حسن التنبہ، 5/30)

(حُسن و جمال کا کمال)

حضرتِ سیّدُنا نوح علیہ السّلام اپنے زمانے والوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ آپ علیہ السّلام اپنے چہرے پر نِقاب ڈال کر رکھتے تھے۔ کشتی میں سفر کے دوران اہلِ ایمان کو بھوک کا سامنا کرنا پڑا۔ حضرتِ سیّدُنا نوح علیہ السّلام جب انہیں اپنے مبارک چہرے کا دیدار کراتے تو ان کی بھوک دور ہو جاتی۔ (ارشادِ حضرتِ سیّدُنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ)

(حلیۃ الاولیاء، 4/69)

## احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

(حفظِ قراٰن آسان کر دیا گیا)

کتابُ اللہ کا حافظ ہونا کہ اُمَمِ سابِقَہ (یعنی پچھلی اُمّتوں) میں خاصّۂ انبیاء علیہم الصّلاۃ والثناء تھا، اِس اُمت کے لیے رب عَزَّوَجَلَّ نے قرآن کریم حفظ کے لیے آسان فرمادیا کہ دس دس برس کے بچّے حافظ ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/67)

(تعظیم و توہین کا دار و مدار عُرف پر ہے)

قرآنِ مجید اگرچہ دس غِلافوں میں ہو، (اسے) پاخانے (Toilet) میں لے جانا بلاشبہہ مسلمانوں کی نگاہ میں شَنِیع (یعنی بُرا) اور اُن کے عُرف میں بے ادبی ٹھہرے گا اور ادب و توہین کا مدار عُرف پر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 4/608)

(کس کے لئے انگوٹھی پہننا سنّت ہے؟)

بے حاجتِ مُہر (یعنی انگوٹھی کو Stamp کے طور پر استعمال کرنے کی ضرورت نہ ہو تو) اس کا ترک (یعنی انگوٹھی نہ پہننا) افضل ہے اور مُہر کی غرض سے (انگوٹھی پہننا) خالی جواز نہیں بلکہ سنّت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 22/141)

## عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

(تحریر وغیرہ کے ساتھ تاریخ لکھئے)

ٹیکسٹ میسج، وائس میسج، ویڈیو کلپ اور یادگار مناظر وغیرہ کے ساتھ تاریخ مع ماہ وسِن لکھنا نہایت مفید رہتا ہے اور اِس سے یادگار باقی رہتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ 29 شوال المکرم 1441ھ، 20 جون 2020ء)

(ٹینشن)

ٹینشن ہزار بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ 29 شوال المکرم 1441ھ، 20 جون 2020ء)

(گناہ)

گُناہ کرنا تو دُور کی بات ہے گُناہ کے قریب بھی نہیں جانا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 8 شوال المکرم 1441ھ / 30 مئی 2020ء)

# تیرے آنے سے روشن زمانہ ہوا

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

اس میں شک نہیں کہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد سے پہلے تقریباً ساری دنیا جہالت کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھی۔ بالخصوص سرزمینِ عرب کا معاشرہ بدحالی کا شکار تھا۔ وہاں کے باشندے گویا وحشت و بربریت کے نمائندے تھے، ہر طرف فتنہ و فساد کا تنور دہک رہا تھا، جاہلانہ رسومات، بُت پرستی، انانیت اور جہالت کے کالے بادل ماحول کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے تھے۔

ایسے میں رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت کے ساتھ ہی ایسے واقعات رونما ہوئے جو اس بات کی نوید تھے کہ وہ عہد آچکا ہے کہ جس میں اسلام کی روشنیاں کُفر کی تاریکیوں کو مٹادیں گی۔ نوشیرواں کے وسیع اور فلک بوس محل کا پھٹنا اور اس کے چودہ کنگوروں کا گِر جانا، آتش کدۂ فارس کی صدیوں سے روشن آگ کا یکدم بجھ جانا، دریائے ساوہ کے موجیں مارتے پانی کا خشک ہو جانا یہ اور اس طرح کے کئی عجیب و غریب واقعات اس بات کی علامت تھے کہ اب نیا سکہ چلے گا اور عالم کا رنگ بدلے گا۔ مختصر یہ کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس بدترین اور پُرآشوب ماحول میں رہ کر اپنی صداقت، شرافت و دیانت داری کا لوہا منوایا اور چالیس سال بعد جب فاران کی چوٹیوں سے اعلانِ رسالت کیا تو صرف عرب ہی نہیں بلکہ تمام عالَم میں عظیم انقلاب برپا ہو گیا۔ لوگ جوق در جوق پرچمِ اسلام تلے جمع ہونے لگے۔ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اُسوۂ حسنہ اور اسلام کے مسیحائی نظام نے ایسا اثر دکھایا جس کے اثرات آج بھی ہمارے سامنے ہیں۔ رحمتِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انسانیّت کو حقیقی انسانیّت سے روشناس فرمایا۔ یتیموں، غلاموں، عورتوں، بچّوں، جانوروں اَلْغَرَض! جمیع مخلوقات کی خیر خواہی فرمائی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روشن تعلیمات نے ظلم و ستم کو ختم کیا اور امن و سکون سے مُعاشرے کو سَرسَبز و شاداب اور پُررونق بنادیا۔

چنانچہ وہ لوگ جو پہلے بتوں کی عبادت کرتے اور انہیں اپنا خدا مانتے تھے بُت پرستی چھوڑ کر ایک خدائے واحد پر ایمان لے آئے۔ وہ لوگ جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سالوں تک جنگیں لڑتے، اسلام لانے کے بعد انہوں نے اپنی سالوں سے جاری لڑائیاں چھوڑ دیں اور امن و سلامتی کے سفیر بن گئے۔ وہ لوگ جو قبائلی اونچ نیچ، غرور و تکبر اور نسلی تفاخر کے پیکر تھے اسلام لانے کے بعد ایک ہی صف میں برابر کھڑے ہونے لگے۔ وہ لوگ جو بچیوں کو بوجھ سمجھتے اور انہیں زندہ در گور کر دیتے اسلام لانے کے بعد ان کی کفالت اور بہترین تربیت کر کے جنّت کے حق دار بننے لگے۔ وہ لوگ جو یتیموں، بیواؤں اور بے سہاروں پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑا کرتے اور ان کا حق کھانا اپنا حق سمجھتے اسلام لانے کے بعد انہی کے محافظ اور کفیل بننے لگ گئے۔ وہ لوگ جو خواتین کے حقوق دینے کے بجائے انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بناتے اسلام لانے کے بعد اب انہی خواتین کی عزت و ناموس کے رکھوالے بن گئے۔ وہ خواتین جو بے پردہ ہو کر بازاروں اور میلوں کی زینت بنتی تھیں اسلام لانے کے بعد پردے کی خوگر ہوگئیں۔ وہ معاشرہ کہ جہاں میت پر نوحہ کرنا قابلِ فضیلت و فخر کام سمجھا جاتا تھا اسلام لانے کے بعد اب وہاں مثالی صبر کا مظاہرہ ہونے لگا۔ وہ لوگ کہ جن میں دھوکا دہی، ملاوٹ اور سود خوری عام تھی اسلام لانے کے بعد ان کی امانت و دیانت کے ہر طرف چرچے ہونے لگے۔ وہ لوگ کہ جو شراب پانی کی طرح استعمال کرتے تھے شراب حرام ہونے پر وہاں نالیوں میں پانی کی جگہ شراب بہنے لگی۔ پہلے مردار کا گوشت بھی کھاجانے والے اسلام لانے کے بعد شبہات تک سے بچنے لگے۔ وہ لوگ جو پہلے جہالت کے نمائندے تھے اسلام کی روشنی سے منور ہو کر ہر طرف وہی روشنی پھیلانے والے بن گئے۔ یہی وہ انقلاب ہے جو رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد پر عرب سے شروع ہوا اور پوری دنیا میں اس کے اُجالے پھیلنے لگے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کی انہی روشن تعلیمات کا نور لے کر نکلا جائے اور ایک بار پھر سارے عالَم میں اس کا پھریرا لہرایا جائے۔

* شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت، المدینۃ العلمیہ کراچی

# تاجر صحابۂ کرام

قسط:06

عبد الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

## حضرت سیّدُنا حَبّان بن مُنْقِذ رضی اللہ عنہما

تاجر صحابہ میں حضرت سیّدُنا حَبّان بن مُنْقِذ رضی اللہ عنہما بھی ہیں، آپ خود بھی صحابیِ رسول تھے اور آپ کے والد کو بھی صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا، آپ غزوۂ اُحد اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے، آپ نے طویل عمر پائی اور حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں 130 سال کی عمر میں وصال ہوا۔ ایک مرتبہ آپ کسی غزوہ میں نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھے کہ آپ کے سَر پر پتھر لگا جس سے سَر کا اندرونی حصہ متأثر ہوگیا اور زبان اور عقل کی کار کردگی میں فرق آگیا لیکن پھر بھی آپ چیزوں کے درمیان فرق و امتیاز کر لیتے تھے تاہم خرید و فروخت (یعنی تجارت) میں دھوکا کھا جاتے تھے، آپ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس کی شکایت کی تو حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تم دو مرتبہ لَا خِلَابَۃَ (یعنی کوئی دھوکا نہ ہو) کہہ دیا کرو۔[1] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: غالباً یہود و منافقین انہیں دھوکا دے کر چیز فروخت کر دیتے ہوں گے، صحابۂ کرام سے دھوکا دینا ممکن نہیں۔ (نیز لفظ لَاخِلَابَۃَ یعنی کوئی دھوکا نہ ہو، کی وضاحت میں فرماتے ہیں:) اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کہہ دیا کرو کہ بھائی میں تجارتی کاروبار میں سادہ بندہ ہوں مجھ سے قیمت زیادہ نہ وصول کرلینا میں اپنے لیے اختیار رکھتا ہوں، کسی کو دکھاؤں گا اگر قیمت زیادہ لگائی گئی تو مجھے خِیارِ شرط ہے واپس کر دوں گا۔[2]

## حضرت سیّدُنا ابو رافع رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدُنا ابو رافع رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی اَسْلَم ہے۔ پہلے حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کو حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں بطورِ تحفہ دے دیا تھا پھر جب حضرت سیّدُنا عباس رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو اس خوشی میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو آزاد کر دیا۔ آپ فرماتے ہیں: کُنْتُ اَعْمَلُ الْاَقْدَاحَ اَنْحِتُھَا فِی حُجْرَۃِ زَمْزَمَ یعنی میں (لکڑی کے) پیالے بناتا تھا اور ان کو زمزم کے گڑھے میں تراشتا تھا۔[3]

(1) عمدۃ القاری، 8/393 (2) مراٰۃ المناجیح، 4/247 (3) طبقات ابن سعد، 4/54۔



*تاجر اسلامی بھائی

# حضرت سیّدُنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

رَبِّ جلیل کے کلامِ عظیم کا نزول ہوا: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ(۲) ﴾

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہوجائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔[1] اسے سُن کر ایک صحابی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے: میں دوزخیوں میں سے ہوں، جب چند دن تک وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر نہ ہوئے تو سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اپنے اسی جاں نثار صحابی کا نام لے کر پوچھا: ان کا کیا حال ہے؟ کیا بیمار ہیں؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ میرے پڑوسی ہیں، اگر بیمار ہوتے تو مجھے معلوم ہوتا، اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان صحابی کے پاس گئے اور وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا: یہ آیت نازل ہوئی ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ میری آواز تم سب سے زیادہ بلند ہے لہٰذا میں جہنمی ہوں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کی بات بارگاہِ رسالت میں پہنچائی تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بلکہ وہ جنتی لوگوں میں سے ہیں۔[2] پیارے اسلامی بھائیو! انتہائی ادب اور خوف کی وجہ سے اپنے گھر بیٹھ جانے والے عظیم اَنصاری خَزرَجی صحابی حضرت سیّدُنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ ہیں۔

**بارگاہِ رسالت میں حاضری:** آپ رضی اللہ عنہ کی سماعت کمزور تھی اور اونچا سنتے تھے اسی وجہ سے پسند کرتے تھے کہ مدنی سرکار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب رہیں اور سرکارِ کونین کے کلمات سے اپنے کانوں کو تر و تازگی بخشتے رہیں[3] آپ سرکارِ نامدار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس شریف میں حاضر ہوتے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کیلئے جگہ خالی کردیتے اور آگے بٹھاتے تھے۔[4] **اعزازات:** آپ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم کی فہرست میں شامل ہیں[5] آپ کا شمار سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے کاتبین میں ہوتا ہے[6] ایک مرتبہ مکی مدنی سرکار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ کریم یوں ہوا: ثابت بن قیس کیا خوب مرد ہے۔[7] **عظیم خطیب:** آپ کو خطیبِ انصار اور خطیبِ رسول بھی کہا جاتا ہے[8] بنو تمیم کا ایک وفد بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوا تو ان کے ایک خطیب نے کچھ کاموں کو فخریہ انداز میں بیان کیا یہ دیکھ کر سرکارِ ابد قرار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضی اللہ عنہ کو خطبہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر اللہ کریم کی حمد وثنا کی اور بڑا فصیح و بلیغ خطبہ دیا جسے سُن کر سرکارِ دوجہاں صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم اور مسلمانوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔[9] **تکبر کیا ہے؟** حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مکی مدنی سرکار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آیتِ مبارکہ پڑھی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ(۱۸) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک اللہ کو نہیں بھاتا کوئی اِتراتا فخر کرتا۔[10] پھر تکبر اور اس کی

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

بُرائی بیان کی تو میں رونے لگا، سرکارِ والا تبار صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے وجہ دریافت کی تو میں نے عرض کی: میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ جوتی کا اچھا تسمہ بھی مجھے خوش کر دیتا ہے (کیا یہ تکبر ہے؟) سرکارِ کائنات کا فرمان لطیف ہوا: تم جنّتی ہو، تکبر یہ نہیں ہے کہ تم اپنی سواری اور کجاوے کو اچھا جانو، بلکہ تکبر حق سے چشم پوشی اور لوگوں کو حقیر سمجھنے کا نام ہے۔[11] **ہلاکت کا خوف:** ایک مرتبہ آپ نے یوں عرض کی: مجھے اپنی ہلاکت و بربادی کا ڈر ہے، سرکارِ مکۂ مکرمہ نے پوچھا: ایسا کیوں ہے؟ عرض کی: اللہ پاک نے منع کیا ہے کہ جو کام ہم نے نہیں کیا اس پر اپنی تعریف کو پسند کریں اور میں اپنے دل میں تعریف کو اچھا پاتا ہوں، اللہ پاک نے اترانے سے روکا ہے حالانکہ میں سجنے سنورنے کو پسند کرتا ہوں، ہمیں روکا ہے کہ ہماری آواز آپ کی آواز سے بلند ہو اور میں تو بلند آواز والا ہوں، یہ سُن کر سرکارِ کُل عالَم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ثابت! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ عزت کی زندگی گزارو، شہادت کا مرتبہ پاؤ اور جنّت میں داخل ہو جاؤ! عرض کی: کیوں نہیں۔ جیسا بارگاہِ رسالت سے ارشاد ہوا ویسا ہی ہو کر رہا لہٰذا آپ نے قابلِ تعریف زندگی گزاری اور آخرکار تمغۂ شہادت سینے پر سجایا۔[12] **دَم کیا ہوا پانی:** ایک مرتبہ آپ رضیَ اللہُ عنہ بیمار ہوئے تو سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم عیادت کے لئے تشریف لائے اور دُعا کی: اے لوگوں کے پروردگار! ثابت سے بیماری دور فرما، پھر ایک پیالے میں بطحان (نامی وادی) کی مٹی ڈالی اور اس پیالے میں پانی ڈال کر اس پر دَم کیا پھر اس پانی کو آپ کے اوپر چھڑک دیا۔[13]
**میدانِ جنگ:** آپ رضیَ اللہُ عنہ نے غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں سرکارِ عزت مآب صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ شرکت کی سعادت پائی۔[14] **شہادت:** حضرت سیّدُنا صدیقِ اکبر رضیَ اللہُ عنہ نے حضرت سیّدُنا خالد بن ولید رضیَ اللہُ عنہ کی سربراہی میں معرکۂ یمامہ کو سَر کرنے کے لئے ایک لشکر روانہ فرمایا تو اس میں آپ رضیَ اللہُ عنہ کو انصار صحابہ پر امیر بنایا۔[15] اسی میدانِ کارزار میں آپ شربتِ شہادت سے سیراب ہوئے، یہ جنگ ربیعُ الاوّل سن 12 ہجری میں ہوئی تھی۔[16] **وصیت:** اس جنگ میں آپ کے جسم پر ایک بہترین اور عمدہ زرہ تھی آپ رضیَ اللہُ عنہ نے شہادت کے بعد کسی کے خواب میں آکر فرمایا: میں تمہیں ایک وصیت کررہا ہوں اسے خواب سمجھ کر ضائع نہ کرنا، میں جس وقت شہید ہوا میرے جسم پر ایک زرہ تھی جسے ایک شخص نے میرے بدن سے اتارا اور اپنے خیمہ کے پاس گھوڑا باندھنے کی جگہ پر پتھر کی ہانڈی کو الٹا کرکے اس کے نیچے اس زرہ کو چھپادیا پھر اونٹ کا کجاوہ اس کے اوپر رکھ دیا ہے۔ تم امیرِ لشکر حضرت خالد بن ولید کے پاس جاؤ اور عرض کرو: اس زرہ کو برآمد کرکے اپنے قبضے میں لے لیں پھر جب مدینے جائیں تو امیرُ المؤمنین سے عرض کریں: مجھ پر اتنا اتنا قرضہ ہے وہ اس کو ادا کردیں اور میرا فلاں غلام آزاد ہے۔ حضرت خالد بن ولید رضیَ اللہُ عنہ نے اس جگہ کی فوراً تلاشی لی اور زرہ برآمد کرلی پھر بارگاہِ صدیقی میں یہ خواب سنایا تو امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضیَ اللہُ عنہ نے اس وصیت کو نافذ کرتے ہوئے آپ کا قرض ادا فرما دیا اور آپ کے غلام کو آزاد قرار دے دیا۔[17] حضرت انس بن مالک رضیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ہمارے علم میں حضرت ثابت رضیَ اللہُ عنہ کے علاوہ کوئی بھی ایسا شخص نہیں جس کے مرجانے کے بعد خواب میں کی ہوئی اس کی وصیت کو نافذ کیا گیا ہو۔[18]
**بعدِ شہادت:** جب آپ کو قبر میں رکھا گیا تو لوگوں نے آپ سے یہ کلمات سنے: محمد اللہ کے رسول ہیں، حضرت ابو بکر صدیق ہیں، حضرت عمر شہید ہیں، حضرت عثمان نرم دل اور مہربان ہیں، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ رضیَ اللہُ عنہ میں زندگی کے کوئی آثار نہیں تھے۔[19]

---

(1) پ26، الحجرات:2 (2) مسلم، ص70، حدیث: 314 ملخصاً (3) تفسیر کبیر، 10/493، پ28، المجادلہ، تحت الآیۃ:11 (4) خازن، 4/181، پ26، الحجرات، تحت الآیۃ:11 (5) زرقانی علی الموطأ، 3/254، تحت الحدیث:1228 (6) مدارج النبوۃ، 2/533 (7) ترمذی، 5/437، حدیث:3820 (8) تھذیب الاسماء، 1/147، خطیب بمعنی فصیح تاریخ دان عالمِ انساب ہے۔ مراٰۃ المناجیح، 8/519 (9) سیر اعلام النبلاء، 3/194 (10) پ21، لقمٰن:18 (11) معجم کبیر، 2/69، رقم:1318 (12) مستدرک، 4/253، حدیث:5084 ملخصاً (13) ابو داؤد، 4/14، حدیث:3885 (14) استیعاب، 1/276 (15) عمدۃ القاری، 10/161، تحت الحدیث:2845 (16) مستدرک، 4/253، حدیث:5084، عمدۃ القاری، 10/161، تحت الحدیث:2845 (17) استیعاب، 1/277 ملخصاً (18) استیعاب، 1/276 (19) تاریخ ابن عساکر، 39/220۔

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

مزار شریف خواجہ بہاء الدین نقشبند

مزار شریف سید محمد بغدادی امجھری

ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 44 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الاوّل 1439ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **صَحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:** (1) حضرت کَعب بن عُمیر غفاری رضی اللہ عنہ کِبار صحابہ میں سے ہیں، نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں پندرہ افراد کے ساتھ ربیعُ الاوّل 8ھ کو شام کے علاقے ذاتِ اَطلاح (نزد وادی القریٰ، شام) میں بنو قُضاعہ کی طرف بھیجا، انھوں نے اسلام لانے کے بجائے ان پر حملہ کردیا۔ حضرت کَعب سمیت چودہ صَحابۂ کرام اس جنگ میں شہید ہوگئے۔[1] (2) بدری صحابی حضرت ابو حذیفہ مُہَشِّم بن عتبہ قُرَشی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہجرتِ مدینہ سے 32 سال قبل ہوئی۔ آپ بہت بڑی شان رکھنے والے، حُسن و جمال کے مالک اور مکے کے مال دار سردار عُتبہ بن ربیعہ کے بیٹے تھے۔ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دارِ اَرقم میں جانے سے قبل اسلام لائے، حَبشہ و مدینہ دونوں جانب ہجرت فرمائی، مدینے میں حضرت عَبّاد بن بِشر انصاری رضی اللہ عنہ کے بھائی بنائے گئے۔ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ ربیعُ الاوّل 12ھ کو جنگِ یمامہ میں شہادت کا شرف پایا۔[2] **اولیا و مشائخِ کرام رحمہمُ اللہ السّلام:** (3) سلطانُ المتوکلین حضرت ابو اسحاق ابراہیم خوّاص رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق آمل (صوبہ مازندران) ایران سے ہے، آپ نے 27 ربیعُ الاوّل 291ھ کو رے (قدیم تہران) کی جامع مسجد میں وصال فرمایا، مزار قلعہ طبرک (تہران) میں ہے، آپ تیسری صدی ہجری کے عظیم صوفی اور زاہد تھے۔[3] (4) سلطانُ التّارکین حضرت سلطان حمیدُ الدّین حاکم قریشی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 570ھ کیچ مکران (صوبہ بلوچستان) میں ہوئی۔ 22 ربیعُ الاوّل 737ھ کو وصال فرمایا، مزار قلعہ مئو مبارک شریف (میانوالی قریشاں ضلع رحیم یارخان) میں ہے۔ آپ حاکمِ کیچ مکران، خلیفہ شاہ رکنِ عالم ملتانی، ولیِ کامل اور مستجابُ الدّعوات تھے۔ آپ کے ملفوظات کا مجموعہ "گلزارِ حمیدیہ" ہے۔[4] (5) شاہِ نقشبند، قطبِ ارشاد حضرت سیّد محمد بہاءُ الدّین نقشبند بُخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 728ھ میں بُخارا ازبکستان کے قریب قصرِ عارفاں میں ہوئی اور 3 ربیعُ الاوّل 791ھ کو وصال فرمایا، مزار قصرِ عارفاں میں ہے۔ آپ امامِ زمانہ، بانیِ سلسلہ نقشبندیہ، اور رہبر و رہنما ہیں، آپ کے دم قدم سے دین آباد ہوا۔[5] (6) سیّدُ الہند، نائبِ غوثِ اعظم حضرت سیّد محمد بغدادی امجھری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 810ھ کو بغداد شریف عراق میں ہوئی اور یکم ربیعُ الاوّل 940ھ کو ہند میں وصال فرمایا، مزار امجھر شریف (ہس پورہ ضلع اورنگ آباد، بہار) ہند میں ہے۔ آپ خاندانِ غوثِ اعظم کے فرزندِ جلیل، علومِ ظاہریہ و باطنیہ کے جامع، بانیِ خانقاہ قادریہ امجھر اور شیخُ المشائخ ہیں۔[6] (7) بانیِ سلسلۂ نوشاہیہ، امامُ العارِفین حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1014ھ کو گھگانوالی (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدّین) پنجاب میں ہوئی اور 3 ربیعُ الاوّل 1103ھ کو وصال فرمایا، مزار رنمل شریف (ضلع منڈی بہاؤ الدّین) پنجاب میں مرجعِ خاص و عام ہے۔ آپ عالمِ دین، عبادت و ریاضت کے خوگر، کئی کُتب کے مصنف، ولیِ کامل، صاحبِ دیوان شاعر اور مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔ کئی خانقاہیں آپ کے فیضان سے قائم ہوئیں۔[7] (8) شارحِ بخاری حضرت علّامہ سیّد شاہ محمد غوث لاہوری قادری رحمۃ

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

مزار شریف حاجی محمد نوشہ گنج بخش

مزار شریف سید جلال الدین شاہ مشہدی

اللہ علیہ کی ولادت 1084ھ پشاور میں ہوئی اور 17 ربیعُ الاوّل 1152ھ کو لاہور میں وصال فرمایا، مزار سرکلر روڈ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں ہے۔ آپ داتا سرحد شاہ ابوالبرکات سیّد حسن شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند، میراں شاکر شاہ جہلمی کے مرشد، جید عالمِ دین، کئی کتب کے مصنف اور کثیر علما و مشائخ کے استاذ و مرشد ہیں۔[8] **علمائے اسلام** رحمھمُ اللہ السّلام: 9 شیخُ المحدثین حضرت سلیمان بن مہران اَعمش رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 10 محرم 61ھ کو کوفہ میں ہوئی اور یہیں ربیعُ الاوّل 148ھ کو وصال فرمایا۔ آپ تابعی بُزرگ، محدثِ کبیر، قرآنی علوم میں ماہر، فقیہِ زمانہ، عابدوزاہد اور ولیِ کامل تھے۔ عبادت کا یہ عالَم تھا کہ آپ نے ستر سال تک تکبیرِ اُولیٰ قضانہ ہونے دی۔[9] 10 شارح بخاری و ابو داؤد حضرت ابو سلیمان حَمد بن محمد خطابی افغانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بُست (موجودہ نام لشکر گاہ، صوبہ ہلمند) افغانستان میں 319ھ کو ہوئی اور یہیں ربیعُ الاوّل 388ھ کو وصال فرمایا۔ آپ نے کئی شہروں کا سفر کرکے علمِ دین حاصل کیا، آپ محدثِ زمانہ، فقیہِ شافعی، ادیبِ وقت، شارحِ حدیث، کثیرُ التصانیف، استاذُ العلماء اور شاعر تھے۔ اَعلامُ السُّنَن (شرح صحیح بخاری) اور مُعلِمُ السُّنَن (شرح سنن ابی داؤد) علمی یادگار ہیں۔[10] 11 قاضیِ اودھ حضرت خواجہ سیّد محیُ الدّین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور دہلی میں 15 ربیعُ الاوّل 719ھ کو وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، استاذُ العلماء، خلیفہ خواجہ محبوبِ الٰہی، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت بُزرگ اور زہد و تقویٰ کے جامع تھے۔[11] 12 صدرُ الصّدور حضرت علّامہ مفتی محمد صدرُ الدّین خان آزردہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1204ھ کو دہلی ہند میں ہوئی اور 24 ربیعُ الاوّل 1285ھ کو وصال فرمایا، درگاہ حضرت چراغ دہلی ہند میں دفن کئے گئے۔ آپ حضرت شاہ عبدُ العزیز محدث دہلوی اور حضرت شاہ فضل امام خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہما کے شاگرد، علومِ عقلیہ و نقلیہ کے جامع، مفتیِ اسلام، عربی، فارسی، اردو تین زبانوں کے شاعر اور سینکڑوں علما کے استاذ ہیں۔[12] 13 تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، استاذُ الاساتذہ حضرت مولانا علّامہ پیر محب النبی ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1314ھ کو بھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال، ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 21 ربیعُ الاوّل 1396ھ کو وصال فرمایا، مزار بھوئی گاڑ کے خاندانی قبرستان میں ہے۔ آپ قطبِ عالَم پیر مہر علی شاہ اور علّامہ مشتاق احمد کانپوری کے شاگرد، جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام، بہترین استاذ، عاشقِ کنزُ الایمان و حدائقِ بخشش اور سلف صالحین کی سچی یادگار تھے۔[13] 14 حافظُ الحدیث حضرت مولانا پیر سیّد محمد جلالُ الدّین شاہ مشہدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1333ھ کو بھکھی شریف (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤ الدّین) پاکستان میں ہوئی اور یہیں 5 ربیعُ الاوّل 1406ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، فاضلِ جامعہ مظہرُ الاسلام بریلی شریف، خلیفہ مفتیِ اعظم ہند، تلمیذ و خلیفہ محدثِ اعظم پاکستان، مرید و خلیفہ پیر سیّد نورُ الحسن بخاری (کیلیانوالہ شریف)، بانیِ جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف اور استاذُ العلماء تھے۔[14]

---

(1) اسد الغابۃ، 4/511، 512، طبقاتِ ابنِ سعد، 2/97 (2) اسد الغابۃ، 6/76، 77، 2/341 (3) طبقاتِ امام شعرانی، 1/137، 138، اعلام للزرکلی، 1/28، وفیات الاخیار، ص12 (4) تذکرہ صوفیائے بلوچستان، ص128، خزینۃ الاصفیاء، 4/86 (5) تذکرہ نقشبندیہ خیریہ، ص295 تا308 (6) تاریخ مشائخِ قادریہ، 1/245 تا248، 2/50، ماہنامہ جام نور، نومبر 2007، ص23، 24 (7) حضرت نوشہ گنج بخش احوال و آثار، ص27، 30، 75، 79، 113، 132 (8) تذکرہ علماء و مشائخِ پاکستان و ہند، 1/533، بزرگانِ لاہور، ص101، تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/34 (9) وفیات الاعیان، 2/334 تا236 (10) وفیات الاعیان، 2/184، بغیۃ الوعاۃ، 1/546 (11) اخبار الاخیار فارسی، ص98، دلی کے بائیس خواجہ، ص162 تا167 (12) تذکرہ علمائے اہلِ سنت، ص105، حدائق الحنفیہ، ص498 تا500، جام نور، نومبر 2011ء، ص58 (13) تذکرہ اکابر اہل سنت، ص416، 417، تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص133 (14) حیات محدث اعظم، ص357، نوائے وقت، 25 نومبر 2014ء۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جا رہے ہیں۔

## حضرت پیر سیّد عبد الحق شاہ گیلانی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت پیر سیّد غلام محیُ الدّین شاہ گیلانی اور حضرت پیر سیّد قطبُ الحق شاہ گیلانی کے والدِ محترم حضرت پیر سیّد عبدُ الحق شاہ گیلانی المعروف چھوٹے لالا جی سرکار (سجادہ نشین آستانۂ عالیہ گولڑہ شریف اسلام آباد) طویل علالت کے بعد 8 ذوالحجۃ الحرام 1441 سنِ ہجری کو 94 سال کی عمر میں گولڑہ شریف میں وِصال فرما گئے، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت اور صبر و ہمّت سے کام لینے کی تلقین کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت پیر سیّد عبدُ الحق شاہ گیلانی کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ! ان کے تمام صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما، یااللہ! ان کی قبر خواب گاہِ بہشت بنے، جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع بنے، کاش نورِ مصطفٰے کا صدقہ ملے اور تاحشر جگمگاتی رہے، مولائے کریم! انہیں بے حساب مغفرت سے نواز کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، مولائے کریم! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یاربِّ کریم! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب حضرت پیر سیّد عبدُ الحق شاہ گیلانی سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگواروں سے مدنی التجا ہے کہ صبر و ہمّت سے کام لیں، رونے دھونے سے بے صبری کا مظاہرہ کرنے سے جانے والے نے پلٹ کر نہیں آنا، ٹائم پورا ہو گیا تو جانا ہی جانا ہے۔ اور اب ہماری بھی باری آنی ہے کہ دنیا میں کوئی بھی نہیں رہے گا، جس نے بھی یہاں خوشیوں کا گنج پایا اس کو موت کا رنج مل کر رہا، جس نے یہاں مسرت کے پھول چُنے اسے بالآخر موت کے خار یعنی کانٹے نے زخمی کر ہی دیا۔

؎ جنازہ آگے بڑھ کے کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ! تمہارا رہنما میں ہوں

(اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایصالِ ثواب کے لئے یہ حدیثِ پاک بیان فرمائی:) اللہ پاک کے آخری نبی، مکّی

مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: نماز ایمان کی علامت (یعنی پہچان) ہے تو جو نماز کے فرائض، سنّتیں اور آداب کا خیال رکھتے ہوئے سچے دل سے اس کی محافظت کرے گا وہ مؤمن ہے۔ (فردوس الاخبار، 3/41، حدیث: 4102) حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محافظت سے مراد ہمیشہ اور صحیح وقت پر (نماز) پڑھنا ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 1/376)

## ذوالحجۃ الحرام 1441ھ میں وفات پانے والوں کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے 1 حضرت علّامہ مولانا مفتی عابد جلالی[1] 2 پیرِ طریقت، حضرت سیّد منوّر حسین شاہ قادری رزاقی[2] 3 حضرت الحاج شاہ متینُ الحق عمادی[3] 4 حضرت مولانا الحاج محمد ابراہیم[4] 5 پیرِ طریقت، حضرت سائیں اسماعیل اویسی[5] 6 مشہور عالمِ دین، مفتیِ اعظم مہاراشٹر، اشرفُ الفقہاء، خلیفۂ حضور مفتیِ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مفتی مجیب اشرف رضوی[6] 7 حضرت علّامہ مولانا محفوظُ الرّحمٰن[7] 8 حضرت مولانا عبدُ الجبار نقشبندی[8] 9 حضرت مولانا صاحبزادہ ضیاءُ الحق نقشبندی قادری[9] 10 حضرت مولانا شہزاد ترابی کی امّی جان 11 حضرت خواجہ غلام فرید کوریجہ کے بچّوں کی امّی جان کے انتقال پر لواحقین اور جملہ سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ بھی کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کیا، جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخِ وفات: 10 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (2) تاریخِ وفات: پہلی ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (3) تاریخِ وفات: 5 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (4) تاریخِ وفات: 10 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (5) تاریخِ وفات: 14 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (6) تاریخِ وفات: 15 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (7) تاریخِ وفات: 16 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (8) تاریخِ وفات: 21 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ (9) تاریخِ وفات: 20 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ۔

پیغاماتِ امیرِ اہلِ سنّت

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

## امیرِ اہلِ سنّت کا اہم پیغام مَدَنی انعامات کے ذمّہ داران کے نام

72 مَدَنی انعامات

مُتّقی پرہیز گار بنانے والے "مدنی انعامات" کے دنیا بھر کے ذمّہ داران میرے مدنی بیٹو! اور مدنی بیٹیو!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مُتَّقِیْن یعنی ڈر والوں کے بڑے فضائل ہیں، پارہ 1، سورۂ بقرہ کی آیت: 2 میں ہے: ﴿ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۚۛ فِیْهِ ۚۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ۝ ﴾

تَرجَمۂ کنزُالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈر والوں کو۔

حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حُضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب ارشاد فرماتا ہے: اس بات کا مستحق میں ہی ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے اور جو مجھ سے ڈرے گا تو میری شان یہ ہے کہ میں اسے بخش دوں گا۔ (دارمی، 2/392، حدیث: 2724)

اللہ آپ سب کو سلامت رکھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نظرِ ثانی اور ضروری ترمیم کے ساتھ مدنی انعامات کا رسالہ منظرِ عام پر آچکا ہے، اب آپ نے یہ کر کے دِکھانا ہے کہ کوئی اسلامی بھائی، کوئی اسلامی بہن مدنی انعامات کے فیوض و برکات سے محروم نہ رہے، سب کو ترغیب دیتے رہیں اور اس کو خوب، خوب، خوب عام کریں۔

اے میرے پروردگار! جو کوئی میرا مدنی بیٹا، میری مدنی بیٹی مدنی انعامات عام کرنے میں کوششیں کرے، خود بھی عمل کرے اور دوسروں کو بھی عمل کی ترغیب دے، اس کی کارکردگی جمع کرے اور اس میں حصہ لے اسے اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک تیرے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دیدار نہ کر لے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سفرنامہ

# U.K کا سفر

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

**پنجاب کا سفر:** دسمبر 2019ء کے دوسرے عشرے میں نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی کے ہمراہ پنجاب کے مختلف شہروں کا سفر ہوا جہاں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ اور دیگر ذمہ داران کے مشوروں کا بھی سلسلہ رہا۔ مختلف مدنی مشوروں اور تربیتی اجتماعات کے ساتھ ساتھ داتا گنج بخش علی ہجویری اور بابا فریدُ الدّین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہما کے مزارات پر حاضری کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ان دنوں پنجاب میں شدید دھند (Fog) کا راج تھا۔

**یوکے روانگی:** پنجاب سے کراچی واپسی کے بعد اب مدنی کاموں کے سلسلے میں یوکے کا سفر درپیش تھا۔ نگرانِ شوریٰ 19 دسمبر کو بذریعہ دبئی یوکے جانے کے لئے روانہ ہوگئے جبکہ میری روانگی 20 دسمبر کو ہوئی۔ ہم تین اسلامی بھائیوں نے 20 دسمبر بروز پیر دوپہر 12 بجے کی فلائٹ سے پہلے دبئی جانا تھا جہاں سوا گھنٹے رکنے کے بعد دوسری فلائٹ سے برمنگھم کے لئے روانگی تھی۔ کراچی ایئرپورٹ پہنچ کر معلوم ہوا کہ ہماری فلائٹ آدھا گھنٹا لیٹ ہے۔ یہ سُن کر ہمیں کچھ تشویش ہوئی کہ کہیں ہماری اگلی فلائٹ متأثر نہ ہو۔ بہر حال پہلے دبئی پہنچے اور وہاں نمازِ ظہر ادا کرکے جہاز میں سوار ہوئے تو نگرانِ شوریٰ پہلے سے موجود تھے۔

مقامی وقت کے مطابق دوپہر تقریباً 2 بجے ہماری فلائٹ نے اڑان بھری، یاد رہے کہ دبئی سے برمنگھم تقریباً سوا سات گھنٹے کا فضائی سفر ہے۔ نگرانِ شوریٰ نے تقریباً 2 ہفتے پر مشتمل اس سفر میں درجنوں بیانات کرنے تھے اس لئے آپ کا زیادہ تَر وقت مطالعہ اور بیانات کی تیاری وغیرہ میں گزرا۔ میں نے بھی اپنا وقت بعض ضروری معاملات پر نگرانِ شوریٰ سے مشاورت، مطالعہ اور آرام میں گزارا۔ نمازِ عصر اور نمازِ مغرب ہم نے ہوائی جہاز میں ہی باجماعت ادا کی۔ ہوائی جہاز میں ایسی جگہ موجود ہوتی ہے جہاں کھڑے ہوکر نماز پڑھی جاسکتی ہے جبکہ سمتِ قبلہ (Qibla Direction) فضائی عملے یا مختلف موبائل ایپلی کیشنز کے ذریعے معلوم کی جاسکتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی مجلس آئی ٹی نے بھی نماز کے اوقات اور سمتِ قبلہ معلوم کرنے کے لئے ایک بہترین ایپ بنام "Prayer Times" بنائی ہے جسے Play Store سے Prayer Times Dawateislami لکھ کر یا نیچے دیئے گئے لنک کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.dawateislami.namaz

**دورانِ سفر وقت کی قدر دانی:** پیارے اسلامی بھائیو! مصروف سے مصروف شخص بھی عموماً سفر کے دوران معاشی (Financial) یا گھریلو مصروفیات سے آزاد ہوتا ہے۔ اگر ہم کوشش کریں تو سفر کے دوران ملنے والے وقت کو دنیا و آخرت کے لئے نفع بخش بنا سکتے ہیں۔ موبائل فون یا ٹیبلیٹ کے ذریعے دورانِ سفر تلاوتِ قراٰنِ کریم، اچھی دینی کتابوں کا مطالعہ، سنّتوں بھرا بیان، مدنی مذاکرہ یا نعت شریف سننا، ذِکر و دُرود میں مشغول رہنا وغیرہ ایسے نیک کام ہیں جن کے ذریعے سفر کے دوران ملنے والے فارغ وقت کو بھی دنیا و آخرت کے لئے فائدہ مند بنایا جاسکتا ہے۔ اس کے بَرعکس سفر میں گانے باجے یا فلمیں ڈرامے دیکھنے سننے یا بدنگاہی کا

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

سلسلہ دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص سفر کے دوران اللہ پاک کی طرف توجہ رکھے اور اس کے ذکر میں مشغول رہے، اللہ کریم اس کے لئے ایک فرشتہ محافظ مقرر کر دیتا ہے، اور جو بیہودہ شعر و شاعری اور فضول باتوں میں مصروف رہے تو اللہ پاک اس کے پیچھے ایک شیطان لگا دیتا ہے۔ (حصن حصین، ص83)

اللہ پاک کے فضل و کرم سے اب Emirates ایئر لائن میں سفر کرنے والے افراد مدنی چینل کی طرف سے فراہم کردہ کچھ سلسلے (Programs) بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اس ایئر لائن کے مسافروں کی خدمت میں مدنی مشورہ ہے کہ دورانِ سفر مدنی چینل کے سلسلے دیکھیں اور اپنے وقت کو نیکی میں گزاریں۔

**شاندار استقبال:** تقریباً 7 بجے ہم برمنگھم ایئر پورٹ پہنچے اور امیگریشن وغیرہ کے بعد باہر نکلے تو عاشقانِ رسول کی کثیر تعداد نگرانِ شوریٰ کے استقبال کے لئے موجود تھی۔ صرف برمنگھم نہیں بلکہ لندن، بریڈ فورڈ اور یوکے کے دیگر شہروں سے آئے ہوئے اسلامی بھائی بھی ایئر پورٹ پر موجود تھے۔ ایئر پورٹ پر اسلامی بھائیوں سے ملاقات کے بعد ہم فیضانِ مدینہ پہنچے۔ اتنا لمبا سفر کرنے کے بعد لوگ عموماً آرام کرتے ہیں لیکن چونکہ اسلامی بھائیوں کا ایک ہجوم (Crowd) موجود تھا اس لئے یہاں بھی کافی دیر ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

**تقریبِ نکاح میں شرکت:** ملاقات سے فارغ ہو کر میں نے مبلغِ دعوتِ اسلامی قُدرتُ اللہ عطّاری کے صاحبزادے کی تقریبِ نکاح میں شرکت اور نکاح پڑھانے کی سعادت پائی جہاں کثیر علمائے کرام اور دیگر اسلامی بھائی موجود تھے۔

**کامیابی کا راستہ:** مقامی وقت کے مطابق رات 9 بجے انگلش مدنی چینل پر مبلغِ دعوتِ اسلامی سیّد فضیل رضا عطاری "Path To Success (کامیابی کا راستہ)" کے نام سے براہِ راست (Live) سلسلہ کرتے ہیں۔ ان کی درخواست پر نگرانِ شوریٰ اس سلسلے میں جلوہ گر ہوئے اور تقریبِ نکاح سے واپس آکر میں بھی شریک ہو گیا۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مدنی چینل اُردو کے علاوہ انگلش اور بنگلہ زبانوں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ وہ دن دور نہیں جب مدنی چینل کا فیضان عربی سمیت دیگر عالمی زبانوں (International Languages) میں بھی جاری ہو جائے گا۔

رات تقریباً 11 بجے جب ہم سلسلہ "Path To Success (کامیابی کا راستہ)" سے فارغ ہوئے تو تھکن سے چُور تھے، اس لئے فوراً آرام کیا۔

**تربیتی اجتماع کا آغاز:** اگلے دن نمازِ فجر کے بعد یوکے بھر کے ذمّہ دار اسلامی بھائیوں کے تربیتی اجتماع کا آغاز ہوا۔ تربیتی اجتماع کا پہلا دن کابینہ نگران اور اراکین اسلامی بھائیوں کے لئے مختص تھا۔ نمازِ فجر کے بعد مجھے "قراٰن ایک خزانہ ہے" کے عنوان پر بیان کی سعادت ملی جس میں تفسیرِ قراٰن سے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کئے، قراٰنِ پاک پڑھنے اور سمجھنے کا ذہن دیا۔ اس کے بعد ناشتے اور آرام کا وقفہ ہوا۔

نمازِ ظہر کے بعد نگرانِ شوریٰ کا بیان شروع ہوا۔ ان دنوں یوکے میں نمازِ ظہر، عصر اور مغرب کافی قریب قریب تھیں۔ دوپہر ڈیڑھ بجے نمازِ ظہر، ڈھائی بجے عصر اور 4 بجے مغرب کی نماز تھی۔ ظہر سے عصر اور پھر عصر سے مغرب نگرانِ شوریٰ کا بیان اور سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ آج چونکہ ہفتہ تھا اس لئے نمازِ مغرب کے بعد ساڑھے 4 بجے جبکہ پاکستان میں تقریباً ساڑھے 9 بجے تھے براہِ راست مدنی مذاکرے میں شرکت ہوئی۔

مدنی مذاکرے کے بعد تقریباً 7 بجے نمازِ عشا اور پھر کھانے (Dinner) کا سلسلہ ہوا۔ کھانے کے بعد 8 بجے دوبارہ تربیتی اجتماع شروع ہوا اور نگرانِ شوریٰ نے تقریباً 12 بجے تک ذمّہ داران کی تربیت فرمائی۔ اس دوران کبھی خوفِ خدا اور تزکیۂ نفس پر کلام ہوا تو کبھی ذکرِ مدینہ سے دل منور ہوئے، کبھی رِقّت طاری ہوئی تو کبھی اسلامی بھائیوں نے اچھی اچھی نیتوں کا اظہار کر کے خوشی کا سامان کیا۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے اور مرتے دَم تک اخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# سگریٹ کھیل نہیں!

ڈاکٹر امّ سارب عطاریہ*

دنیا بھر میں کثیر تعداد میں بکنے والی اشیاء میں سے ایک سگریٹ بھی ہے۔ سگریٹ پینے والوں (Smokers) کی تعداد کا اندازہ اس کی خرید و فروخت سے کیا جاسکتا ہے۔ سگریٹ نوشی کی عادت بعض اوقات دیگر منشّیات (Drugs مثلاً چرس، ہیروئن، کرسٹل وغیرہ) کے استعمال میں مبتلا ہونے کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ جتنے بھی بڑے نشے ہیں ان کے لئے پہلا قدم سگریٹ نوشی بنتی ہے لیکن اب تو چھوٹے چھوٹے بچّے سگریٹ کے عادی بن گئے ہیں۔ اگر سگریٹ نوشی کو روک دیا جائے تو منشیات کے راستے بند ہو سکتے ہیں۔ سگریٹ نوشی کرنے والا آگے چل کر کسی اور نشے کا عادی بھی بن سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سگریٹ پینے والے کو جانی و مالی نقصانات بھی ہوتے ہیں۔ آیئے سگریٹ نوشی کے نقصانات کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کرتے ہیں:

**دنیا بھر میں سگریٹ نوشی:** ایک تحقیق (Research) کے مطابق سگریٹ پینے والے دنیا کی کل آبادی کا 33 فیصد سے زائد ہیں۔ سگریٹ نوشی (Smoking) نہ صرف مختلف بیماریوں کا سبب بنتی ہے بلکہ اس کی وجہ سے ہر سال لاکھوں افراد موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ ان مرنے والوں میں بعض وہ ہوتے ہیں جو خود تو سگریٹ نہیں پیتے لیکن پینے والوں کے پاس بیٹھتے اور ان کے ماحول میں رہتے ہیں اس وجہ سے ان پر بھی دھوئیں کا اثر پڑتا ہے۔ **سگریٹ نوشی کی عادت کیوں پڑتی ہے؟** ایک تحقیق کے مطابق سگریٹ کے دھوئیں میں ایک ایسا جز ہوتا ہے جس کی وجہ سے دماغ میں پیدا ہونے والا انزائم ”مونو امائین آکسیڈیز بی (Monoamine Oxidase B)“ تباہ ہو جاتا ہے۔ یہ انزائم ڈوپامین (Dopamine) نامی کیمیائی مادے کے اثرات کو زائل کرنے کا کام دیتا ہے جبکہ ڈوپامین لذت کی خواہش بڑھانے والا مادّہ ہے۔ گویا ”مونو امائین آکسیڈیز بی“ خواہشات کے دروازے پر چوکیدار کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ تمباکو نوشوں (Smokers) میں اس کی مقدار ڈوپامین کی مقدار کے تناسب سے بہت کم ہو جاتی ہے اس لئے ڈوپامین کی زیادتی بار بار انہیں حصولِ لذت کی خواہش میں مزید سگریٹ نوشی پر اُکساتی رہتی ہے۔ **سگریٹ نوشی کے چند نقصانات:** ممکن ہے سگریٹ پینے والوں کی نظر میں اس کے کچھ فوائد (Benefits) بھی ہوں لیکن زیادہ تر نقصانات ہی سامنے آتے ہیں مثلاً: (1) نیند میں کمی ہو سکتی ہے (2) شوگر کے مریض (Diabetic Patients) کیلئے ہارٹ اٹیک کا خطرہ بڑھ جاتا ہے (3) سگریٹ نوشی کے عادی عُموماً صَبْر نہ کرپانے کی بِنا پر روزہ چھوڑ دیتے ہیں (4) دواؤں کا زیادہ استعمال کرنا پڑتا ہے کیونکہ ان پر دوا اثر نہیں کرتی۔ **سگریٹ نوشی اور بیماریاں:** سگریٹ نوشی کی وجہ سے یہ بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں: (1) پھیپھڑوں (Lungs) میں انفیکشن (2) سانس کی بیماریاں (3) نفسیاتی امراض (4) ڈپریشن (5) دماغ میں موجود خون کی شریانوں (Blood Veins) کے پھٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔ **سگریٹ نوشی اور خواتین:** سگریٹ نوشی کی مذکورہ نقصان دہ صورتیں خواتین میں بھی پائی جاسکتی ہیں لیکن ان کے علاوہ بھی چند ایک نقصانات ہیں جو خواتین

* نیورو اسپیشلسٹ، کراچی

کے ساتھ خاص ہیں۔ مثلاً: 1 بچّوں کی پیدائش میں کمی ہونا 2 حمل (Pregnancy) کے دوران مشکلات در پیش ہونا 3 بیمار یا کمزور بچّوں کی پیدائش ہونا۔ **سگریٹ نوشی اور کینسر:** ایک تحقیق کے مطابق تمباکو میں تقریباً 50 سے زائد ایسے کیمیکلز ہوتے ہیں جو کینسر کا باعث بن سکتے ہیں۔ سگریٹ نوشی کی وجہ سے پھیپھڑوں، منہ، گلے، خوراک کی نالی، معدے، مثانے، لبلبے، گردے اور جگر کا کینسر جبکہ خواتین کو بریسٹ کینسر بھی ہوسکتا ہے۔ **سگریٹ نوشی سے چھٹکارا:** سگریٹ یا کوئی اور نشہ اگر انسان کی عادت میں شامل ہوجائے تو اس سے چھٹکارا حاصل کرنا کافی مشکل ہوتا ہے، لیکن اگر صبر کیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس بُری عادت سے نجات مل جائے گی۔ 1 اس سلسلے میں سب سے اہم یہ ہے کہ آپ مضبوط ارادہ (determination) کریں کہ سگریٹ نوشی چھوڑنی ہے 2 اپنے دوستوں، گھر والوں اور آفس یا جہاں کہیں کام کرتے ہوں، اُنہیں بتا دیں کہ میں سگریٹ چھوڑ چکا ہوں، اُن کی حوصلہ افزائی بہت مُفید ثابت ہو گی 3 پانی کا استعمال زیادہ کریں تاکہ جسم سے نکوٹین مادے کا اخراج ہو 4 کھانا کھانے کے بعد سگریٹ کی بجائے ایک کپ پودینہ چائے لیں 5 صبح سویرے اٹھنے کا معمول بنائیں تازہ ہوا میں لمبے سانس لیں، ہلکی پھلکی ورزش (Exercise) کریں 6 کسی پریشانی کی صورت میں ماہرِ نفسیات (Psychologist) سے بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اگر سگریٹ نوشی کی عادت چھوڑنے کے بعد بھی کبھی کبھار اس کی طلب محسوس ہو تو ذیل میں بیان کردہ باتوں پر عمل کریں اِنْ شَآءَ اللہ دل کو بھی آرام ہوہی جائے گا: 1 کسی دوسری چیز کے بارے میں سوچنا شروع کریں۔ (زہے نصیب مکّۂ مکرّمہ اور مدینۂ طیّبہ کا حسین تصوّر ذہن میں آئے) 2 کوئی کام کرنا شروع کریں، بہتر یہ ہے کہ تلاوتِ قراٰن یا دیگر ذکر و اذکار کریں 3 پانی یا شربت وغیرہ کا گلاس لے کر آہستہ سے پئیں اور ہر گھونٹ تھوڑی دیر تک منہ میں رکھیں 4 جب بھی طلب ہو تو صاف ترو تازہ ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں بلکہ یہ عمل دن میں تین سے چار مرتبہ ضرور کریں اس سے آپ کو سکون محسوس ہوگا اور مثبت نتائج آہستہ آہستہ برآمد ہوں گے۔ **سگریٹ نوشی ترک کرنے کے 5 اہم فوائد:** سگریٹ نوشی ترک کرنے کے بہت سے فوائد ہیں بلکہ یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ اس کے چھوڑنے میں فائدے ہی فائدے ہیں نقصان نہیں: 1 صحت اچّھی ہوتی ہے 2 بندہ بہت سے امراض سے دور رہتا ہے 3 بلڈ پریشر نارمل ہوجاتا ہے 4 دل کے دورے (Heart Attack) کے امکانات 50 فیصد کم ہوجاتے ہیں 5 مال کی بچت ہوتی ہے۔

**سگریٹ نوشوں کو امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت:** شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اُمّت کی خیرخواہی کے جذبے کے تحت عرض کررہا ہوں کہ آپ جو سگریٹ پی رہے ہیں اس سے آپ کو تو نقصان ہو ہی رہا ہے لیکن اگر آپ گھر میں پی رہے ہیں تو اس کا دھواں آپ کے بچّوں اور فیملی ممبرز کو بھی بیمار کرسکتا ہے لہٰذا اپنے آپ پر اور گھر والوں پر بھی رحم کیجئے اور سگریٹ نوشی چھوڑ دیجئے۔

(بچوں کی ضد ختم کرنے کا وظیفہ، ص31 ملخصاً)

**سگریٹ کے متعلق 3 اہم مسئلے:** 1 سگریٹ پینے سے روزہ جاتا رہے گا (بہار شریعت، 2/986 ملتقطاً) 2 سگریٹ پیتے وَقت بِسمِ اللہ پڑھنا مکروہ ہے (مسجدیں خوشبودار رکھئے، ص8 ملخصاً) 3 سگریٹ پینے اور تمباکو کھانے والے مسواک اور کُلّیاں کریں کہ منہ بالکل صاف ہوجائے اور بُو (Smell) کا اصلاً نشان نہ رہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 1/838 ملخصاً) کیونکہ ایسی حالت میں مسجد نہیں جاسکتے۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ بدبو کے ساتھ مسجد میں جانا حرام ہے۔ (بہار شریعت، 1/428)

## علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مولانا محمد طاہر رضا رضوی قادری** (مہتمم ادارہ صادق العلوم، گوجرانوالہ): ایک ذمّہ دار اسلامی بھائی کی وَساطت سے "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کو دیکھنے اور پڑھنے کا موقع میسر آیا، بہت خوشی و مسرت ہوئی۔ مَا شَآءَ اللہ! اس ماہنامہ میں بہت ہی زبردست معلوماتی مضامین ہیں۔ مختلف موضوعات کے ساتھ ساتھ بالخصوص طبی حوالے سے جو موضوع ہے وہ میں سمجھتا ہوں نہایت کمال کا ہے۔ اسی طرح مسائل کا عنوان دلفریب ہے، بہت سے ایسے مسائل جو عوام کو درپیش ہوتے ہیں ان کے حل کے لئے اس ماہنامہ سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ امیرِ اہلِ سنّت کی خیر فرمائے اور دعوتِ اسلامی کو دن 25 ویں اور رات 26 ویں ترقّی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 **مولانا محمد رضوان مصطفائی** (مدرس جامعۃ المصطفیٰ، گوجرانوالہ): "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" پڑھنے کی سعادت نصیب ہوئی، اللہ پاک کے کرم سے بہت ہی کمال کا کام کیا دعوتِ اسلامی نے، اس ماہنامے کے ذریعے نا صرف عوام بلکہ علما و خطبا کو بھی فائدہ ہوتا ہے، تقریباً ہر شعبہ سے تعلّق رکھنے والا بندہ اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ ہمیں اس ماہنامہ کا مطالعہ کرنے سے بہت خوشی ہوتی ہے اور اس کا انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجلس "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" کو مزید ترقی عطا فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

## متفرق تأثرات

3 **مَا شَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ اس ماہنامہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ذریعے دین کے ساتھ ساتھ دنیاوی معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں۔ (بنتِ محمد نعیم، کراچی) 4 **میں چھٹی کلاس میں** پڑھتی ہوں، میں ہر مہینے کا "**ماہنامہ فیضانِ مدینہ**" پڑھتی ہوں، طوطے اڑ گئے والی کہانی مجھے بہت اچھی لگی ہے۔ (الوینہ، کراچی)

5 **مَا شَآءَ اللہ! ویسے تو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کی بہت سی خصوصیات ہیں لیکن جو بات مجھے پسند آئی وہ یہ ہے کہ "بچّوں کیلئے جملے بنانا، نمازوں کی حاضری لگانا اور بڑوں کیلئے سوالات کے جوابات دینا۔" اس سے مطالعہ کرنے کی دلچسپی بھی بڑھتی ہے اور ذوق و شوق بھی حاصل ہوتا ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو بھی ملتا ہے۔ (حافظ محمد طاہر فاروق، سیالکوٹ) 6 **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** اپنی مثال آپ ہے، اس میں بچّے بڑے، مرد خواتین سب کے لئے راہنمائی ہوتی ہے، ایک گزارش (Request) ہے کہ ماہنامہ میں عربی الفاظ اور جملے اُردو معنیٰ کے ساتھ ہونے چاہئیں، اور مزید یہ کہ قراٰنی واقعات بھی شامل ہو جائیں تو بہتر ہے۔ (محمد وقاص، حیدر آباد) 7 **مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سے کافی کچھ سیکھنے کو ملا ہے، اس میں بچّوں کے مضامین مجھے پسند ہیں۔ ایک گزارش ہے کہ اس ماہنامہ میں روحانی علاج کا سلسلہ شروع ہو جائے تو مدینہ مدینہ۔ (بنتِ طاہر، پھول نگر پرناواں، پنجاب) 8 **مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** سے ایک عرض ہے کہ بچّوں کے سیگمینٹ کی طرح بڑوں کے لئے بھی کچھ سلسلے ہونے چاہئیں جیسا کہ لفظ مکہ اور مدینہ پر کوئی جملہ بنائیں یا پھر کوئی شعر بتائیں جس میں دونوں لفظ آتے ہوں۔ (بنتِ سلیم، فیصل آباد)

# ذِکرِ رسولِ کریم اور اَسلاف کا انداز

سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر آنکھوں کا نور اور دِلوں کا سرور ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذکرِ خیر سے عُشّاق کے دل اطمینان پاتے اور لذّتِ عشق محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے اسلاف رحمہمُ اللہ السَّلام سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کس طرح کیا کرتے تھے، چند واقعات ملاحظہ فرمائیں:

1. حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کرتے تو عشقِ رسول سے بے تاب ہو کر رونے لگتے اور فرماتے: وہ (نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) تو نکھرے نکھرے چہرے والے، مہکتی خوشبو والے اور حسب کے اعتبار سے سب سے زیادہ مکرّم تھے، اوّلین و آخرین میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کوئی مثل نہیں۔[1]

2. حضرت عبدُ الرّحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ جب بھی حدیثِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھتے تو حاضرین کو خاموش رہنے کا حکم دیتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ﴾ (ترجَمۂ کنزُ العرفان: اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو۔)[2] (اب کس کی مجال تھی کہ وہ گفتگو کرتا)۔

مزید فرماتے تھے کہ حدیثِ نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سنتے وقت اسی طرح خاموش رہنا واجب ہے جس طرح خود حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک زبان سے سنتے وقت خاموش رہنا واجب تھا۔[3]

3. حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کیا جاتا تو اُن کے چہرے کا رنگ بدل جاتا اور وہ ذِکرِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم کے لئے خوب جھک جاتے۔ درسِ حدیث میں تعظیم کا عالَم یہ ہوتا کہ عمدہ لباس زیبِ تن فرما کر مسند پر نہایت عاجزی کے ساتھ تشریف فرما ہوتے اور درس کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے۔[4]

4. رئیسُ المتکلمین مولانا نقی علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کی تفسیر فرماتے ہوئے جب نام نامی اسمِ محمد لینا چاہا تو ادب کا یہ عالَم نظر آیا کہ سات بڑے صفحات پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے القابات ذکر کرنے کے بعد بھی جب نامِ نامی اسمِ محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لیا تو پھر بھی یہ فرمایا:

در بند آمباش کہ مضمون نہ ماندہ است
صد سال می تواں سخن از زلفِ یار گفت

ترجمہ: اس خیال میں نہ رہنا کہ مضمون ختم ہوگیا، اگر میں چاہوں تو سو(100) سال تک صرف زُلفِ یار کی باتیں کرتا رہوں۔[5]

5. اعلیٰ حضرت محدثِ بریلوی علیہ الرَّحمہ کا حدیثِ مبارکہ بیان کرنے کا انداز یہ ہوتا کہ آپ علیہ الرَّحمہ کھڑے ہو کر درسِ حدیث دیا کرتے۔ بغیر وُضو اَحادیثِ کریمہ نہ چھوتے اور نہ پڑھایا کرتے۔ حدیث کی ترجمانی فرماتے ہوئے کوئی شخص درمیان میں اگر بات کاٹنے کی کوشش کرتا، تو ناراضی کے اظہار میں چہرۂ مبارکہ سُرخ ہو جاتا۔ درسِ حدیث دیتے وقت آپ علیہ الرَّحمہ کی وارفتگی کا عالَم دیدنی ہوتا۔[6]

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں سچا پکّا عاشقِ رسول بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محمد دانش عطاری بن شوکت علی
(درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ فیضان بُخاری موسیٰ لین کراچی)

(1) فیضان فاروق اعظم، 1/342 ملخصاً (2) پ26، الحجرات:2 (3) الشفا مترجم، 2/92 (4) الشفا، 2/41، 42، 45 (5) امام احمد رضا کا درس ادب، ص3 ملخصاً (6) امام احمد رضا کا درس ادب، ص10، 11 ملخصاً

# ذِکرِ رسولِ کریم اور اَسلاف کا انداز

بندہ جس سے عشق و مَحبّت کا دعویٰ کرتا ہے تو کثرت کے ساتھ اس کا ذکر بھی کرتا ہے، کیونکہ عاشقِ صادق کو اپنے محبوب کے ذکر سے مٹھاس ملتی ہے۔ چونکہ ہمارے عشق و مَحبّت کا مرکز اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے اور بلاشبہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِمبارک سرمایۂ ایمان اورتسکینِ دل و جاں ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کثرت سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کریں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین اور اُن کے بعد ہمارے زمانے تک کے اَسلافِ کرام رحمہم اللہ السَّلام کے ذکرِ رسول کرنے کا انداز بہت ہی منفرد اور نِرالہ ہوا کرتا تھا آیئے ہم بھی اپنے بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم اَجمعین کے اندازِ ذکرِ رسول کے چند واقعات ملاحَظہ کرتے ہیں۔

### ❶ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذکرِ رسول کا انداز

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مُؤذِّن سے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ الله سُن کر دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں سے لگایا۔[1]

### ❷ سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اندازِ ذکرِ رسول

حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت سیّدُنا اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ جب مکی مدنی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکر کرتے تو عشقِ رسول سے بے تاب ہو کر رونے لگتے۔[2]

### ❸ سیّدُنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا اندازِ ذکرِ رسول

حضرت سیّدُنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے جب احادیثِ مبارَکہ سنانی ہوتیں (تو غُسل کرتے)، چَوکی (مَسنَد) بچھائی جاتی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ عمدہ لباس زیبِ تن فرما کر خوشبو لگا کر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے حُجرۂ مبارَکہ سے باہَر تشریف لا کر اس پر با ادب بیٹھتے (درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے) اور جب تک اُس مجلس میں حدیثیں پڑھی جاتیں اَنگیٹھی میں عُود و لُوبان سُلگتا رہتا۔[3]

### ❹ مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ کے ذکرِ رسول کا انداز

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ زبردست عاشقِ رسول تھے، سرورِ دو جہان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ مبارک آتا تو بے اِختیار آپ رحمۃ اللہ علیہ پر سوز و گداز کی ایک مخصوص کیفیت طاری ہو جاتی جس کے نتیجے میں آنکھ میں آنسو بھر آتے اور آواز بھاری ہو جاتی، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنے اور سننے والے ہزار ہا افراد بھی اس کیفیت کو محسوس کر لیا کرتے تھے۔[4]

محمد شاف عطاری بن صغیر احمد
(درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ عثمان غنی کراچی)

---

(1) فیضانِ صدیقِ اکبر، ص186 ماخوذاً (2) فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/342 (3) عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص43 (4) فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی، ص41، 42۔

# ذِکرِ رسولِ کریم اور اَسلاف کا انداز

اس بات کو خوب یاد رکھیں کہ حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذِکْر کے وقت اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیث و سنّت و اِسمِ گرامی اور سیرتِ مبارَکہ کے سنتے وقت اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آل و اہلِ بیت اور صحابۂ کرام رِضوان اللہ علیھم کا ذِکْر سنتے وقت تعظیم و توقیر اور انتہائی ادب کو ملحوظ رکھنا چاہئے جیسا کہ ابو ابراہیم تجیبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مسلمان بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کرے یا سنے تو خشوع و پر واجب ہے کہ جب خضوع کے ساتھ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم و توقیر کرے۔

ہمارے سلف صالحین اور ائمہ متقدمین رحمھمُ اللہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ذکر کے وقت کیسا محبت و تعظیم بھرا انداز اختیار فرماتے تھے درج ذیل روایات میں ملاحظہ کیجئے:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حدیث نبوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بغیر وضو کے نہ قراءَت کرتے تھے اور نہ بیان کرتے تھے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ قاریوں کے سردار تھے، جب کبھی ہم ان سے حدیث کے بارے میں سوال کرتے تو وہ اتنا روتے کہ ہمیں ان پر رحم آتا۔

عبدُ الرّحمٰن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کرتے تو ان کے چہرے کا رنگ دیکھا جاتا کہ وہ ایسا ہو گیا گویا کہ اس سے خون نچوڑ لیا گیا ہے اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہیبت و جلال سے ان کا منہ اور زبان خشک ہو جاتی۔

حضرت عامر بن عبدُ اللہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے جب بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکْرِ جمیل کیا جاتا تو اتنا روتے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو تک نہ رہتا۔

امام زُہری رحمۃ اللہ علیہ بڑے نرم دل اور ملنسار تھے لیکن جب بھی ان کے سامنے نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکر کیا جاتا تو ایسے ہو جاتے گویا کہ نہ ہم ان کو جانتے اور نہ وہ ہمیں جانتے ہیں۔(ماخوذ از الشفا، 2 / 40تا46)

اللہ رحمٰن ہمیں بھی ان مقدس ہستیوں کے صدقے ذکرِ رسول کرتے وقت محبت و تعظیم بھرا انداز اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عبد المصور عطّاری اعظم علی

(جامعۃ المدینہ واڑہ گجراں انٹرچینج، لاہور)

## افتتاحِ بخاری شریف کی پُر وقار تقریب کا انعقاد

### امیرِ اہلِ سنّت نے پہلی حدیث شریف کا درس دیا

15 اگست 2020 (24 ذُوالْحِجۃِ الحرام 1441ھ) بروز ہفتہ جامعاتُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کے لئے افتتاحِ بخاری شریف کی پُر وقار تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ 2700 سے زائد طلبہ و طالبات کو بخاری شریف کا افتتاحی درس دیتے ہوئے امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا کہنا تھا کہ علم کا سیکھنا سکھانا خوش نصیبوں کا وظیفہ ہے، یہ ایسا پاکیزہ عمل ہے جس سے بڑھ کر سعادت نہیں، یہی انبیاعلیہم السَّلام کی میراث ہے۔ امیرِ اہلِ سنّت نے بخاری شریف کی پہلی روایت پر نفع بخش گفتگو بھی فرمائی۔ آپ نے پہلی روایت کے تحت طلبہ و طالبات کو نصیحت کرتے ہوئے اپنے قلب و قالب کی صفائی اور نیک و جائز کاموں سے قبل اچھی نیتیں کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے کتاب کی اہمیت بیان کرنے کے ساتھ امام بخاری علیہ الرحمہ کی سیرت کو اجاگر کیا اور حصولِ علم کے لئے ان کی مثالی جدوجہد اور اَسفار کا ذکر بھی کیا۔

## افریقی ملک ملاوی میں 30 غیر مسلموں کا قبولِ اسلام

### نو مسلمین کی اسلامی تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جائے گا، عثمان مدنی

افریقی ملک ملاوی کے شہر مولانجی میں اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں 30 غیر مسلم دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔ ملاوی میں دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار مولانا محمد عثمان عطّاری مدنی کا کہنا تھا کہ کچھ اسلامی بھائیوں نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مولانجی شہر کا سفر کیا، جہاں 8 سے 9 مقامی افراد جمع ہوگئے، انہوں نے دینِ اسلام کے بارے میں چند سوالات کئے جن کے مبلغینِ دعوتِ اسلامی نے بڑے احسن انداز سے جوابات دیئے۔ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر انہوں نے فوراً کلمہ پڑھ لیا، چند منٹ بعد 20 سے 21 افراد مزید بھی آئے، وہ بھی مسلمان ہوگئے، یوں کُل 30 افراد دامنِ اسلام سے وابستہ ہوگئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نومسلم (New Muslim) افراد کو دینِ اسلام کی بنیادی معلومات فراہم کرنے کے لئے خصوصی انتظامات کئے جائیں گے۔

## واربرٹن، ضلع ننکانہ میں غیر مسلم کا قبولِ اسلام

### نَومسلم کا نیا نام علی رضا رکھا گیا: نصر اقبال عطاری

منڈی واربرٹن (ضلع ننکانہ پنجاب، پاکستان) کے نواحی گاؤں چاہ میراں کا رہائشی غیر مسلم نوجوان اکرم دینِ اسلام کے محاسن سے متاثر ہو کر خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر ایمان لے آیا۔ اکرم نے مرکزی مدینہ مسجد واربرٹن میں مبلغِ دعوتِ اسلامی رانا نصر اقبال عطاری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور ان کا نیا نام علی رضا رکھا گیا۔

## یوکے میں غیر مسلموں کی عبادت گاہ مسجد میں تبدیل

### پہلی نماز نگرانِ برمنگھم ریجن سید فضیل رضا عطاری نے پڑھائی

ٹیل فورڈ یوکے (UK) میں دعوتِ اسلامی نے غیر مسلموں کی عبادت

گاہ کو خرید کر وہاں **فیضانِ رمضان مسجد** تعمیر کر دی ہے۔ عاشقانِ رسول نے مسجد کا افتتاح یکم (1st) محرم الحرام 1442ھ (21 August 2020) کو نمازِ جمعہ ادا کرکے کیا، پہلی نماز نگرانِ برمنگھم ریجن سید فضیل رضا عطّاری نے پڑھائی۔ نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد نگرانِ برمنگھم ریجن نے اس مسجد کی تعمیرات کرنے والے اور اس میں حصہ لینے والے مسلمانوں کے لئے دعائیں کیں۔

## بڑے پیمانے پر ٹیچرز اجتماع کا انعقاد، نگرانِ شوریٰ کا خصوصی بیان

### حضور کو دنیا میں معلّم بنا کر بھیجا گیا، نگرانِ شوریٰ

23 اگست 2020ء بروز اِتوار شعبۂ تعلیم (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام ملک و بیرونِ ملک کے اساتذہ کے لئے **ٹیچرز اجتماع** کا انعقاد کیا گیا۔ نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی سے بذریعہ مدنی چینل سُنّتوں بھرا بیان فرمایا۔ نگرانِ شوریٰ نے اپنے بیان میں کہا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دنیا میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہے، ہر ٹیچر کا یہ ذہن ہونا چاہئے کہ ہمارے پاس جو بھی اسٹوڈنٹ (Student) آئے اس کو معاشرے میں ایک اچھا مسلمان اور اچھا فرد بنا کر پیش کرنا ہے۔ انہوں نے پروفیسرز (Professors)، ٹیچرز (Teachers) اور لیکچرارز کو اپنے شعبے میں دینِ متین کی خدمت کرنے کا ذہن بھی دیا۔ ذرائع کے مطابق یہ اجتماع کراچی ریجن میں تقریباً 100، اسلام آباد ریجن میں 100، ملتان ریجن میں 550، فیصل آباد ریجن میں 2044 اور لاہور شمالی و جنوبی زون میں 400 مقامات سمیت ملک و بیرونِ ملک تقریباً **6 ہزار** سے زائد مقامات پر دیکھا گیا جس میں پروفیسرز، اسکول ٹیچرز اور لیکچرارز نے شرکت کی۔

## گورنر پنجاب چودھری محمد سرور کا عالمی مدنی مرکز کراچی کا دورہ

### فلاحی خدمات پر دعوتِ اسلامی کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں، گورنر پنجاب

یکم ستمبر (1st Sep 2020) کی صبح گورنر پنجاب چودھری محمد سرور نے بزنس کمیونٹی کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا وزٹ کیا۔ نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطّاری نے ان کا استقبال کیا اور مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں قائم مختلف شعبہ جات (Departments) کا دورہ کروایا۔ نگرانِ شوریٰ نے گورنر پنجاب کو شدید بارشوں کے سبب بِالخُصوص کراچی میں ہونے والی تباہی پر دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت ہونے والے کاموں پر پریزنٹیشن (Presentation) دی جس پر ان کا کہنا تھا کہ شدید بارش، کروناوائرس اور تھیلیسیمیا (Thalassamia) متاثرین کے لئے دعوتِ اسلامی نے مثالی خدمات انجام دی ہیں۔ اس موقع پر ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُ الحبیب عطّاری، رکنِ شوریٰ حاجی اطہر عطّاری اور مجلس رابطہ کے دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔

پچھلے دنوں دعوتِ اسلامی کے وفد نے صوبائی دارُالحکومت لاہور میں قائم گورنر ہاؤس میں گورنر پنجاب چودھری محمد سرور سے ملاقات کی۔ محمد ثوبان عطّاری نے گورنر پنجاب کو دعوتِ اسلامی کے تحت عالمی وباء COVID-19 میں ہونے والی کاوشوں، تھیلیسیمیا اور دیگر امراض میں مبتلا مریضوں اور بچوں کو خون کی فراہمی کے سلسلے میں ملک بھر میں چلائی جانے والی بلڈ کیمپنگ، فلاحی سرگرمیوں (Welfare Activities) اور دیگر مدنی کاموں کے بارے میں بریفنگ دی۔ گورنر پنجاب نے دعوتِ اسلامی اور امیرِ اہلِ سنت کی کاوشوں کو سراہا اور دعوتِ اسلامی کے وفد کو اپنے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔ وفد نے چودھری محمد سرور کو 10 جلدوں پر مشتمل تفسیر قرآن **صراطُ الجنان** کا سیٹ بھی تحفے میں دیا۔

## بنگلہ دیش، ماریشس اور کینیا میں درجہ دورۂ حدیث شریف کا آغاز

### پاکستان میں 9 اور پاکستان سے باہر 7 مقامات پر دورۂ حدیث کی کلاسز جاری ہیں

مجلس جامعۃ المدینہ بیرونِ ملک (Overseas) کی جانب سے دِینی طلبۂ کرام کی سہولت و آسانی کے لئے بنگلہ دیش، ماریشس اور کینیا میں پہلی مرتبہ **دورۂ حدیث شریف** کی کلاسز کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق نیپال میں جاری دورۂ حدیث کی کلاس میں بنگلہ دیش کینیا اور ماریشس کے طلبہ بذریعہ ویڈیو کانفرنسنگ شامل ہوا کریں گے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل مجلس جامعۃ المدینہ کے تحت پاکستان کے مختلف شہروں کراچی، حیدرآباد، ملتان، اوکاڑہ، فیصل آباد، لاہور، گوجرانوالہ، گجرات اور اسلام آباد میں جبکہ پاکستان سے باہر یوکے، ساؤتھ افریقہ، ہند اور نیپال میں پہلے ہی دورۂ حدیث کی کلاسز کا سلسلہ جاری ہے جہاں سے مجموعی طور پر ہزاروں طلبہ درسِ نظامی کی تکمیل کر چکے ہیں اور سینکڑوں طلبہ اس وقت بھی دورۂ حدیث کی کلاس میں احادیثِ نبوی پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

# سیدھا ہاتھ

محمد جاوید عطاری مدنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بچّے سے فرمایا: یَا غُلَامُ کُلْ بِیَمِیْنِكَ یعنی اے لڑکے! اپنے سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔ (بخاری، 3/521، حدیث: 5376)

پیارے بچّو! عربی زبان میں سیدھے ہاتھ (Right Hand) کو "یَمِیْن" اور اُلٹے ہاتھ (Left Hand) کو "شِمَال" کہتے ہیں۔

اللہ پاک نے ہمیں دو ہاتھ عطا فرمائے ہیں یہ اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے کہ اس سے ہم اپنے کام کاج آسانی سے کر لیتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ اچھے کام سیدھے ہاتھ سے کرنا اچّھی عادت ہے، کتاب پکڑنا، کھانا کھانا، پانی پینا، کوئی چیز لینا، کچھ دینا، اگر ہم ثواب کی نیت سے سارے اچّھے کام سیدھے ہاتھ سے کریں تو ہمیں ثواب بھی ملے گا اور اللہ اور اس کے رسول بھی ہم سے خوش ہوں گے۔

اچھے بچّو! کسی بھی اچھے کام کے لئے اُلٹے ہاتھ کا استعمال نہ کریں۔ مثلاً کسی بچّے کے سیدھے ہاتھ میں پہلے سے ہی کوئی چیز موجود ہے اور اب وہ کوئی اور چیز پکڑنا چاہتا ہے تو پہلے والی چیز کو بائیں ہاتھ میں لے کر نئی چیز لینے کے لئے سیدھا ہاتھ ہی بڑھائے۔

سیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سنّت اور الٹے سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔ سیدھے ہاتھ کو استعمال کرنے کی عادت بنانی چاہئے اس کی برکات ہمیں آخرت میں بھی نصیب ہوں گی اِنْ شَآءَ اللہ۔ چنانچہ پاکستان کے بہت بڑے عالمِ دین مولانا سردار احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لینے اور دینے میں سیدھے ہاتھ کے استعمال کی عادت ایسی پکی ہو جائے کہ قیامت والے دن بھی نامۂ اعمال لینے کے لئے سیدھا ہاتھ اٹھ جائے پھر تو کام بن جائے گا۔

(حیات محدث اعظم، ص374 ملخصاً)

اللہ پاک ہمیں ہر نیک اور جائز کام سیدھے ہاتھ سے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے امیرِ اہلِ سنّت

# نام سے پکاریں

محمد عباس عطاری مدنی*

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

1. کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے پُکارنا جن سے اُس کا دل ٹوٹتا ہو یہ گناہ ہے۔
2. لہٰذا کسی کو لمبا، ٹھگنا، اندھا وغیرہ کہہ کر نہیں پکار سکتے۔
3. اگر کسی سے یہ غلطی ہوئی ہو تو اسے چاہئے کہ مُعافی مانگ کر اسے راضی کرلے۔

(فیضان مدنی مذاکرہ، قسط: 11، ص12 ملخصاً)

پیارے بچّو! اگر کوئی ہمیں ایسے لفظوں سے پُکارے تو ہمیں بھی بُرا لگے گا، ہم سب کو چاہئے کہ ایک دوسرے کو نام سے پکاریں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی
* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ کنز الایمان، کراچی
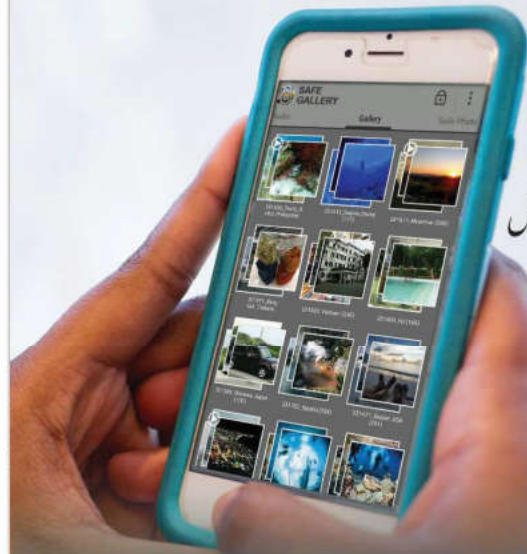
# امّی! تصویریں دیکھنی ہیں

بنتِ خالد حسین عطّاریہ

امّی! امّی! مجھے موبائل فون دیں نا!!! تصویریں دیکھنی ہیں۔

صبح اٹھتے ہی اُمامہ نے فون کا مطالبہ شروع کر دیا جسے اس کی امی نے بہت شائستگی سے رَد کرنے کی کوشش کی، پہلے میری بیٹی ناشتہ کرے گی پھر فون ملے گا۔

نہیں امّی! مجھے ابھی چاہئے؟ اُمامہ نے رونا شروع کر دیا اور فون لینے کے لئے ضد کرنے لگی۔ تنگ آکر امی نے اُسے فون پکڑا دیا جسے لے کر اُمامہ ایک کونے میں بیٹھ گئی۔

اب یہ تقریباً روز کا معمول بن گیا، پانچ سالہ اُمامہ زیادہ وقت فون استعمال کرتی، فون واپس لینے پر رونا شروع کر دیتی اور سمجھانے پر سمجھتی بھی نہیں تھی۔ اُمامہ کی امی اس بات پر بہت چڑتی، تنگ آتی، جھڑکتی، لیکن اُمامہ کی ایسی پکی عادت بن چکی تھی کہ وہ فون لے کر ہی چھوڑتی۔ امی کو بہت فکر تھی کہ فون کے چکر میں اُمامہ نہ صحیح سے ناشتہ کرتی ہے اور نہ ٹھیک سے کھانا کھاتی ہے۔

پچھلے دو تین دنوں سے روزانہ رات کو اُمامہ کے سَر میں دَرد شروع ہو جاتا، پہلے تو اس کی امی سَر دبا کر سُلا دیتی لیکن جب اُمامہ کے والد نے دیکھا کہ تکلیف بڑھتی جارہی ہے تو اسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد بتایا کہ اس کی نظر کمزور ہو چکی ہے، اسے مُسلسل چشمہ لگانا ہو گا اور فون (ٹیب، لیپ ٹاپ) سے مکمل دُور رہنا ہو گا! گھر آتے ہی اُمامہ کی فون کی ضِد پھر شروع ہو گئی، اُمامہ کے والد نے سمجھایا کہ بیٹی! ڈاکٹر نے فون استعمال کرنے سے منع کیا ہے لیکن اُمامہ اپنی ضِد پر اَڑی رہی۔

اُمامہ کے والد نے اپنے ایک عالم دوست سے اِس صورتِ حال کا ذِکر کیا کہ کہیں بچی پر کوئی اثرات تو نہیں؟ اُنہوں نے بچی کو دَم کیا اور دعا کرنے کے بعد سمجھایا کہ بچّی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے بس ضرورت سے زیادہ فون استعمال کرنے کے نقصانات ہیں۔ موبائل فون کا زیادہ استعمال نہ صرف جسمانی طور پر (Physically) بلکہ ذہنی اور نفسیاتی طور پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے، اسی وجہ سے بچی میں ضِد اور چڑچڑاپن بھی آرہا ہے، لہٰذا مکمل طور پر اس عادت کو ختم کریں، لیکن یہ عادت اِک دَم نہیں جائے گی۔ بہتر انداز یہ ہے کہ فون کی عادت چُھڑانے کے لئے اِس کا بہترین متبادل (Substitute) بچی کو مُہیا کریں، بچّوں کا مدنی چینل جس میں بچّوں کے پروگرام آتے ہیں، وہ دکھائیں، اس کے ساتھ ساتھ بچی کو ڈرائنگ اور پینٹنگ کی طرف لگائیں۔ یہ عادتیں بچّوں کے ذہن پر مثبت (Positive) اثر ڈالتی ہیں اور ان سے ہاتھوں اور بازوؤں کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں، دوسرے لفظوں میں یہ بہترین ورزش (Exercise) ہے۔ اُمامہ کے والد نے عالم دوست کا شکریہ ادا کیا۔

### دیکھا بچّو!

فون کے استعمال نے نہ صرف اُمامہ کو پریشانی میں ڈالا بلکہ ساتھ ساتھ اس کے والدین کو بھی پریشانی اُٹھانا پڑی، اُمامہ کو جسمانی تکلیف کے ساتھ ساتھ نفسیاتی طور پر بھی آزمائش کا سامنا کرنا پڑا، اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کسی چیز کا بے جا (ضرورت سے زیادہ) استعمال نقصان کا باعث ہے، کم عمر بچّوں کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو بھی حتَّی الْاِمکان پرہیز ہی کرنا چاہئے، والدین جس چیز کے استعمال سے روکیں اُس سے رُک جانا چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں ہر چیز کا جائز استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# اونٹ کی چار دعائیں

بلال حسین عطّاری مَدَنی*

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ہم اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک اونٹ بھاگتا ہوا آیا اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ انور کے پاس آکر رُک گیا (جیسے کان میں کوئی بات کہہ رہا ہو)۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے کہا کہ اے اونٹ پُرسکون ہو جا! صحابۂ کرام نے عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ اونٹ کیا عرض کر رہا ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس اونٹ کے مالکوں نے اسے ذبح کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کر لیا تھا سو یہ ان کے پاس سے بھاگ آیا ہے اور اب تمہارے نبی کی بارگاہ میں فریاد کر رہا ہے۔

یہ گفتگو چل ہی رہی تھی کہ اتنے میں اونٹ کے مالکان آگئے اور عرض کرنے لگے: یارسولَ اللہ! یہ ہمارا اونٹ ہے جو تین دن سے بھاگا ہوا ہے اور آج یہ ہمیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ملا ہے۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ اونٹ تمہارے پاس پلا بڑھا، اس نے ایک عرصہ تمہاری خدمت کی اور اب جب یہ اس عمر کو آپہنچا تو تم اسے ذبح کر رہے ہو، ایک اچھے خدمت گزار کو اس کے مالک یہ صلہ دیتے ہیں!

بہرحال آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے یہ اونٹ 100 درہم میں خرید لیا اور پھر فرمایا: اے اونٹ! جا، تو اللہ پاک کی رضا کی خاطر آزاد ہے۔

اس کے بعد اس اونٹ نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سرِ مبارک کے پاس اپنا منہ لے جا کر چار دعائیں مانگیں:

**پہلی دعا:** اے نبیِّ محترم! اللہ پاک آپ کو اسلام اور قراٰن کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

**دوسری دعا:** اللہ پاک قیامت کے روز آپ کی اُمّت سے اسی طرح خوف کو دور فرمائے جس طرح آپ نے مجھ سے دور فرمایا ہے۔

**تیسری دعا:** اللہ پاک دشمنوں سے آپ کی اُمّت کے خون کو اسی طرح محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرا خون محفوظ فرمایا ہے۔

**چوتھی دعا:** اللہ پاک آپ کی اُمّت کے درمیان جنگ و جدال پیدا نہ ہونے دے۔ (الترغیب والترہیب، 3/144، حدیث: 24 ملخصاً)

**پیارے بچّو!**

دیکھا آپ نے کہ کس طرح ایک اونٹ نے احسان کے بدلے میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کی اُمّت کو دعائیں دیں، ہمیں بھی چاہئے کہ جب کوئی ہمارے ساتھ بھلائی کرے تو ہم بھی اُسے دعائیں دیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

محترم والدین! بچّوں کی صحت اور تربیّت کا کس طرح خیال رکھا جاتا ہے، آدابِ زندگی سے کس طرح ان کے چال چلن کو آراستہ کیا جاتا ہے، کیسے ان کے دِلوں کو عِلم کے نور سے مُنوَّر اور عمل کی مہک سے مُعطَّر بنایا جاتا ہے، یہ سب کریم آقا، چھوٹوں پر شفقت سکھانے والے رحیم مولیٰ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی باتوں سے بتایا اور عمل کرکے دکھایا ہے۔ آیئے! اپنی زندگی میں شامل کرنے کی نیّت سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ طیبہ سے اس طرح کے چار واقعات ملاحظہ کرتے ہیں:

**1 کھانے میں شریک کرتے بلکہ تربیت بھی فرماتے:** اُمُّ المؤمنین اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آیا، آپ کے پاس کھانا موجود تھا تو فرمایا: بیٹے! قریب آؤ، بِسْمِ اللہ پڑھو اور سیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔[1]

ایک اور روایت میں ہے کہ کھانے کے دوران میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں ہر طرف گھوم رہا تھا تو رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اپنے آگے سے کھاؤ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنے آگے سے ہی کھانا کھاتا تھا۔[2]

**2 مقابلے کرواتے بلکہ انعام سے بھی نوازتے:** حضرت عبدُ اللہ بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے تینوں بیٹوں کی صف بناکر ایک لائن میں کھڑا کرتے پھر فرماتے کہ جو دوڑ کر میرے پاس پہلے آئے گا اس کے لئے انعام ہے، پھر وہ تینوں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے اور قریب آکر آپ کے سینے اور پیٹھ سے چمٹ جاتے، آپ بھی انہیں گلے لگاتے اور پیار کرتے۔[3]

**3 شفقت فرماتے بلکہ دعائیں بھی دیتے:** صحابۂ کرام میں سے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بھی ہیں، آپ کے سَر کے درمیان کے بال بالکل سیاہ تھے جبکہ باقی ماندہ سر اور داڑھی کے تمام بال سفید تھے۔ پوچھنے پر آپ نے فرمایا: میں بچپن میں دیگر بچّوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس سے گزرے اور مجھ سے میرا نام پوچھا: میں نے اپنا نام بتایا، تو رحمت والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا، اور دعا دی: بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ یعنی اللہ تجھے برکت دے۔ اور جہاں تک حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا دستِ مبارک پہنچا وہ بال سفید نہیں ہوئے، اور اللہ کی قسم! یہ حصہ کبھی سفید نہ ہوگا اور ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔[4]

**4 ڈانٹتے نہیں بلکہ ناراض بھی نہ ہوتے:** خادمِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میں نے نو سال خدمت کی، سفر و حضر میں آپ کے ساتھ رہا لیکن کبھی بھی آپ نے مجھے ڈانٹا نہیں اور کسی کام پر یہ نہیں کہا کہ "ایسے کیوں کیا"، "ایسے کرلیتے" وغیرہ۔"[5]

---

(1) التوضیح لشرح الجامع الصحیح، 26/72، تحت الحدیث: 5376 (2) بخاری، 3/521، حدیث: 5376 (3) مسند احمد بن حنبل، 1/459، حدیث: 1836 (4) معجم کبیر، 7/160، حدیث: 6693 (5) مسند احمد بن حنبل، 4/201، 203، حدیث: 11974، 11988۔



* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

نھے میاں کی کہانی

# جلوس

ابو عُبید عطّاری مدنی*

عصر کی نماز پڑھ کر ننّھے میاں اپنے ابو کے ساتھ مسجد سے واپس آرہے تھے کہ اچانک ننھے میاں ابو سے کہنے لگے: ابو آپ کو پتا ہے! آج اسکول میں میرا دوست سلیم کہہ رہا تھا کہ دو دن بعد 12 ربیعُ الاوّل ہے، جی ہاں بیٹا! آپ کے دوست نے یہ بات تو ٹھیک بتائی ہے واقعی دو دن بعد 12 ربیعُ الاوّل ہے، ننھے میاں نے پھر کہنا شروع کیا، ابو! سلیم یہ بھی کہہ رہا تھا کہ وہ اپنے ابو کے ساتھ پچھلے سال جلوس میں بھی گیا تھا وہاں کچھ لوگ ٹافیاں، بسکٹ اور جوس کے ڈبے وغیرہ بچّوں کو دے رہے تھے، سلیم نے بھی بہت ساری چیزیں جمع کرلیں پھر گھر آکر مزے مزے سے کھائیں وہ کہہ رہا تھا کہ اس سال بھی وہ جلوس میں جائے گا، ابو کیا اس بار آپ مجھے اپنے ساتھ جلوس میں لے جائیں گے؟ ابو نے کہا: میں تو آپ کو پچھلے سال ہی جلوس میں لے جاتا لیکن آپ پچھلے سال بیمار ہوگئے تھے، اللہ پاک نے چاہا تو اس سال آپ کو ضرور عید میلادُ النّبی کے جلوس میں لے جاؤں گا۔ گھر میں داخل ہو کر ننھے میاں سیدھے دادی کے پاس پہنچ گئے اور سلام کرنے کے بعد کہنے لگے: دادی! ابو نے کہا ہے کہ وہ مجھے 12 ربیعُ الاوّل کے جلوس میں لے جائیں گے۔ مَا شَآءَ اللہ! یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن آپ وہاں جا کر کیا کریں گے؟ دادی نے پوچھا تو ننّھے میاں کہنے لگے: دادی! آپ کو پتا ہے وہاں اور بھی بچے ہوتے ہیں، لوگ ان بچّوں میں ٹافیاں، چاکلیٹس اور بسکٹس بانٹتے ہیں، دادی نے پھر پوچھا: اور کیا کیا ہوتا ہے وہاں؟ ننھے میاں کہنے لگے: وہاں بچوں کو جوسز بھی ملتے ہیں۔ دادی نے پھر سوال کیا: اتنی ساری چیزیں کھا کر کیا آپ بیمار نہیں پڑ جائیں گے؟ ننھے میاں نے کہا: ارے! یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں، آپ بتایئے نا دادی! کیا پھر میں ابو کے ساتھ جلوس میں نہیں جاؤں؟ دادی نے ننھے میاں کو سمجھاتے ہوئے کہا: آپ جلوس میں ضرور جایئے اور جو چیزیں وہاں آپ کو ملیں تو ان میں سے ایک دو چیزیں وہیں کھالیجئے گا باقی کو اپنے ساتھ گھر لے آیئے گا اور تھوڑا تھوڑا کر کے کھاتے رہیئے گا اس طرح آپ کے دانت بھی خراب نہیں ہوں گے اور صحت بھی ٹھیک رہے گی۔ لیکن یہاں میں آپ کو ایک ضروری بات بتادوں، جلوس میں اس لئے نہیں جانا چاہئے کہ وہاں اتنی ساری چیزیں ملیں گی، دادی سانس لینے کے لئے رکیں تو ننھے میاں نے فوراً سوال کیا: پھر جلوس میں کیوں جاتے ہیں؟ دادی کہنے لگیں:

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

12 ربیعُ الاوّل کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیدا ہوئے تھے اور ہمیں اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے حد پیار ہے اب جب بھی 12 ربیعُ الاوّل کا برکت والا دن آتا ہے تو مسلمان اس دن خوب خوشیاں مناتے ہیں، گھر کو، گلی محلے کو اور مسجدوں کو سجاتے ہیں، رات کو اللہ پاک کی خوب عبادت کرتے ہیں، نبی پاک پر دُرود شریف پڑھتے ہیں اور اگلے دن جلوس نکالتے ہیں اور جلوس میں بھی اپنے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود و سلام بھیجتے ہیں، جلوس میں کوئی عالمِ دین ہوں تو وہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں اچھی اچھی باتیں بتاتے رہتے ہیں، اس سے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت اور زیادہ بڑھتی ہے اور آخر میں سب مسلمانوں کے لئے اچھی اچھی دعائیں بھی کی جاتی ہیں، اس دوران کچھ لوگ ثواب پانے کے لئے بچّوں اور بڑوں میں چیزیں بھی بانٹتے رہتے ہیں۔ دادی کی باتیں سُن کر ننھے میاں اپنا سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے: اچھا! تو اس لئے جلوس میں جاتے ہیں، دادی! آپ کی یہ باتیں میں کل اسکول میں سلیم کو بھی بتاؤں گا اور اس سے کہوں گا کہ صرف چیزیں لینے کے لئے جلوس میں مت جانا، وہاں جاکر دُرود پاک بھی پڑھتے رہنا ہے۔ اتنے میں ابو کی آواز آئی: ننھے میاں کہاں ہو؟ آجاؤ مغرب کی نماز پڑھنے مسجد چلتے ہیں، ابو کی آواز سنتے ہی ننھے میاں فوراً کمرے سے باہر نکل آئے۔

سوال: نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام ”محمد“ کس نے رکھا؟

جواب: آپ کے دادا عبدُ المطلب نے۔

(تاریخ ابنِ عساکر، 3/32)

سوال: کپڑوں کی سِلائی کرنا کس نے ایجاد کیا؟

جواب: حضرت ادریس علیہ السّلام نے۔

(جامع الاصول فی احادیث الرسول، 12/165)

سوال: اعلانِ نبوت سے پہلے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس غار میں عبادت کرنے جاتے تھے؟

جواب: غارِ حراء میں۔(بخاری، 1/7، حدیث:3)

سوال: قیامت کے دن حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کس چیز پر سُوار ہوں گے؟

جواب: بُراق پر۔(مستدرک حاکم، 4/135، حدیث:4780)

سوال: وہ کون سا شخص ہے جو زمین پر ہونے والے ہر ناحق قتل کے گناہ میں شریک ہے؟

جواب: قابیل۔ کیونکہ سب سے پہلا قتل اسی نے کیا تھا۔

(ابن ماجہ، 3/260، حدیث:2616)

سوال: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کن خوبیوں سے متأثر ہوئیں؟

جواب: امانت داری، سچائی اور اچّھے اخلاق سے۔

(سیرتِ حلبیہ، 1/200)

سوال: کن چار موقعوں پر شیطان دھاڑیں مار مار کر رویا تھا؟

جواب: 1 جب بارگاہِ الٰہی سے اس پر لعنت کی گئی 2 جب اسے زمین پر اُتارا گیا 3 جب رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت ہوئی 4 جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی۔

(حلیۃ الاولیاء، 3/341، حدیث:4209)

*شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی

ذہین بچے

# قسمت کا فیصلہ

ابوطیب عطّاری مَدَنی*

پیارے بچّو! تقریباً 15 سو سال پہلے کی بات ہے کہ ایک ماں اپنے بچّے کے ساتھ سفر پر تھی، راستے میں ڈاکوؤں نے اس کے بچّے کو اِغوا (Kidnap) کرکے عرب کے مشہور بازار عُکاظ میں بیچنے کے لئے پیش کر دیا۔ قسمت نے اس کا ساتھ دیا اور یہاں سے بطورِ غلام حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا اور وہاں سے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آگیا۔ بیٹے کے غم میں دُکھی والد گلی گلی کُوچہ کوچہ تلاش کرتے کرتے ایک دن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پہنچ گیا اور شفقت کی امید رکھے فریاد کرنے لگا: ہم پر احسان فرمایئے، یہ رقم قبول کرکے ہمارا بچّہ ہمیں دے دیجئے۔

شفیق و کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس سے پوچھ لو اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو بغیر پیسوں کے لے جاؤ، اور اگر نہ جانا چاہے تو میں نہیں دے سکتا۔ اب بچے کے ہاتھ میں تھا کہ فیصلہ (Decide) کرے والد کے ساتھ جانا چاہتا ہے یا رَحم دل آقا کے پاس رہنا چاہتا ہے؟

چنانچہ اپنی قسمت کا فیصلہ سناتے ہوئے اس نے کہا: میں اِن (یعنی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے مقابلے میں بھلا کس کو پسند کر سکتا ہوں یہ مجھے سب سے بڑھ کر محبوب ہیں۔

امید کے خلاف جواب سُن کر باپ نے کہا: بیٹے! تم آزادی کو چھوڑ کر غلامی پسند کر رہے ہو! کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بچّے نے کہا: میں اس عظیم ہستی کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ آپ کا محبت بھرا جواب سُن کر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف آپ کو آزاد کر دیا بلکہ فرمایا: آج سے زید میرا بیٹا ہے۔ (طبقات ابن سعد، 3/29تا31، میزان الاعتدال، 2/495، 496)

سمجھ دار بچّو! یہ ذہین بچّے غلاموں میں سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والے صحابیِ رسول حضرت زید بن حارِثہ رضی اللہ عنہ تھے، اللہ کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ سے بہت محبت کرتے تھے، اس لئے "حِبُّ رسولِ اللہ یعنی رسولُ اللہ کے پیارے" کے لقب سے دنیا آپ کو جانتی ہے۔

# حروف ملائیے!

پیارے بچّو! اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گھوڑے (Horse) کی سُواری بہت پسند تھی۔ (سیرت مصطفٰی، ص584) آپ نے کئی گھوڑے سواری کے لئے استعمال فرمائے۔

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گھوڑوں میں سے 5 کے نام خانوں کے اندر چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اُوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف مِلا کر وہ پانچ نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظِ "لَحِیْف" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام: (1) سَکْب (2) سَبْحَہ (3) لِزَاز (4) ظَرِب (5) وَرْدُ۔

| س | ک | ظ | ح | و | ر | ظ | ر | ب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ب | ل | ح | ی | ف | و | ر | و | س |
| ح | ر | س | ح | س | ب | و | ر | ب |
| ل | ر | ط | م | ک | ب | ظ | ا | ح |
| ز | ل | ز | ا | د | و | ر | د | ہ |
| ا | س | ک | ب | ر | ح | د | ح | د |
| ز | و | س | ک | ف | ظ | ر | س | ک |

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

# مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (پاکپتن)

قراٰنِ پاک قیامت تک تمام لوگوں کے لئے ہدایت، لوگوں کی ترقی (Development) کا ذریعہ، اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا سبب ہے۔ اس عظیمُ الشّان کتاب کی تعلیم کے لئے دعوتِ اسلامی نے بہت سارے مدارِس بنام مدارسُ المدینہ قائم کئے ہیں جن میں سے ایک ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (پاکپتن)“ بھی ہے۔

”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (پاکپتن)“ کی تعمیر کا آغاز 2011ء میں ہوا اللہ کریم کی رحمت سے اسی سال حفظِ قراٰن کی کلاسز کا آغاز بھی ہوگیا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 1 جبکہ حفظ کی 4 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ میں موجودہ طلبہ کی تعداد 153 ہے۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فراغت پانے والے تقریباً 70 طلبہ نے درسِ نظامی میں داخلہ لیا اور 7 طلبۂ کرام عالمِ دین بن چکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول **”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (پاکپتن)“** کو مزید ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

# مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، **”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (پاکپتن)“** میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 14 سالہ حافظ محمد سجاد عطاری بن عبد الغفّار کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 7 ماہ 11 دن میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ فرائض کی پابندی کے علاوہ تقریباً 2 سال سے تہجّد اور اشراق وچاشت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ روزانہ 3 پارے منزل پڑھنے کا معمول بھی ہے، مزید یہ کہ دین کی سربلندی کے لئے کوشاں رہنے کا پکّا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔

## نمازکی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِکُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم:7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مَرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

| ربیعُ الاوّل 1442ھ | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عِشاء | دستخط |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | | | | | | |
| 2 | | | | | | |
| 3 | | | | | | |
| 4 | | | | | | |
| 5 | | | | | | |
| 6 | | | | | | |
| 7 | | | | | | |
| 8 | | | | | | |
| 9 | | | | | | |
| 10 | | | | | | |
| 11 | | | | | | |
| 12 | | | | | | |
| 13 | | | | | | |
| 14 | | | | | | |
| 15 | | | | | | |

**جملے تلاش کیجئے!** پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 12 ربیعُ الاوّل کو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پیدا ہوئے تھے۔ 2 کسی کو لمبا، ٹھگنا، اندھا وغیرہ کہہ کر نہیں پکار سکتے۔ 3 اتنے میں ایک اونٹ بھاگتا ہوا آیا۔ 4 کھانے کے دوران میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں ہر طرف گھوم رہا تھا۔ 5 کسی چیز کا بے جا (ضرورت سے زیادہ) استعمال نقصان کا باعث ہے۔ ◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

## جواب دیجئے (ربیعُ الاوّل 1442ھ)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام "محمد" کس نے رکھا؟ سوال 2: مسجدِ قبا کی بنیاد کب رکھی گئی؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

| ربیعُ الاوّل 1442ھ | فجر | ظہر | عصر | مغرب | عشاء | دستخط |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 16 | | | | | | |
| 17 | | | | | | |
| 18 | | | | | | |
| 19 | | | | | | |
| 20 | | | | | | |
| 21 | | | | | | |
| 22 | | | | | | |
| 23 | | | | | | |
| 24 | | | | | | |
| 25 | | | | | | |
| 26 | | | | | | |
| 27 | | | | | | |
| 28 | | | | | | |
| 29 | | | | | | |
| 30 | | | | | | |

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ولدیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر۔۔۔۔۔۔۔والد یا سرپرست کا فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر کا مکمل پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ:90فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام ”دعوتِ اسلامی کے شب و روز(news.dawateislami.net)“ پر دیئے جائیں گے۔

---

**نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔**

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ:22 ربیعُ الاوّل 1442ھ)

نام مع ولدیت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عمر:۔۔۔مکمل پتا:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل نمبر: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(1) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔

(2) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔ (3) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔

(4) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔ (5) مضمون کا نام:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ نمبر:۔۔۔۔۔

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

---

## جواب یہاں لکھئے (ربیعُ الاوّل 1442ھ)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ:22 ربیعُ الاوّل 1442ھ)

جواب 1:..................جواب 2:..................

نام..........ولدیت..........موبائل / واٹس اپ نمبر..........

مکمل پتا..............................

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

# احسانات کا بدلہ

اُمِّ میلاد عطاریہ*

مُعاشرے کو بہتر سے بہترین بنانے والے سنہری اُصولوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے محسن، خیر خواہ اور غم و خوشی میں یاد کرنے والی شخصیت کو کبھی بھلایا نہیں جاتا، اسے بھی راحت و مصیبت میں یاد رکھا جاتا ہے اور اسے خوش رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ناراضی سے بچا جاتا ہے۔

پیاری بہنو! ایک عام انسان کے ساتھ اس سنہرے اصول کا جب یہ تقاضا ہے تو وہ جو ہمارے آقا ہیں، سب کے مولیٰ ہیں بلکہ اس اُمّت کے نبی و رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں جو اپنی عالی شفقت، کامل رَحمت کے سبب اُمّت کو، ہم سب کو ہر مقام پر یاد رکھتے رہے یہاں تک کہ معراج کی رات بھی نہ بھولے، اپنے رب سے دعائیں کرتے رہے اور ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرتے رہے، عذاب سے بچایا اور بہت سی مصیبتوں سے نجات دلائی۔ یہاں تک کہ خود ربِّ کریم نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس فکرِ امّت کو قراٰن پاک میں یوں بیان فرمایا: ﴿ عَزِیۡزٌ عَلَیۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴾ تَرجَمۂ کنزُ الایمان: جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔ (پ11، التوبۃ:128)

مُحدّثِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ حُضُورِ پاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو ساری عمر ہمیں اُمَّتی اُمَّتی کہہ کر یاد فرماتے رہے، قبرِ انور میں بھی اُمَّتی اُمَّتی فرما رہے ہیں اور حشر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ محشر کے روز بھی اُمَّتی اُمَّتی فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صِرف ایک بار بھی اُمّتی فرما دیتے اور ہم ساری زندگی یا نبی یا نبی، یا رسولَ اللہ یاحبیبَ اللہ کہتے رہیں تب بھی اُس ایک بار اُمّتی کہنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ (عاشق اکبر، ص53)

پیاری اسلامی بہنو! رحیم آقا، کریم مولیٰ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بے شمار احسانات کا تقاضا تو یہ تھا کہ ان کی یادوں کو دل میں بساتے، ان کے ذکر سے اپنے دل و دماغ کو معطر کرتے، گلدستۂ فرامین سے عملی زندگی سجاتے، ان پر نازل ہونے والے قراٰن کے احکامات کو بجالاتے، فرائض و واجبات کو لازم پکڑتے، حقوقُ العِباد کی ادائیگی کرتے، لیکن! ہوا کیا؟ ہم تو نفس و شیطان کے ہاتھوں مغلوب ہو گئے، اور گویا اپنے کھلے دشمن شیطان کو ہی اپنا دوست بنا بیٹھے، اور اپنے محسن کی تعلیمات کو بھلا بیٹھے، کیا ایسا ہوتا ہے احسان کا بدلہ؟ ہرگز نہیں! ہرگز نہیں!

پیاری اسلامی بہنو! ابھی بھی وقت ہے، سانسیں چل رہی ہیں، فانی زندگی فنا نہیں ہوئی، جلدی کیجئے اپنے مولیٰ محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راضی کیجئے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنا شروع کیجئے، سابقہ غلطیوں پر معافی مانگئے، بیشک وہ بڑے کریم ہیں، ان کا بابِ رحمت ہر وقت کھلا رہتا ہے، ضرور وہ معاف کریں گے، خوش ہوں گے، اپنے رب کے ہاں سے بخشوائیں گے، دنیا بھی سنواریں گے، آخرت میں بھی جہنم سے بچائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

# فضول چیزیں ڈیلیٹ کردیں

بنتِ محمد ندیم عطاریہ

کیا آپ کو پتا ہے کہ آپ کی لائف میں کتنی چیزیں فضول (Useless) ہیں اور کتنی کار آمد؟ اگر آپ کو پتا ہے تو بہت اچھی بات ہے لیکن اگر آپ کو نہیں پتا تو یہ بالکل اچھی بات نہیں ہے۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تب اسے صرف ایک کام آتا ہے "رونا"، بھوک لگی ہے تب بھی رونا ہے، کچھ چاہئے تو تب بھی رونا ہے، لیکن جیسے جیسے انسان بڑا ہوتا جاتا ہے اس کی خواہشات بھی بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ بچپن میں انسان کی خواہش صرف "کھانے" تک ہی محدود ہوتی ہے، جب بھوک لگی تو کھالیا اور سو گئے۔

لیکن اب دنیا کی اس زندگی جسے اللہ پاک نے دھوکے کا مال کہا ہے (پ4، اٰل عمرٰن:185) اس میں آپ دیکھیں کہ آپ کی کیا کیا خواہشات ہیں؟ چلیں آج ایک لسٹ بناتے ہیں، اپنا موبائل سائیڈ پر رکھیں اور ایک کاغذ پر اپنی ساری خواہشات لکھیں۔

زندگی میں آپ کو کیا کیا چاہئے؟ اس کی ایک لسٹ بنائیں۔ اپنا اور بڑا گھر، اچھی نوکری، وسیع کاروبار، نوکر چاکر، عمدہ کپڑے، بہترین کھانے، اچھی بائیک یا بڑی سی کار، صحت و عافیت اور خوشیوں بھری زندگی، بہت سارو پیہ پیسہ، بچّوں کی اچھی تعلیم ورشتے، جو بھی خواہشات اس وقت ذہن میں آئیں لکھتے جایئے۔ پھر دیکھیں جو لسٹ آپ نے بنائی ہے اس میں سے کیا چیزیں آپ کی "ضرورت (Necessity)" ہیں اور کیا چیزیں آپ کی خواہشات (Desires) ہیں۔

اپنی ضرورت اور خواہشات کو الگ الگ کرلیں۔

اب اپنی ضرورتیں دیکھیں کہ کیا واقعی آپ کو ان کی ضرورت ہے؟ انصاف کی نگاہ کے ساتھ یہ بھی دیکھیں کہ ان میں سے کتنی ایسی ہیں جن کے بغیر زندگی بآسانی گزر سکتی ہے اور کون سی خواہشات ایسی ہیں جن کو آپ اپنی ہمت اور حوصلے کے ساتھ پورا کرسکتے ہیں اور کون سی ایسی چیزیں ہیں جو صرف راحت و سکون میں اضافہ کریں گی۔ خوب غور و فکر کرکے اپنی خواہشات کی لسٹ میں سے "فضول" خواہشات کو کاٹ دیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب ہمارے موبائل فون میں بہت ساری فضول چیزیں جمع ہو جاتی ہیں تو موبائل ہینگ ہونے لگتا ہے۔ بس اسی طرح اگر زندگی میں بھی فضول چیزیں اور فضول خواہشات جمع ہو جائیں تو زندگی کا سکون آہستہ آہستہ ختم ہونے لگتا ہے۔ آپ اپنے موبائل کو تو فروخت کرسکتے ہیں لیکن آپ اپنی زندگی کو فروخت نہیں کرسکتے۔ زندگی ایک ہی بار ملتی ہے، اس کی قدر کریں، اسے فضول چیزوں، فضول کاموں اور فضول خواہشوں کے پیچھے برباد نہ کریں۔ اپنی زندگی سے فضول چیزیں نکال کر اسے "ریسیٹ" کریں، جیسے آپ اپنے موبائل کو کرتے ہیں۔

ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ خواہش کرنا ہی چھوڑ دیں۔ خواہش ہر انسان کرتا ہے، یہ ایک فطری (Natural) بات ہے، لیکن فضول اور بے تحاشہ خواہشات سے دور رہنے کی کوشش کریں کیونکہ جتنی زیادہ خواہشات ہوں گی اتنی ہی زیادہ پریشانیاں ہوں گی۔ ہر خواہش پوری نہیں ہوتی اور جب کوئی خواہش ادھوری رہ جائے تو دکھ ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو اس دکھ سے بچالیں۔

اپنی زندگی کو ہلکا پھلکا رکھیں، جو چیزیں، جو خواہشات فضول ہیں اور ان سے دینی یا دنیاوی نقصان ہوسکتا ہے تو ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہٰذا ان سے پیچھا چھڑالیں کیونکہ دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے (پ7، الانعام:32) اسے ایک دن ختم ہونا ہے۔

عہدِ رسالت کی برکات حاصل کرنے والی، دینِ اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے والی اور اللہ پاک کی راہ میں آنے والی مشکلات کا ہمت سے سامنا کرنے والی خوش نصیب صحابیات میں ایک روشن نام حضرت سیّدتنا حَوّا بنتِ یزید رضی اللہ عنہا کا بھی ہے۔

**نام و نسب:** آپ رضی اللہ عنہا مدینۂ مُنَوَّرہ کی رہنے والی تھیں، آپ کا نام "حوا بنتِ یزید بن سِنان" ہے، آپ کا تعلق خاندانِ بنو عَبْدُ الاَشْہَل سے تھا، آپ کی والدۂ ماجدہ عَقْرَب بنتِ مُعاذ ہیں جو جلیلُ القدر صحابی حضرت سعد بن مُعاذ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، یوں رشتے میں حضرت سعد بن مُعاذ حضرت سیّدتنا حَوّا کے ماموں لگتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے بھائی حضرت سیّدُنا رافع بن یزید رضی اللہ عنہ بھی جلیلُ القدر صحابی ہیں، جو جنگِ بدر میں شہید ہوگئے تھے۔[1]

**اسلام اور بیعت:** حضرت سیدتنا حَوّا بنتِ یزید انصاریہ ہجرتِ نَبَوی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے ہی اسلام کے دامن سے وابستہ ہو کر سب سے پہلے اسلام لانے والے خوش نصیبوں میں شامل ہوگئی تھیں، آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مدینے تشریف لانے کے بعد جن صحابیات کو سب سے پہلے آپ سے بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا، ان میں سیّدتنا حوا بنتِ یزید کا نام بھی سرِ فہرست ہے۔[2]

**دینِ اسلام کی خاطر تکالیف پر صبر:** آپ رضی اللہ عنہا کا شوہر قیس جو کہ اسلام نہ لایا تھا اسے جب آپ کے اسلام لانے کا علم ہوا تو وہ آپ سے بہت سخت ناراض ہوا اور اس نے آپ کو اذیتیں دینا شروع کردیں، آپ نماز پڑھنے لگتیں تو آپ کو نماز پڑھنے سے روک دیتا، لیکن آپ صبر و شکر سے زندگی گزارتی رہیں۔[3]

**آقا کریم کی شَفقت کا عالَم:** ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب ان کے حالات کی خبر ہوئی کہ ان کا شوہر ان پر اس طرح ظلم و سِتم ڈھا رہا ہے تو آپ کو اس بات سے سخت رنج پہنچا اور آپ ناراض ہوئے، اتفاق سے انہی دنوں حضرت حوا کا شوہر کسی کام سے مکۂ مکرمہ آیا ہوا تھا اور ایک مقام پر اس کی ملاقات رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہوگئی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کو بھرپور انداز میں اسلام کی دعوت دی، اس نے مہلت طلب کی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مہلت عطا فرمائی، لیکن پھر بھی اس نے اسلام قبول نہ کیا، آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا: تم اسلام کے بارے میں خوب غور و فکر کرلو اور یہ بھی فرمایا کہ تم اپنی بیوی پر اس کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ظلم و ستم نہ کرو بلکہ اُس کے ساتھ بھلائی اور حُسنِ سلوک کا مظاہرہ کرو، آپ کی اس وصیت پر قیس نے اچھے انداز میں عمل کیا اور اپنی بیوی پر ظلم و ستم کرنا بند کردیا، جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کے اس معاملے کی خبر ہوئی کہ اب یہ اپنی بیوی پر ظلم نہیں کرتا اور اُن کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آرہا ہے تو اس بات پر آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: "قیس نے اپنا وعدہ پورا کردیا۔"[4]

اللہ کریم ہمیں صحابیات و صالحات کا خصوصی فیضان نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) طبقاتِ ابن سعد، 8/247 (2) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 8/91 مفہوماً (3) اسد الغابۃ، 7/83 (4) اسد الغابۃ، 7/83۔

* شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت المدینۃ العلمیہ کراچی

# اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

## عورت کے پاس حج کے اخراجات ہوں مگر محرم کے اخراجات نہ ہوں تو وہ کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ عورت کے پاس کچھ سونا ہو اور نقدی بھی ہو اور وہ اپنے حج کے اخراجات کر سکتی ہو، لیکن کسی محرم کے اخراجات کی استطاعت نہیں رکھتی، تو کیا اس پر حج فرض ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ خود حج کر سکتی ہے، لیکن اس کے پاس محرم کے حج کے اخراجات نہیں ہیں اور محرم بھی عورت کے اخراجات کے بغیر ساتھ جانے کیلئے تیار نہیں، تو فرضیتِ حج کی دیگر شرائط کی موجودگی میں عورت پر حج تو فرض ہو جائے گا، لیکن اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہو گی جب عورت محرم کے خرچ پر بھی قادر ہو جائے یا محرم عورت کے اخراجات کے بغیر ہی ساتھ جانے کیلئے تیار ہو جائے، اگر پوری زندگی عورت محرم کے حج کے اخراجات پہ قادر نہیں ہوتی یا وہ بغیر اخراجات کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہیں ہوتا، تو عورت پر واجب ہے کہ وہ مرنے سے پہلے اپنی طرف سے حجِ بدل کروانے کی وصیت کر جائے، اگر نہیں کرے گی تو گناہگار ہو گی۔

یاد رہے کہ یہاں حج کی ادائیگی کے لئے عورت کے ساتھ محرم کا ہونا اس وجہ سے ضروری ہے کیونکہ عورت کو حج، عمرہ یا اس کے علاوہ کسی بھی مقصد کے لئے شرعی سفر (جس کی مقدار تقریباً بانوے کلو میٹر ہے) کرنا پڑے، تو اس کے ہمراہ شوہر یا کسی قابلِ اعتماد محرم کا ہونا شرط ہے، اس کے بغیر عورت کا شرعی سفر کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے اور پاکستان سے مکہ تک کی مسافت یقیناً شرعی سفر کی اقل مدت سے کہیں زیادہ ہے، لہٰذا عورت کا شوہر یا محرم کے بغیر جانا، جائز نہیں ہو گا۔

نوٹ: حج کے بارے میں تفصیلی احکام جاننے کے لئے بہارِ شریعت، جلد1، حصہ 6 سے "حج کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

## عورت کی عدت کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک لڑکی کی عمر 28 سال ہے، اسے اب 24 نومبر کو شوہر نے طلاق دیدی ہے۔ 7 مہینے پہلے اس کے ہاں ولادت ہوئی تھی اور ولادت کے بعد 40 روز تک نفاس کا خون رہا، پھر پاک ہونے سے لے کر آج تک دوبارہ حیض کا خون نہیں آیا، اب اس کی عدت کتنی ہو گی؟ ڈاکٹر کہتی ہیں کہ بچے کو دودھ پلانے تک حیض کا معاملہ یوں ہی رہے گا اور ایک سال یا دو سال بعد شروع ہو گا، آپ راہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حکم شریعت یہ ہے کہ بالغہ عورت جو حمل سے نہ ہو اور سنِ ایاس (یعنی 55 سال کی عمر) کو نہ پہنچی ہو، تو اس کی طلاق کی عدت تین حیض ہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں 28 سالہ لڑکی کی عدت تین حیض مکمل گزرنے پر ہی ختم ہو گی اگرچہ تین حیض دو سال میں آئیں یا اس سے بھی زیادہ مدت گزر جائے، البتہ ایسی حالت میں اگر کوئی سنِ ایاس (یعنی 55 سال کی عمر) کو پہنچ جائے اور حیض نہ آئے، تو پھر وہ تین مہینے عدت گزارے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

| مصدق | مجیب |
| --- | --- |
| مفتی محمد قاسم عطّاری | ابو حذیفہ محمد شفیق عطّاری مدنی |

## اگر آپ جاننا چاہتے ہیں!

۞ حالاتِ حاضرہ میں ہمارا کردار کیا ہو؟ ۞ عوام وخواص کیلئے قراٰنِ کریم کی تفسیر اور حدیث کی شرح ۞ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد ومعلومات ۞ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت، فضائل اور خصائص ۞ علمی، شرعی، اَخلاقی، معلوماتی سوالات کے جوابات ۞ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت کے اصلاحی پیغامات ۞ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے بڑے بڑے ثواب ۞ معاشرے کی دکھتی رگیں اور ان کا علاج ۞ ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی اخلاقی، علمی، نفسیاتی اور معاشرتی خرابیاں اور ان کا علاج ۞ نوجوانوں، اسٹوڈنٹس، سربراہانِ خانہ اور والدین کو درپیش چیلنجز اور ان کا حل ۞ معاشرے کے مختلف کردار ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، شاگرد وغیرہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ ۞ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کے جوابات ۞ تجارت کے جدید مسائل اور بزرگانِ دین کے پیشے ۞ مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کا دنیا بھر کا سفر اور اس کے احوال ۞ بچّوں اور بڑوں سبھی کے لئے اسلامک جنرل نالج ۞ پُرانے وقتوں کے ذہین بچّے ۞ خواتین کو درپیش گھریلو، ازدواجی، سسرالی اور معاشرتی معاملات میں بہترین دینی رہنمائی اور اس کے علاوہ بہت کچھ

### تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور تین زبانوں (اردو، انگلش اور گجراتی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

### کی سالانہ بکنگ کروالیجئے

### "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے

ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات

رنگین: 1100 روپے سادہ: 800 روپے

مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات

رنگین: 780 روپے سادہ: 480 روپے

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 780 روپے 12 شمارے سادہ: 480 روپے

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃُ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے اکٹھے یا ہر ماہ ایک لے سکتے ہیں۔

ہر ماہ گھر پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" حاصل کرنے کیلئے دوسری جانب دیا گیا کوپن پُر کرکے +92313-1139278 پر واٹس ایپ کیجئے یا بذریعہ ڈاک بھیجئے
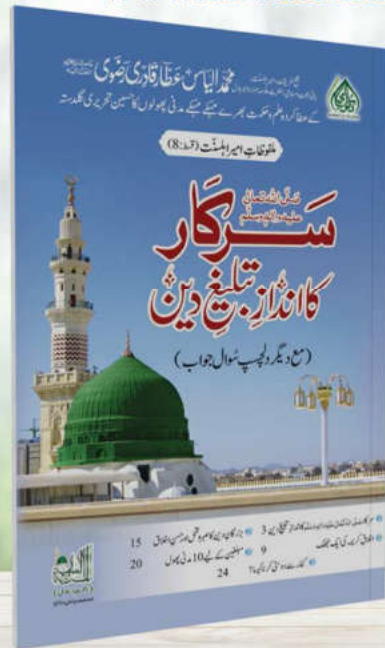
# تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

**مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد:** عاکف عطّاری بن عاشق علی (درجہ سادسہ)، عثمان شریف عطّاری (درجہ سادسہ)، محمد عثمان رضا بن محمد بوٹا (درجہ دورۂ حدیث)، واجد حسین بن لیاقت حسین، مبین سیف عطّاری (درجہ سابعہ)، **جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی:** حافظ افنان عطّاری (درجہ ثالثہ)، محمد دانش بن شوکت علی (درجہ ثالثہ)، **متفرق جامعاتُ المدینہ (للبنین):** حافظ اُسامہ عطّاری (درجہ سابعہ، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)، عبدُاللہ فراز عطّاری (درجہ ثالثہ، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)، حافظ بلال عطّاری (درجہ سادسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزالایمان کراچی)، محمد شاف عطّاری (درجہ ثانیہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عثمان غنی کراچی)، عبد المصور عطّاری (جامعۃُ المدینہ واڑہ گجراں انٹر چینج لاہور)، محمد عاطف بن غوث محمد (درجہ سابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار سرگودھا)، غلام محی الدین بن نذیر احمد (درجہ سادسہ، جامعۃُ المدینہ اشاعت الاسلام ملتان) **مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃُ المدینہ للبنات فیضِ مکہ کراچی:** بنتِ عبدالجبّار، بنتِ محمود علی، بنتِ وسیم عطّاریہ مدنیہ، **جامعۃُ المدینہ للبنات برکاتِ رضا کراچی:** بنتِ ہارون (معلمہ)، بنتِ محمود احمد (درجہ رابعہ)، **جامعۃُ المدینہ عشقِ عطّار کراچی:** بنتِ عبدالوحید (درجہ رابعہ)، بنتِ لیاقت علی، **جامعۃُ المدینہ للبنات بورے والا:** بنتِ محمد انصر، بنتِ مقبول عطّاریہ (درجہ دورۂ حدیث)، **متفرق جامعاتُ المدینہ (للبنات، کراچی):** بنتِ سیّد مرتضٰی (جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ امطار مدینہ کراچی)، اُمِّ دَرداء (جامعۃُ المدینہ للبنات شمع مدینہ کراچی)، بنتِ منصور (درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ غزالی کراچی)، **متفرق جامعاتُ المدینہ (للبنات):** بنتِ دین محمد (درجہ خامسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ ڈیرہ اسماعیل خان)، بنتِ محمد عزیز (درجہ خامسہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ میر پور خاص)، بنتِ سلیم (درجہ دورۂ حدیث، جامعۃُ المدینہ للبنات پاکستانی بکری حیدرآباد)۔
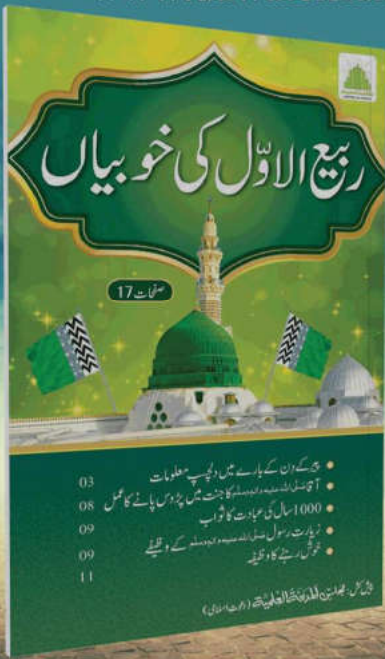
پورا نام مع ولدیت ______________________

فون / موبائل نمبر ______________________

واٹس ایپ نمبر ______________________

ای میل ایڈریس ______________________

شہر کا نام ____________ تحصیل ____________

ضلع ____________ صوبہ ____________

گھر کا مکمل ایڈریس ______________________

______________________

______________________

بکنگ کی مزید معلومات کے لئے

Call/SMS/WhatsApp: +92313-1139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی Web: www.dawateislami.net

# ربیعُ الاوّل کے چند اہم واقعات

| | |
|---|---|
| 5 ربیعُ الاوّل 50ھ<br>عرس امام حسن | نواسۂ رسول، گلشنِ فاطمہ و علی کے مہکتے پھول حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے زہر دیئے جانے کی وجہ سے 5 ربیعُ الاوّل 50ھ کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔ (مزید معلومات کیلئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ، ربیع الاول 1439 اور 1441ھ) |
| 10 ربیعُ الاوّل<br>وفاتِ ابنِ رسولُ اللہ | 10 ربیعُ الاوّل 10ھ کو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سب سے چھوٹے شہزادے حضرت سیّدُنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وِصال ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: زرقانی علی المواھب، 4/349، سیرتِ مصطفیٰ، ص690) |
| 12 ربیعُ الاوّل<br>ولادتِ مصطفےٰ | ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت باسعادت واقعہ عامُ الفِیل کے 55 دن بعد 12 ربیعُ الاوّل کو مکۂ مکرمہ میں حضرت سیّدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکانِ عالیشان میں صبحِ صادِق کے وقت ہوئی۔<br>(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الاول 1439، 1440 اور 1441ھ) |
| ماہِ ربیعُ الاوّل<br>مسجدِ قُبا کی تعمیر | اعلانِ نبوت کے 13ویں سال سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مدینۂ منوّرہ کی طرف ہجرت فرمائی اور 12 ربیعُ الاوّل کو قُبا پہنچے، جہاں آپ نے مسجد کی بنیاد رکھی اور اس مسجد کی تعمیر میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بذاتِ خود حصہ لیا۔ آج بھی یہ مسجد "مسجدِ قُبا" کے نام سے مشہور ہے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: سیرتِ مصطفیٰ، ص171، 174) |
| ربیعُ الاوّل 3ھ<br>نکاحِ اُمِّ کلثوم | نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی بیٹی حضرت سیّدتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نِکاح ربیعُ الاوّل 3 ہجری میں ذُوالنّورَین، جامعُ القراٰن، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: شرح الزرقانی علی المواھب، 4/327) |

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

# بڑھاپے (بلکہ ہر عمر) میں سُکھی رہنے کے فارمولے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

کہا جاتا ہے: "یک پیری و صد عیب" یعنی بڑھاپا سو (100) بیماریوں کے برابر ہے۔ واقعی بوڑھے افراد بے چارے بہت ساری آزمائشوں کا شکار رہتے ہیں۔ بڑھاپے (بلکہ زندگی) کو کسی حد تک پُرسکون گزارنے کے لئے اِن گزارشات پر عمل کرنا اِنْ شَآءَ اللہ مُفید ہوسکتا ہے: (1) اگر جوانی ہی سے مَیدہ، چکنائی اور مٹھاس والی چیزوں کا اِستعمال کم کر دیا جائے تو زندہ بچ جانے کی صورت میں بڑھاپے میں سَہولت ہوسکتی ہے ہاں اگر شوگر HIGH یا LOW ہوتا ہو تو مٹھاس کے تعلّق سے ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل کرنا ہوگا (2) ہمیشہ کھانے میں تیل مسالے کی مقدار کم رکھئے (3) دودھ کا استعمال ہر عمر میں مفید ہے اور کم و بیش 25 سال کی عمر تک خالص دودھ کا استعمال بڑھاپے میں ہڈیوں وغیرہ کے امراض سے بچا سکتا ہے (4) ہمیشہ اچھی طرح چبا کر کھائیے اور دانت کا کام آنت سے مت لیجئے (5) کچھ بھوک باقی ہونے کی صورت میں ہاتھ کھینچ لیجئے اور خوب پیٹ بھر کر کھانے کی عادت نکال دیجئے (6) سادہ غذا کھائیے، سبزیاں اور پھل بکثرت استعمال فرمائیے، گوشت کا سالن بہت زیادہ مقدار میں مت کھائیے (7) اگر گھر میں اکثر دن گائے یا بکرے کا گوشت پکتا ہو تو حتَّی الاِمکان صرف ایک آدھ درمیانی بوٹی کھانے کی عادت بنائیے (بہت زیادہ بوٹیاں مت کھائیے) (8) جب تک خوب بھوک نہ لگے اُس وقت تک کھانا مت کھائیے (9) چینی والے فروٹ جوس استعمال نہ فرمائیے (10) آئس کریم، ٹھنڈی بوتلوں، تلی ہوئی غذاؤں، پکوڑوں، کباب سموسوں، شادی بیاہ کی دعوتوں کے لذیذ کھانوں، پراٹھوں، ٹافیوں، چاکلیٹ، سگریٹ نوشی، گٹکا، خوشبودار سپاری، تمباکو وغیرہ سے بچئے اِنْ شَآءَ اللہ صحّت اچھی رہے گی (11) چائے کا استعمال کم کیجئے، جو پئیں اس میں بھی ہوسکے تو چینی کی جگہ دیسی گُڑ یا شہد ڈالئے (12) میٹھی غذائیں دیسی گُڑ یا شہد میں بنائیے، مگر ان کا اِستعمال بھی بہت زیادہ نہ ہو (13) روزانہ ایک ساتھ کم از کم آدھا گھنٹا پیدل چلئے اور کسی فزیوتھراپسٹ کے مشورے سے ہر روز ایکسرسائز بھی کرتے رہئے (14) جن کی عمر بڑی ہوگئی ہو وہ بھی اپنے ہاتھ سے گھر کا کام کاج کرتے رہیں، مثلاً جھاڑو پوچا لگانا، کھڑکیوں دروازوں وغیرہ کا گرد و غُبار جھاڑنا وغیرہ، بازار سے سودا سلف بھی خود ہی لے آئیں، اِنْ شَآءَ اللہ بدن کے پٹھے (Muscles) وغیرہ اکڑنے سے بچیں گے اور اللہ پاک نے چاہا تو صحّت میں بہتری رہے گی (15) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی سے خود کو بچانے اور بڑھاپا صحت مند گزارنے کے لئے شروع ہی سے گناہوں کی بیماری سے بھی خود کو بچاتے رہئے، حضرت ابوطیّب طَبَری رحمۃ اللہ علیہ نے سو (100) سال سے زیادہ عمر پائی، لیکن آخر دَم تک جسمانی اور ذہنی طور پر تندرست و توانا رہے، بڑھاپے میں اس قدر صحت مند رہنے کا راز پوچھا گیا تو فرمایا: "میں نے کبھی جسم کے کسی بھی حصے سے اللہ کریم کی نافرمانی نہیں کی۔" (سیر اعلام النبلاء، 13/439)

اللہ کریم اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہمیں اپنی صحت کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 2 شوال المکرم 1441ھ کے سلسلے "بزرگوں کی عید امیرِ اہلِ سنّت کے ساتھ" اور "آدابِ طعام" کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه سے مزید مشورے لیکر پیش کیا گیا ہے۔)



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0
0125764